ہر مدرسہ کے نصاب کے لئے لازمی کتاب

شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم



مرتبہ

داعئ اسلام **غلام نبی شاہ فاروقی** نقشبندی

خطیب جامع مسجد سنی پورہ کنگسونے
سکندرآباد۔ سیل : 9391349104

پروفیسر ڈاکٹر محمد سراج الرحمٰن فاروقی
MDS

ہر مسلمان کیلئے بنیادی معلومات کا مجموعہ

ناشر: شاہ ایجوکیشن سوسائٹی حیدرآباد Regd 4733/2000 Govt of A P

نزد جامعہ مسجد عزیزیہ، ہمایوں نگر، مہدی پٹنم، حیدرآباد۔۲۸

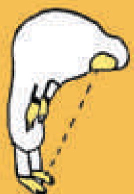
www.ghulamnabishah.webs.com e-mail : ghulamnabishah786@yahoo.com

عورتوں کی نماز

نماز سنت کے طریقے سے ادا کرو



قیام: کعبہ کی طرف چہرہ اور سینہ کرکے قیام کرو (کھڑی ہو جاؤ) قیام فرض ہے۔ قیام کی حالت میں دونوں پیروں کے بیچ تقریباً چار انگل (10 Cms) کا فاصلہ ہو۔ پیروں کی انگلیاں کعبہ کی طرف سیدھی رکھو۔ پاؤں کو دائیں، بائیں یا ترچھا رکھنا خلاف سنت ہے۔ تکبیر کہتی ہوئی دونوں ہاتھ کندھوں کے محاذی (برابر) اس طرح اٹھاؤ کہ انگوٹھے کندھوں کے برابر ہوں اور ہتھیلیاں کعبہ کی طرف ہوں اور انگلیاں سیدھی آسمان (بیت المعمور یعنی آسمانی کعبہ) کی طرف ہوں اور دونوں ہاتھ سینہ پر اوڑھنی کے اندر اس طرح باندھو کہ بائیں ہاتھ کی پشت پر سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی ہو۔ نظر سجدہ کی جگہ رکھو۔ ثنا، تعوذ، تسمیہ، سورۂ فاتحہ اور ضم سورۃ کے بعد تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جاؤ۔



رکوع: رکوع فرض ہے۔ رکوع میں نظر پیروں پر رکھو۔ ہاتھوں کی انگلیوں کو گھٹنوں تک پہنچاؤ اور گھٹنوں کو نہ پکڑو، سر گردن، پیٹھ اور کمر جھکائے رکھو۔ کہنیوں کو بغلوں سے ملائے رکھو۔ رکوع میں دونوں ٹخنے بھی ملاؤ۔ پیروں کو بالکل سیدھا رکھو۔ تسبیح پڑھکر تسمیع کہتی ہوئی بالکل سیدھی کھڑی ہو جاؤ پھر تحمید کہو۔ بالکل سیدھی کھڑی ہونا یعنی (قومہ کرنا) واجب ہے۔ (تسمیع - سمع الله لمن حمده۔ تحمید- ربنا لک الحمد چاہے حمداً کثیراً طیباً و بارکاً بھی کہو۔



سجدہ: سجدہ فرض ہے۔ سجدہ کرنے کیلئے تکبیر کہتی ہوئی زمین پر بیٹھ جاؤ پھر دونوں پیروں کو سیدھی طرف زمین پر بچھا دو پھر دونوں

Price : Rs. 60/-

ہاتھ زمین پر رکھ کر پیشانی پھر ناک اور ہاتھ کہنیوں اور پیروں سمیت زمین سے چپک جاؤ۔ سر دونوں ہاتھ کے درمیان اور انگوٹھے کانوں کے برابر رہیں۔ سجدہ میں تسبیح پڑھکر سجدے سے پہلے ناک پھر پیشانی پھر ہاتھ اٹھا کر بالکل سیدھی ہو کر اچھی طرح (۵ سکنڈ) بیٹھ جاؤ پھر دوسرا سجدہ کرو۔ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا یعنی (جلسہ کرنا) واجب ہے۔ جلسہ میں ہاتھوں کو رانوں کے بیچ رکھیں۔





قعدہ: پہلا قعدہ واجب ہے اور آخری قعدہ فرض ہے۔ قعدہ میں دونوں پیروں کو سیدھی طرف بچھا کر نظریں گود میں رکھو۔ ہاتھوں کو گھٹنوں سے اندر اور انگلیاں سیدھی کعبہ کی طرف ملی ہوئی رکھو۔ کلمۂ شہادت کہتے ہوئے لا الٰہ پر انگلیوں کا گول حلقہ بنا کر شہادت کی انگلی اٹھا کر الا اللہ پر گرا دو۔ حلقہ کی کیفیت باقی رکھو۔ پہلے دائیں (سیدھی) طرف پھر بائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے سلام پھیرو۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہنا واجب ہے۔ سلام کے وقت نظریں مونڈھوں پر رکھو۔ فرشتوں اور مومنین پر سلام بھیجنے کی دل میں نیت کرلو۔ نماز ختم کرنے کے ارادے سے نماز ختم کرنا فرض ہے۔



دعا: دعا عبادت کا مغز ہے۔ دعا دونوں ہاتھ سینے کے محاذی (سامنے) قبلہ کی طرف پھیلا دیں۔ ہاتھوں کے بیچ تقریباً چار انگل (10 Cms) کا فاصلہ ہو۔ ہتھیلیاں آسمانی کعبہ (بیت المعمور) کی طرف ہوں انگلیاں اعتدال کے ساتھ تھوڑی سی کھلی ہوئی اوڑھنی کے اندر ہوں۔ رو رو کر دعا مانگیں۔ اگر رونا نہ آئے تو رونی (مغموم) صورت ہی بنالیں۔ دعا کے اول و آخر اللہ تعالیٰ کی حمد (تعریف) اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام ضرور پڑھیں۔ ورنہ دعا معلق ہو کر رہ جائے گی۔ بعد ختم دعا دونوں ہاتھ چہرے پر پھیر لیں۔

حوالے : (قانون شریعت۔ نصاب اہل خدمات۔ فتاویٰ رضویہ۔ وانوار شریعت۔ احسن المسائل۔ بہار شریعت وغیرہ)

ہدایت : نماز تمام ورزشوں (یوگا وغیرہ) کا مجموعہ ہے جو صحت کی برقراری اور روحانی سکون کیلئے لازم ہے۔

اپیل : ہر فکر و نظر اور مسلک کے علمائے کرام اور مشائخین عظام اور زعمائے ملت کا پسندیدہ مدلل چارٹ گھر گھر عام کیجئے۔

ہر مدرسہ کے نصاب کے لئے لازمی کتاب

شریعتِ محمدی ﷺ

مـــرتبـــہ

داعیٔ اسلام **غلام نبی شاہ فاروقی** نقشبندی
خطیب جامع مسجد سنی پورہ ، کنگسوئے
سکندرآباد ۔ سیل : 9391349104

پروفیسر ڈاکٹر محمد سراج الرحمٰن فاروقی MDS

ہدیہ صرف **Rs. 60/-**

ملنے کا پتہ: ڈاکٹر سراج ولا، 10-4-14/B/11/1, نزد جامعہ مسجد عزیزیہ،
حمایون نگر، مہدی پٹنم، حیدرآباد ۔ ۲۸
e-mail : ghulamnabishah786@yahoo.com
www.ghulamnabishah.webs.com

ناشر: **شاہ ایجوکیشن سوسائٹی حیدرآباد**
Regd. 4733/2000, Govt. of A.P.
17-2-1209/13, Jawaharpura, Yakutpura, Hyderabad-23

فہرستِ مضامین

اللہ تمام عالمین کا پیدا کرنے والا جو اپنی ذات وصفات میں یکتا اور بے مثل ہے اس کا ذاتی نام اللہ ہے اور صفاتی نام کئی ہیں۔ مثلاً رحمٰن، رحیم، مالک، قدوس، سلام، ستار، غفار وغیرہ۔

رسول رسول وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتاب اور نئی شریعت ملی ہو اور وہ اس کو پورا پورا بندوں تک پہنچا دیئے ہوں، مثلاً حضرت سیدنا آدم علیہ السلام، حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام وغیرہ اور آخری کامل نبی اور رسول حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

نبی وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ کوئی کتاب دی گئی اور نہ ان کو کوئی نیا دین ملا بلکہ وہ اپنے رسول کی کتاب اور دین کو لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ ہر رسول نبی بھی ہے لیکن ہر نبی رسول نہیں ہے۔ رسالت کا مرتبہ نبوت سے بالاتر ہے۔

وحی وحی اللہ تعالیٰ کا حکم جو پیغمبروں پر نازل ہوا کرتا تھا خواہ وہ حضرت سیدنا جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ ہو یا اور طریقوں سے ہو اس کا نام وحی ہے۔ مثلاً توریت، زبور، انجیل اور قرآن مجید وغیرہ۔

حدیث حدیث وہ قول، عمل یا حکم ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو، کیا ہو یا کرنے کا حکم فرمایا ہو اور یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوا ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا ہو یہ سب احادیث ہیں۔

اسلام اللہ تعالیٰ کی توحید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرنے کا نام اسلام ہے۔

شریعتِ محمدی ﷺ

اسلام کے تمام احکامات حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے بندوں تک پہنچے ہیں اس لئے اسلام کے تمام احکامات کو شریعت محمدیؐ کہا جاتا ہے۔

اصطلاحاتِ فقہ کی تشریحات

امر : اسلامی احکام کی بنیاد (۲) دو چیزوں پر ہے۔ ا۔امر ۲۔نہی،

امر سے مراد وہ کام ہے جس کے کرنے کا حکم دیا گیا ہو۔ مثلاً نماز ادا کرنا، روزہ رکھنا اور حج کرنا، ماں باپ کی فرمانبرداری کرنا وغیرہ۔

نھی : نہی سے مراد وہ کام ہے جس کے کرنے سے روکا گیا ہے۔ مثلاً نشہ کرنا، دھوکہ دینا، بُرائیوں کے پھیلانے میں مدد کرنا، چوری کرنا اور امانت میں خیانت کرنا وغیرہ۔

امر کا بیان

امر کے اقسام امر کے ۴،اقسام ہیں۔

(ا) فرض (۲) واجب (۳) سنت (۴) نفل۔ (مستحب۔مندوب۔حسن)

فرض : فرض وہ حکم ہے جو دلیل قطعی سے ثابت ہو، اس کا منکر کافر اور بلا عذر شرعی ترک کرنے والا سخت گنہگار، فاسق اور جہنم کے سخت عذاب کا مستحق ہے۔

مثلاً نماز پنجگانہ کا ادا کرنا، اسلام کی تبلیغ کرنا اور جہاد کرنا، میت کو غسل دینا، کفن دینا، نماز جنازہ اور دفن کرنا وغیرہ۔

فرضِ کے اقسام:- فرض کے دو قسم ہیں 1- فرضِ عین 2- فرضِ کفایہ

فرضِ عین فرضِ عین وہ فرض ہے جس کا ادا کرنا ہر فرد مسلم پر لازم ہے مثلاً نماز پنجگانہ کا ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا وغیرہ۔

فرضِ کفایہ : فرضِ کفایہ وہ فرض ہے جس کا ادا کرنا ہر فردِ مسلم کیلئے لازمی نہیں ہے بلکہ محلے کے چند مسلمان ادا کر دیں تو سب کے ذمہ سے ادا ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی بھی ادا نہ کریں تو سب کے سب گنہگار رہوں گے مثلاً میت کا غسل، کفن، نماز جنازہ، جہاد فی سبیل اللہ اور تبلیغ اسلام وغیرہ

واجب : واجب سے مراد وہ حکم ہے جو دلیل ظنی سے ثابت ہو اس کا منکر کافر تو نہیں ہوتا لیکن بلا عذر شرعی ترک کرنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہے۔

واجب کی دو قسم ہیں۔ واجب (موکدہ) 2۔ واجب کفایہ۔

واجب موکدہ: واجب موکدہ وہ واجب ہے جس کو ادا کرنا ہر فرد مسلم کو ضروری ہے۔ مثلا نماز وتر قربانی اور صدقہ فطر وغیرہ۔

واجب کفایہ : واجب کفایہ وہ واجب ہے جس کا ادا کرنا ہر فرد مسلم پر لازمی نہیں بلکہ اہل محلّہ یا رشتہ داروں میں سے کوئی بھی شخص ادا کر دے تو تمام اہل محلّہ کی طرف سے ادا ہو جاتا ہے اگر کوئی بھی ادا نہ کریں تو سب کے سب گنہگار ہونگے مثلا بیمار کی عیادت کرنا اور بھوکے کو کھانا کھلانا وغیرہ۔

سنت : سنت وہ مبارک عمل ہے جس کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ہو یا کرنے کا حکم دیا ہو، مثلاً ظہر اور عصر کی سنتیں اور داڑھی رکھنا وغیرہ۔

سنت کی اقسام سنت کی دو قسم ہیں 1۔ سنتِ موکدہ 2۔ سنت غیر موکدہ

سنتِ موکدہ : سنتِ موکدہ وہ مبارک عمل ہے جس کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پابندی سے کیا ہو اور کرنے کی تاکید فرمائی ہو ایسی سنتوں کو بلا عذر شرعی چھوڑنے والا گنہگار اور قابل ملامت ہے بلکہ سزا کا بھی مستحق ہے

مثلا فجر کی 2 رکعت سنت اور فرض نماز با جماعت ادا کرنا اور داڑھی رکھنا وغیرہ۔

سنتِ غیر موکدہ: سنتِ غیر موکدہ سے وہ عمل مراد ہے جس کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کیا ہو اور کبھی بلا عذر چھوڑ دیا ہو اور عمل کی تاکید نہ فرمائی ہو ایسی سنتوں کو سنن زوائید بھی کہتے ہیں ایسی سنتوں کو ترک کرنے والا قابل ملامت بھی نہیں ہے مثلاً نماز عصر اور عشاء کے پہلی چار چار رکعت سنتیں وغیرہ۔

نفل: نفل وہ عمل ہے جس کی فضیلت شریعت سے ثابت ہو اس کے ادا کرنے میں ثواب ہے اور ترک کرنے میں کوئی عذاب نہیں ہوتا اس کو مستحب، مندوب یا حسن بھی کہتے ہیں مثلاً نماز ظہر۔ مغرب اور عشاء کی ۲، ۲، ۲ رکعت نفل نمازیں اور صلواۃ تسبیح ۔ صلواۃ الاوابین اور صلوٰۃ الاشراق وغیرہ۔

نہی کا بیان

نہی کے اقسام : نہی کی دو قسم ہیں۔ 1 ۔حرام، 2 ۔مکروہ

حرام: حرام وہ عمل ہے جس کی ممانعت دلیل قطعی سے ثابت ہو اس کا حلال جاننے والا کافر ہے اور عمل میں لانے والا فاسق اور سخت عذاب کا مستحق ہے۔ مثلاً شراب پینا حرام جانوروں کا گوشت کھانا۔ زنا اور مسلمانوں کو آپس میں لڑانا یا لڑنا وغیرہ۔

مکروہ : مکروہ وہ عمل ہے جس کے کرنے سے دین میں کراہیت آتی ہے مثلاً آستین چڑھائے ہوئے نماز ادا کرنا اور مکروہ اوقات میں نماز ادا کرنا وغیرہ۔

مکروہ کے اقسام : مکروہ کی دو قسم ہیں 1۔مکروہِ تحریمی 2۔مکروہِ تنزیہی

مکروہِ تحریمی : مکروہ تحریمی وہ مکروہ ہے جس کی حرمت دلیل ظنی سے ثابت ہو

یعنی اس کی حرمت میں کچھ شبہ ہو۔مکروہِ تحریمی حرام کے قریب ہےاس کا مرتکب گنہگار اور عذاب کا مستحق ہے مثلاً بکرے کے کپورے کھانا وغیرہ۔

مکروہِ تنزیہی : مکروہِ تنزیہی وہ مکروہ ہے جس کے چھوڑنے میں ثواب ہے اور عمل میں لانے سے عذاب تو نہیں ہوتا البتہ اس کا مرتکب شاید ہی ملامت کا مستحق ہو مکروہِ تنزیہی حلال کے قریب ہے مثلاً جھینگا اور سوکھی مچھلیاں اسی طرح نفل نمازوں کیلئے جماعت کا اہتمام کرنا وغیرہ۔

مباح : مباح وہ عمل ہے جس کا کرنا نہ کرنا دونوں برابر ہیں یعنی کرنے میں کوئی عذاب نہیں مثلاً غذا میں چاول یا روٹی کا استعمال نئی نئی سواریاں (موٹر۔ہوائی جہاز وغیرہ) وغیرہ۔

حلال : حلال وہ ہے جس کا جواز یعنی حلال ہونا دلیل قطعی سے ثابت ہو
مثلاً بکرا۔دنبہ۔مینڈھا۔گائے بیل، بھینس، کھلگا، اونٹ، ہرن، سانبھر مچھلی اور مرغی کا گوشت حلال جانوروں کا دودھ اور حلال پرندوں کے انڈے وغیرہ۔

کفر: شرع میں ایمان کی ضد کا نام کفر ہے۔یعنی جن چیزوں کا زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرنا واجب ہے ان کا انکار کرنا کفر ہے اور اون کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

مثلاً : اللہ تعالیٰ اور پیغمبروں کی شان میں گستاخی کرنا وغیرہ۔

شرک : کسی اور کو اللہ تعالیٰ کے برابر سمجھنا (یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات یا صفات اور یا استحقاقِ عبادت میں کسی اور کو شریک کرنا) شرک ہے۔اس کا مرتکب مشرک کہلاتا ہے۔

مثلاً: اللہ کے سوا کسی اور کو خدا سمجھنا وغیرہ۔

بدعت کا بیان

بدعت: بدعت وہ عمل ہے جس کو حضرت **محمد** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات کے بعد نکالا گیا مثلاً نماز باجماعت کیلئے وقت مقرر کرنا۔ قرآن میں اعراب لگانا وغیرہ۔

بدعت واجبہ: وہ نئی چیز جو شرعاً منع نہ ہو اور اس کے ترک کرنے سے دین میں نقصان ہو پس اس کا عامل اجر عظیم کا مستحق ہوتا ہے اور جان بوجھ کر روکنے والا سخت گنہگار ہے مثلاً قرآن شریف پر اعراب لگانا یعنی ِ......َ......ُ......ً......ٍ......ٌ...... لگانا۔ آیات کو نمبر لگانا، رکوعات کو نمبر لگانا، قرآن میں 7 منزلیں قائم کرنا۔ صفت ایمان مجمل اور صف ایمان مفصل اور چھ کلمے وغیرہ یہ سب اچھی بدعتیں ہیں۔ علم صرف ونحو، قرآن کی ۳۰ پاروں میں تقسیم رکوع کا تعین اور احادیث کے اقسام قائم کرنا اور تحت ضرورت آلاتِ مکبر الصوت اور آلاتِ عکس ویڈیو اور اے سی وغیرہ کا استعمال وغیرہ۔

بدعتِ حسنہ: بدعتِ حسنہ وہ عمل جو شرعاً منع نہ ہو جس کو عام مسلمان کار خیر سمجھتے ہوں اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنے سے کوئی عذاب نہیں۔ جیسا کہ حدیث شریف ہے۔

(مشکوۃ شریف ص ۳۳ رواہ، مسلم)

مثلاً پنجگانہ فرض نمازوں کی ادائی کیلئے اوقاتِ جماعت کا تعین کرنا۔ مدرسوں، مسافر خانوں اور رباط وغیرہ کی تعمیر کرنا اور دینی رسائل آڈیو کیسٹ وغیرہ کا اجراء وغیرہ۔

بدعت محرمہ وہ نیا کام جس سے دین کو دھکہ پہنچے مثلاً اہل السنّت والجماعت کے سوا نئے نئے عقائد کی جماعتوں اور فرقوں کا قیام وغیرہ مثلاً فرقہ جبریہ، قدریہ، مرجیہ، وہابیہ وغیرہ جیسا کہ حدیث میں خبردار کیا گیا ہے۔ **كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ،اَلضَّلَالَةِ فِى النَّارِ**

بدعت مکروہ: وہ عمل جس سے سنت چھوٹ جائے۔ مثلاً عیدین و جمعہ کے خطبات میں

غیر عربی زبان شریک کرنا اور جمعہ کی اذان ثانی مسجد کے اندر دینا وغیرہ۔

بدعت مباح: وہ نیا عمل جس کے کرنے سے ثواب ہے نہ عذاب مثلاً نئے نئے پکوان نئے نئے سواریاں کا استعمال وغیرہ۔ ریل، ہوائی جہاز، راکٹ وغیرہ کا سفر وغیرہ

چند اچھی بدعتیں

صفت ایمان مجمل ☆ صفت ایمان مفصل ☆ چھ کلمے ☆ قرآن شریف کو 30 پاروں میں تقسیم کرنا ☆ رکوعات کا قیام ☆ آیات کو نمبر لگانا

☆ احادیث کے اقسام مقرر کرنا ☆ فطرہ سکوں کی شکل میں دینا

☆ چار مذاہب کا تعین سلاسل کا اجراء (قادری۔ چشتی نقشبندی۔ مجددی۔ سہروردی۔ رفاعی وغیرہ)

☆ مخصوص وظائف ☆ مراقبے ☆ چھلے ☆ عرفات میں موٹروں سے جانا

☆ اعراس ☆ بارھویں ☆ گیارھویں ☆ تیجہ ☆ دسواں ☆ بیسواں

☆ چہلم ☆ برسی ☆ نئی نئی ایجاد شدہ سواریوں کا استعمال

☆ آلات صوت ٹیلیگرام، ٹیلیفون، ٹیپ ریکارڈ، ٹیلیویژن، ویڈیو، اے۔ سی وغیرہ کا استعمال وغیرہ۔

بدعات کے مدلل حوالے

☆ مرقاۃ المشکوۃ جلد اول ص ۱۷۹ ☆ اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۱۲۵

☆ ردالمحتار جلد اول ص ۴۰ ☆ مشکوۃ المصابیح ص ۳۳ بحوالہ مسلم شریف و بخاری شریف

☆ جامع الصغیر ☆ تہذیب النووی ☆ فیصلہ پنج مسئلہ از مولانا ابوالوفاء جامعہ نظامیہ حیدرآباد ☆ فیصلہ ہفت مسئلہ ☆ محققانہ فیصلہ وغیرہ وغیرہ

علمائے دیوبند نے بدعت واجبہ، بدعت حسنہ کو احداث للدین کہا ہے اور بدعت محرمہ، بدعت مکروہ کو احداث فی الدین کہا ہے (قتباس فتوی نمبر ۱۳۶۱ مورخہ ۲۰/ ذالحجہ ۱۴۱۸ھ)

پانی کا بیان

پانی کے اقسام: پانی کے دو قسم ہیں۔ 1۔آبِ مطلق 2۔آبِ مقید۔

آبِ مطلق وہ عام پانی جو آسانی سے ذہن میں آتا ہے مثلاً کھڈے۔ کنویں دریا تالاب یا سمندر کا پانی وغیرہ۔

آبِ مقید: وہ پانی جو عام طور پر پانی نہیں کہا جاتا مثلاً۔ ناریل۔ تربوز۔ سرکہ یا کیوڑے وغیرہ کا پانی۔

آبِ مطلق کے اقسام: آپ مطلق کی دو قسمیں ہیں۔1۔آب جاری-2۔آب داکد۔

آبِ جاری: آب جاری وہ بہتا ہوا پانی جو گھاس کے تنکے کو بہالیجائے۔ مثلاً دریا ندی۔ نالہ نہر۔ بارش۔ شبنم اور پگھلے ہوئے برف کا پانی وغیرہ۔

آبِ راکد کے اقسام آب راکد کی دو قسمیں ہیں۔1 آب کثیر 2 - آب قلیل۔

آبِ کثیر: آب کثیر کی کم سے کم لمبائی اور چوڑائی 10x10 ہاتھ ہو یہ شرعی گز ہے ۔جو ایک ہاتھ یعنی آدھے گز کے برابر ہے۔ (تقریباً نصف میٹر) اور گہرائی اتنی ہو کہ چلو سے پانی لیں تو زمین نہ کھلے مثلاً سمندر تالاب اور حوض کا پانی وغیرہ اور یہ پانی اس وقت ناپاک ہوجائے گا جبکہ نجاست کی وجہ سے رنگ' بو'یا مزہ تبدیل ہوجائے۔

آبِ قلیل: جو پانی 10x10 ہاتھ سے کم ہو وہ آب قلیل ہے مثلاً چھوٹے کھڈوں یا کنویں یا حوض وغیرہ کا پانی۔

آب کثیر۔آب جاری۔آبِ مطلق ان پانیوں سے وضواور غسل جائز ہے اور ناپاک چیزیں بھی پاک ہوجاتی ہیں۔ان پانیوں میں اگر ذراسی نجاست گر جائے تو یہ پانی ناپاک نہیں ہوتے۔

آبِ قلیل آبِ قلیل سے وضواور غسل جائز ہے بشرطیکہ اس میں ذراسی بھی نجاست نہ گری ہو ورنہ سارا پانی ناپاک ہے جس سے نہ تو وضو یا غسل ہوسکتا ہے۔اور نہ ناپاک چیزیں پاک ہوسکتی ہیں۔

آبِ مقید آبِ مقید سے وضواور غسل درست نہیں البتہ اس پانی سے ناپاک چیزیں پاک کی جاسکتی ہیں۔

کنویں کا بیان

کنواں کنویں سے مراد وہ پانی ہے جو 10x10 ہاتھ سے کم ہو ورنہ وہ آب کثیر کے حکم میں آ جاتا ہے۔

وہ چیزیں جن کے گرنے سے کنواں ناپاک نہیں ہوتا :

① آبی جانور، مچھلی، مینڈک، تا نبیل وغیرہ۔ ② وہ جانور جن میں خون جاری نہ ہو (مکھی، مچھر، بچھو وغیرہ) ③ اونٹ یا بکری کی ایک یا دو مینگینیاں۔

④ چیل چمگاڈر کی بیٹ۔ ⑤ (سور کے سوا)

سور نجس العین : اس کی ہر چیز نجس و ناپاک ہے البتہ کتا نجس العین نہیں جب اس کا منہ پانی میں نہ ڈوبے پانی کا اعتبار نہیں بلکہ اثر کا لحاظ ہے۔

⑥ کل جانوروں کی خشک ہڈی بشرطیکہ مردار کی ہڈی پر گوشت یا چکنائی نہ ہو۔

⑦ **ناخن یا بال گرنے سے:** کنویں کا پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ کل پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

پاک کرنے کا طریقہ: چوہا۔ چڑیا یا ان سے بڑا مگر کبوتر بلی مرغی سے چھوٹا کوئی جانور کنویں میں گر کر مر جائے اور پھولے پھٹے نہیں تو کل پانی ناپاک نہ ہوگا ایسی صور میں 20 تا 30 ڈول نکالنے سے کنواں پاک ہو جائے گا۔(20 ڈول نکالنا واجب اور 30 ڈول نکالنا مستحب ہے)

ڈول کی مقدار: ہر کنویں کیلیئے اسی کنویں کا ڈول معتبر ہے۔ اگر کوئی خاص ڈول مقرر نہ ہو تو ایک صاع یعنی 6 لیٹر کا ڈول استعمال کریں۔

بلی یا کبوتر یا ان کے برابر یا ان سے بڑا مگر بکری سے چھوٹا جانور کنویں میں گر کر مر جائے یا مرا ہوا گر جائے مگر پھولے یا پھٹے نہیں تو کل پانی ناپاک نہ ہوگا اور ایسی صورت میں **40** تا 60 ڈال پانی نکالنے سے کنواں پاک ہو جائے گا۔

(40ڈول نکالنا واجب اور 60ڈول نکالنا مستحب ہے)۔

کُل پانی ناپاک ہوجاتا ہے: نجاست خواہ تھوڑی ہو یا بہت خفیفہ ہو یا غلیظہ کل پانی ناپاک ہوجاتا ہے مثلاً ایک قطرہ شراب۔ پیشاب یا خون یا ذرا سا پاخانہ یا کوئی اور نجاست یا ناپاک شئی گر جائے۔

2۔ بڑے جسم والے جانور مثلاً بکری۔ آدمی گر کر مر جائے اگرچہ اس میں سے کوئی پھولا پھٹا نہ ہو۔

3۔ جن جانوروں کے اندر خون جاری ہو مثلاً چڑیا چوہا۔ مرغی وغیرہ کنویں میں گر کر پھولیں یا پھٹ جائیں یا پھولے پھٹے گر جائیں

4۔ سور کا مجرد گرنا خواہ مرے یا نہ مرے مندرجہ بالا تمام صورتوں میں سارا کنواں ناپاک ہوجائے گا۔ جس کو پاک کرنے کرنے کیلئے کنویں کا سارا پانی نکالدیا جائے۔

جس کنویں کا سارا پانی نکال نہ سکیں تو اس کنویں سے 200 تا300ڈول پانی نکالا جائے۔

(200ڈول نکالنا واجب اور 300 ڈول نکالنا مستحب ہے)

نجاست کا بیان

نجاست نجاست غلاظت کو کہتے ہیں جس سے انسان کی طبیعت نفرت کرتی ہے۔

نجاست کے اقسام نجاست کی دو قسم ہے۔ 1۔نجاستِ حقیقی 2۔نجاستِ حکمی

نجاستِ حقیقی اور اس کے اقسام نجاستِ حقیقی دیکھنے میں آتی ہے جیسے پاخانہ 'پیشاب' گوبر اور شراب وغیرہ اور اس کی دو قسم ہے۔ 1۔نجاستِ غلیظہ 2۔نجاستِ خفیفہ۔

نجاستِ غلیظہ نجاستِ غلیظہ ناپاکی میں سخت اور زیادہ غلیظ ہوتی ہے۔ مثلاً انسان کا پیشاب۔ پاخانہ چوپایوں کا خون' حرام جانوروں کا پیشاب یا شراب وغیرہ۔

نجاستِ غلیظہ کی معافی کی مقدار نجاستِ غلیظ یعنی گاڑھی نجاست پاخانہ وغیرہ

ہوتو 5 گرام تک معاف ہے اگر پتلی ہوتو پیمائش میں ایک درہم یعنی ایک روپیہ (درہم) یا ہتھیلی کے گڑھے برابر معاف ہے یعنی اس قدر نجاست اگر کسی کے کپڑے یا جسم پر لگی ہوئی ہواور وہ اس کو بغیر دور کیئے نماز پڑھ لے تو نماز ہو جائے گی اگر چہ مکروہِ تحریمی ہے۔

نجاستِ خفیفہ نجاستِ خفیفہ ناپاکی میں کم اور ہلکی سی ہوتی ہے گھوڑے یا حلال جانوروں کا پیشاب اور حرام پرندوں کی بیٹ وغیرہ۔

نجاستِ خفیفہ کی معافی کی مقدار نجاستِ خفیفہ چوتھائی عضو یا چوتھائی کپڑے سے کم ہوتو معاف ہے چوتھائی پورے جسم یا لباس کی نہیں بلکہ اس حصہ کی جس پر نجاست لگی ہو۔ مثلا ہاتھ۔ پاؤں یا آستین یا کلی وغیرہ۔ کا چوتھائی 1/4 حصہ سے کم لگی ہوتو معاف ہے۔

نجاستِ حکمی اور اس کے اقسام :-نجاستِ حکمی نظر نہیں آتی لیکن اسلامی قانون سے ثابت ہے جیسے بے وضو ہونا یا غسل کی حاجت ہونا اور

اس کی دو قسم ہیں۔ 1۔حدثِ اکبر۔ 2۔حدثِ اصغر

حدثِ اکبر حدثِ اکبر غسل کی حاجت کو کہتے ہیں مثلا جنابت حیض۔ نفاس یا احتلام کے غسل کی حاجت ہونا۔ غسل کرنے سے پاکی حاصل ہو جاتی ہے۔

حدثِ اصغر حدثِ اصغر میں وضوء سے پاکی حاصل ہو جاتی ہے۔

نجاستِ غلیظہ کا حکم نجاستِ غلیظہ دِرہم سے زائد لگ جائے تو دور کرنا فرض ہے اور دِرہم کے برابر ہوتو دور کرنا واجب اور دِرہم (دِرہم) عربی سکہ کو کہتے ہیں ہتھیلی کے گڑھے کے پھیلاؤ کے برابر ہوتا ہے اس سے کم ہوتو دور کرنا سنت ہے۔

نجاستِ خفیفہ کا حکم نجاستِ خفیفہ لباس کے یا جسم کے کسی بھی حصہ کو چوتھائی سے کم ہوتو دور کرنا سنت ہے۔

اِستنجا کا بیان

اِستنجا اِستنجا پیشاب یا پاخانہ کے مقام سے غلاظت کے دور کرنے کو کہتے ہیں۔

وہ چیزیں جن سے اِستنجا جائز ہے:- مٹی کے ڈھیلے، پتھر، کاغذ (جاذب نما) ریت اور پانی سے تو استنجا کرنا سنت ہے۔ ان کے علاوہ ہر اس چیز سے جو پاک ہو اور نجاست کو دور کر سکے استنجا کرنا جائز ہے البتہ جن چیزوں سے آدمی یا جانور نفع اٹھائیں مثلاً کھانے کی چیزیں۔ جانوروں کا چارہ اور جو چیزیں قابل احترام ہوں یعنی وضو کا بچا ہوا پانی۔ زمزم کا پانی وغیرہ سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔

بیت الخلاء کی دعا بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھیں اور بائیں پیر سے داخل ہوں۔ **اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثْ۔**

اور باہر نکلتے وقت سیدھے پیر سے باہر آئیں اور یہ دعا پڑھیں

غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّیِ الْاَذٰی وَعَافَانِیْ۔

بیٹھنے کا طریقہ:- بائیں پیر پر وزن ڈالکر بیٹھیں سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی پیشانی سے لگائے رکھیں۔ شرمگاہ یا غلاظت پر نظر نہ ڈالیں۔

پیشاب یا پاخانہ کے وقت قبلہ کو منہ یا پیٹھ کرنا حرام ہے۔

(بخاری۔ مسلم۔ امام احمد، نسائی طحطاوی۔ بزاز)

وضو کا بیان

وضو ۔ شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک مخصوص طریقے سے اعضاء کے دھونے کو وضو کہتے ہیں۔

وضو کے فرائض ۔ وضو میں چار فرض ہیں۔ 1۔ سارے چہرے کا دھونا۔ 2۔ دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا۔ 3۔ چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ 4۔ دونوں پیر ٹخنوں سمیت دھونا۔

وضو کی سنتیں ۔ وضو میں 13 سنتیں ہیں۔ 1۔ نیت کرنا 2۔ تسمیہ پڑھنا۔ 3۔ مسواک کرنا۔ 4۔ ہر عضو تین مرتبہ دھونا۔ 5۔ دونوں ہاتھ پنچوں سمت دھونا۔۔ 6۔ کلی کرنا ۔ 7 ۔ ناک میں پانی ڈالکر دھونا۔ 8۔ داڑھی میں خلال کرنا۔ 9۔ ہاتھ پیر کی انگلیوں میں خلال کرنا۔ 10۔ ایک بار پورے سر کا مسح کرنا۔ 11۔ دونوں کانوں کا مسح کرنا۔ 12۔ پے در پے اعضاء کو دھونا ۔ 13۔ ترتیب سے وضو کرنا۔

وضو کے مکروہات ۔ 1۔ مستحبات وضو کے خلاف کرنا۔ 2۔ پانی ضرورت سے زیادہ یا کم خرچ کرنا۔ 3۔ حالت وضو میں بلاضرورت شدید دنیا کی باتیں کرنا۔

4۔ منہ یا دوسرے اعضاء پر زور سے پانی مارنا۔ 5۔ تین بار سے زیادہ اعضا کو دھونا۔

6۔ نئے پانی سے تین بار مسح کرنا۔ 7 ۔ وضو کے بعد ہاتھوں کا پانی جھٹکنا۔

8۔ عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا۔ 9 ۔ مسجد کے اندر وضو کرنا۔

10۔ نجس جگہ پر وضو کرنا۔

وضوتوڑنے والی چیزیں۔ وضوتوڑ.ے والی 10 چیزیں ہیں۔

1 ۔بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ نکل کر بہہ جانا۔

2۔ ریح نکلنا۔ 3۔پاخانہ یا پیشاب کے مقام سے کسی اور چیز کا نکلنا۔

4۔پاخانہ یا پیشاب کرنا۔ 5۔منہ بھر کے قئے کرنا۔

6۔لیٹ کر یا سہارا لیکر سو جانا۔ 7۔بے ہوش ہو جانا۔ 8۔دیوانہ ہو جانا۔

9 ۔بالغ نمازی کا نماز میں قہقہ مار کر ہنسنا البتہ جنازے کی نماز میں ہنسنے سے وضونہیں ٹوٹتا۔

10۔تھوک میں خون کا رنگ غالب آنا۔

نوٹ :ہمیشہ باوضو رہنا بڑی برکت ہے اس عمل سے بفضل تعالی اتفاقی حادثات سے محفوظ رہتے ہیں۔

وضوکی نیت:- **اَتَوَضَّئُو لِرَفعِ الُحَدَثِ**

وضوع کے بعد کی دعا: **اَللّٰھُمَّ اجُعَلُنِی مِنَ التَّوَابِینَ وَ اَجُعَلُنِی مِنَ الُمُتَطَھِّرِینَ ○**

دعا مسجد

مسجد میں داخل ہونے کی دعا :

بِسُمِ اللّٰهِ وَ السَّلَامُ عَلیٰ رَسُوُلُ اللّٰهِ
اَللّٰھُمَّ افُتَحُ لِیُ اَبُوَابَ رَحُمَتِکَ

مسجد سے باہر نکلنے کی دعا:

بِسُمِ اللّٰهِ وَ السَّلَامُ عَلیٰ رَسُوُلُ اللّٰهِ
اَللّٰھُمَّ اِنیّ اَسئَلُکَ مِنُ فَضُلِکَ وَ رَحُمَتِکَ

غسل کا بیان

غسل غسل کے معنی سارے جسم کو اسلامی طریقہ سے پاک کرنے کے ہیں۔

غسل کے فرائض غسل میں تین فرض ہیں۔1۔کُلی یعنی غرارہ کرنا

2۔ناک میں پانی ڈال کر دھونا۔3۔سارے جسم پر ایسا پانی بہانا کہ بال برابر جگہ خشک نہ رہے

غسل کی سنتیں غسل میں 5 سنتیں ہیں۔ 1۔پنچوں تک ہاتھ دھونا۔

2۔جسم کی نجاست کو دور کرنا۔ 3۔شرمگاہ دھونا۔ 4۔وضو کرنا۔ 5۔تمام جسم پر تین مرتبہ پانی بہانا

غسل کے مستحبات۔ 1۔نیت کرنا۔2۔ہاتھ دھوتے وقت بسم اللہ کہنا۔3۔جسم کو ملنا۔4۔ایسی جگہ نہانا جہاں کوئی نہ دیکھے۔5۔وہ امور جو وضو میں مستحب ہیں غسل میں بھی مستحب ہیں (سوائے قبلہ رو ہونے دعا پڑھنے اور بچا ہوا پانی پینے کے)

غسل کے مکروہات۔ کوئی ایسی جگہ نہانا جہاں غیر محرم کی نظر پڑتی ہو۔

2۔بے ضرورت گفتگو کرنا۔ 3۔برہنہ نہانے والے کو قبلہ رو ہونا۔

4۔وہ چیزیں جو وضو میں مکروہ ہیں غسل میں بھی مکروہ ہیں۔

حدث اکبر کے احکام جن چیزوں سے غسل فرض ہوتا ہے اس حالت میں حسب ذیل امور حرام ہیں۔ 1۔نماز پڑھنا۔ 2۔سجدہ کرنا۔ 3۔کعبہ کا طواف کرنا۔

4۔قرآن شریف چھونا 5۔دیکھ کر یا زبانی قرآن کی تلاوت کرنا 6۔کسی آیت کا لکھنا۔

7۔ایسی انگوٹھی کو چھونا جس پر آیت لکھی ہوئی ہو۔ 8۔مسجد میں داخل ہونا۔

9۔حیض ونفاس کی حالت میں روزہ رکھنا۔ 10 حیض کی حالت میں جماع کرنا۔

11۔جس پر غسل واجب ہو اس کو چاہئے کہ نہانے میں تاخیر نہ کرے اگر اتنی تاخیر کی کہ نماز کا وقت آخر آ گیا تو اب فورا نہانا فرض ہو جاتا ہے ورنہ گنہگار ہو گا

غسل کی نیت غسل شروع کرتے وقت یہ نیت کرے

نَوَيْتُ اَنْ اَغْتَسَلَ مِنْ غُسْلِ الْجُمُعَةِ اِمْتِثَالاً لِاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى طَهَارَةً لِلْبَدَنِ لِاِسْتِبَاحَةِ الصَّلٰوةِ وَرَفْعِ الْحَدَثِ (احتلام الاحتلام من رغبۃ الشیط (جنابت الجنابۃ) (حیض الحیض) نفاس النفاس) (احرام الاحرام) عید الفطر العید الفطر) عید الاضحیٰ العید الضحیٰ) جمعہ الجمعۃ) شب برات للۃ المبارکۃ) شب قدر لیلۃ القدر) طواف کعبہ للطواف) زیارت مدینہ لزیارۃ) (چاند گہن للکسوف) (سورج گرھن للخسوف) (میت للمیت)

تیمّم کا بیان

تیمّم کا طریقہ پاک مٹی یا پتھر یا اینٹ پر دونوں ہاتھ ایک دفعہ مار کر سارے چہرے پر اور دوسری دفعہ مار کر دونوں ہاتھوں پر کہنیوں سمیت مسح کرنا یہی تمیم ہے تیمیم وضو اور غسل کا قائم مقام ہے۔

تیمم کی صورتیں تیمّم جائز ہونے کی 6 سورتیں ہیں۔

1۔جن امور میں طہارت شرط نہیں مثلا بے وضو کا قرآن زبانی پڑھنا۔زیارت قبور۔ دفن میت وغیرہ ان کیلئے پانی پر قدرت ہوتے ہوئے بھی تیمّم جائز ہے۔

2 ۔پانی ایک میل دور ہو۔ 3۔پانی کے استعمال سے مرض کے بڑھنے کا اندیشہ ہو۔

4۔ پانی ہے لیکن وضو یا غسل کیا جائے تو خود یا سواری یا ہمسفر پیا سارہ جائے۔

5۔ پانی دوگنی قیمت پر مل رہا ہو یا کمی پر مل رہا ہو لیکن خریدنے کی سکت نہ ہو۔ 6۔ وضو یا غسل کرنے سے ایسی نماز کے فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو جس کا کوئی بدل نہیں مثلاً نماز جنازہ نماز عیدین وغیرہ پانی رہنے کے باوجود تیمّم کر کے نماز جنازہ یا نماز عیدین وغیرہ ادا کر سکتے ہیں

تیمّم توڑنے والی چیزیں۔ 1 ۔جن چیزوں سے غسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمّم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ 2۔ جن چیزوں سے وضوٹوٹ جاتا ہے ان سے تیمّم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

3۔ پانی مہیا ہونے سے تیمّم ٹوٹ جاتا ہے۔

4۔ غسل کا تیمّم اس وقت تک باقی رہتا ہے جب تک کہ دوبارہ غسل واجب نہ ہو۔

تیمّم کے فرائض۔ تیمّم میں 3 فرض ہیں۔ 1۔ ناپاکی سے نکلنے کی نیت کرنا۔

2۔ پہلی دفعہ مٹی پر ہاتھ مار کر چہرے پر اور۔ 3 ۔ دوسری دفعہ ہاتھ مار کر ہاتھوں پر کہنیوں سمیت ایسا مسح کرنا کہ بال برابر جگہ چھوٹنے نہ پائے۔

تیمّم کی سنتیں۔ تیمّم میں 7 سنتیں ہیں۔ 1۔ بسم اللہ کہنا۔ 2۔ ہتھیلیوں کو اندر کی طرف سے مٹی پر مارنا۔ 3۔ ہتھیلیوں کو مٹی پر رکھ کر آگے کی طرف کھینچنا

4۔ ہتھیلیوں کو پیچھے کی طرف ہٹانا۔ 5۔ ہاتھوں سے مٹی جھاڑنا۔

6۔ بالترتیب پہلے چہرے پر پھر دایاں ہاتھ پھر بایاں ہاتھ پر مسح کرنا۔

7۔ پے در پے بلاتوقف مسح کرنا۔ 8۔ انگلیوں اور داڑھی کا خلل کرنا۔

تیمّم کی نیت **اَتَیَمَّمُ لِرَفَعِ الْحَدَثِ**

مسلہ: تیمّم کیا ہوا شخص وضو کیئے ہوئے لوگوں کی امامت کرسکتا ہے۔

ارکان اسلام کا بیان

اللہ پر ایمان لانا

اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں کا اقرار کرتے ہوئے دل سے تصدیق کرنے کو ایمان لانا کہتے ہیں۔

نماز قائم کرنا۔ رات دن ۲۴ گھنٹوں میں ۵ وقت کی نماز قائم کرنا چاہیئے۔

۱۔فجر ۲۔ظہر ۳۔عصر ۴۔مغرب ۵۔عشاء۔ (نماز جنازہ۔جمعہ وعیدین وغیرہ)

روزہ رکھنا۔ رمضان المبارک کے پورے مہینے کے روزے رکھنا فرض ہے۔

زکوٰۃ دینا۔ زکوٰۃ دینا نقد مال کا چالیسواں حصہ جس پر سال گزر گیا ہو غرباء (مستحقین) کو دینا فرض ہے۔

حج ۔

اِیمان کا بیان

اِیمان ۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ اور اللہ تعالیٰ کے پاس سے رسول کے ذریعہ سے آئی ہوئی چیزوں (خبریں ہوں یا احکام) کو مانتے ہوئے زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرنے کا نام ایمان ہے۔

اِیمان لانے کا طریقہ میں شہادت (گواہی) دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی ذات وصفات میں بے مثل اور یکتا ہے۔اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔اور اس بات کا زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرنے کا نام ایمان لانا ہے۔

ارکان اسلام 5 ہیں

1۔ایمان لانا۔ 2۔نماز قائم کرنا۔ 3 ۔زکواۃ دینا۔

4۔رمضان کے روزے رکھنا۔ 5۔حج کرنا۔ (بخاری مسلم)

اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا

ایمان مجمل۔ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ وَاَرْکَانِہٖ

ترجمہ : میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور اس کے تمام احکام اور ارکان کو قبول کیا۔

فرشتوں پر ایمان

ایمان مفصل۔ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ. خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالیٰ وَالْبَعْثِ بَعْدَالْمَوْتِ.

ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر اور اس کے تمام فرشتوں پر اور اس کی تمام کتابوں پر اور اس کے تمام رسولوں پر اچھی اور بُری تقدیر اللہ ہی کی طرف سے ہے اور مرنے کے بعد دوبارہ اُٹھائے جانے پر بھی ایمان لایا۔

فرشتوں پر اِیمان ۔فرشتے نور سے پیدا کی گئی مخلوق ہیں۔فرشتے معصوم ہوتے ہیں، کوئی گناہ نہیں کرتے۔فرشتے نہ مرد ہیں نہ عورت ہیں وہ ہر صورت میں ظاہر ہو سکتے ہیں۔ فرشتے کھانے پینے اور جسمانی لوازم سے پاک ہیں اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تہلیل میں مصروف رہتے ہیں۔کارخانۂ قدرت کے مختلف کام ان کے سپرد ہیں۔فرشتوں کی تعداد سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا البتہ جملہ ملائکہ میں ۴ فرشتے اولی العزم اور سب سے افضل ہیں۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام: جو پیغمبروں کے پاس وحی لایا کرتے تھے۔

حضرت میکائیل علیہ السلام : بارش برسانے اور مخلوق کو روزی پہنچانے کے کام پر معمور (مقرر) ہیں۔

حضرت عزرائیل علیہ السلام: ہر جاندار کی روح نکالنے پر مقرر ہیں۔

حضرت اسرافیل علیہ السلام: صور لئے کھڑے ہیں جو قیامت کے دن صور پھونکیں گے۔

یہ سب فرشتے برحق ہیں، ان سب پر ایمان لانا ضروری ہے۔

کتابوں پر اِیمان

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں پر بہت سی کتابیں نازل کی ہیں تاکہ وہ اپنی اُمتوں کو دین کی (اسلام) باتیں سکھائیں۔آسمانی کتابیں چھوٹی بڑی ۱۰۴ مشہور ہیں لیکن بلاتعین تعداد سب پر ایمان لانا ضروری ہے اور چار مشہور اور بڑی کتابیں یہ ہیں۔

توراۃ:- حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

زبور:- حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

انجیل:- حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

قرآنِ مجید:-حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی۔

قرآنِ مجید ساری کتابوں میں افضل واکمل اور آخری کتاب ہے۔اب پھر کوئی کتاب قیامت تک نہیں آئے گی۔قیامت تک قرآن مجید کا حکم ہی چلتا رہے گا اور دوسری تمام آسمانی کتابوں کے احکام قران مجید کے ذریعہ منسوخ کردیئے گئے۔

تک نہیں آئے گی۔قیامت تک قرآن مجید کا حکم ہی چلتا رہے گا اور دوسری تمام آسمانی کتابوں کے احکام قران مجید کے ذریعہ منسوخ کردیئے گئے۔

رسولوں پر اِیمان

(۱) تمام رسول اور نبی اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور مقبول بندے ہیں۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے ان کو وقتاً فوقتاً مخلوق کی ہدایت کے لئے دنیا میں بھیجا

(۳) یہ سب انسان ہیں لیکن تمام انسانوں سے افضل اور اکمل ہیں

(۴) یہ سب کے سب راست باز، امانت دار، نیکوکار ہوتے ہیں غلطی وغیرہ ان سے کبھی سرزد نہیں ہوئی، نبوت سے پہلے اور نہ نبوت کے بعد

(۵) اللہ تعالیٰ کے احکام بندوں تک پہنچانے میں ذرہ برابر کمی یا زیادتی نہیں کئے

(۶) انبیاء بہت ہوئے ہیں تمام انبیاء پر بلاتعین تعداد ایمان لانا ضروری ہے

(۷) کوئی ولی، غوث، قطب یا مجدد یا صحابی وغیرہ غرض کیسے ہی بزرگ وکامل ہوں وہ نبی کے درجے کو نہیں پہنچ سکتے۔

ختمِ نبوت

نبوت حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے شروع ہوکر ہمارے نبی حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہوچکی۔ پس آپ کے بعد کوئی نبی ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء علیہم السلام کے بھی نبی ہیں اور تمام انبیاء اور رسل کا کلمہ **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰه** ہی ہے۔ (آل عمران ۸۱۔ وغیرہ) (معارف القرآن ص ۱۰۱، نعیمی

تقدیر پر ایمان

تقدیر۔ عالم میں جو کچھ ہو رہا ہے اور ہوگا سب اللہ تعالیٰ نے ازل ہی میں لکھ دیا ہے چونکہ جو جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا ہے وہ تمام اللہ تعالیٰ کے علم میں موجود ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے علم سے لکھ دیا۔ اب اس کے خلاف کچھ نہیں ہوسکتا۔ اسی کا نام تقدیر ہے۔ تقدیر پر ایمان لانا ضروری ہے۔

بندوں کے بھلے اور بُرے کاموں کا پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے۔لیکن بھلے کاموں سے وہ راضی ہے اور بُرے کاموں سے ناراض ہوتا ہے۔ بندوں کو کسی کام کو پیدا کرنے کی قدرت نہیں ہے البتہ اللہ تعالیٰ نے ان کو سمجھ اور ارادہ دیا ہے جس سے بھلے یا بُرے کام کو وہ اپنے اختیار سے کرتے ہیں اسی بناء پر ثواب یا عذاب کے مستحق ہوتے ہیں۔اس پر بھی ایمان لانا ضروری ہے۔

ہر شخص کی موت کا وقت بھی ازل ہی میں مقرر ہو چکا ہے۔ جب موت کا وقت آتا ہے تو لاکھ تدبیریں کریں لمحہ بھر دیر نہیں لگتی اور جب موت کا وقت نہیں آتا تو جادو، زہر، وبا، طاعون وغیرہ کسی چیز سے نہیں مر سکتا اس تقدیر پر بھی ایمان لانا ضروری ہے۔

قیامت کا بیان

آثارِ قیامت ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کے چند آثار بتلائے ہیں۔مثلاً: ا۔حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ۲۔دجال کا نکلنا ۳۔یاجوج ماجوج کا نکلنا ۴۔دابۃ الارض (ایک عجیب جانور) کا نکلنا اور آدمیوں سے باتیں کرنا ۵۔آفتاب کا مغرب سے نکلنا ۶۔دنیا کا کافروں سے بھر جانا وغیرہ

قیامت

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سارے عالم کو فنا کر کے پھر سے تمام مُردوں کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ان کی نیکی بدی کا حساب لیگا اور نیکی بدی کا پورا پورا بدلہ عطا کرے گا اور قیامت کے میدان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان شفاعت اور شان محبوبی بھی دکھائی جانے والی ہے۔اسی کا نام قیامت ہے۔قیامت پر بھی ایمان لانا ضروری ہے۔

قبر آدمی مرنے کے بعد دفن کیا جائے تو قبر میں ورنہ جس حال میں بھی ہو مردے کے پاس دوفرشتے آتے ہیں جن کا نام منکرنکیر ہے۔ تین سوال کرتے ہیں۔

پہلاسوال:- **مَنْ رَبُّکَ**، تیرارب کون ہے؟
دوسراسوال:- **مَادِیُنکَ**، تیرادین کیا ہے؟
تیسراسوال:- **مَاتَقُوْلُ بِھٰذِہٖ الرَّجُلُ**۔ یہ حضرت کے متعلق کیا کہتے ہو؟

مومن کے جوابات: **رَبِّیَ اللّٰہُ،** اللہ میرارب ہے۔
دِیْنِیَ الْاِسْلَامُ، اسلام میرادین ہے
ھٰذَا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) یہ تین مرتبہ کہے گا۔
اس صحیح جواب پرالحمدللہ کہ قبر میں پیروں کی طرف جنت کی کھڑکی کھل جائے گی۔

منافق، شکی، مشرک اور کافر کا جواب: **ھَاھَا لَآ اَدْرِیْ** : ہائے ہائے میں نہیں جانتا!!
پس اس غلط جواب پر کے سر کی طرف سے دوزخ کی کھڑکی کھل جائے گی۔

احسان کا بیان

: اِحسان کے دوارکان ہیں
(۱) اللہ تعالٰی کی اس طرح عبادت کرے کہ گویا تم اللہ تعالٰی کو دیکھ رہے ہو
(۲) اگر تم اس کو دیکھ نہ سکے تو (خیر اتنا تو خیال رکھو کہ) اللہ تعالٰی تم کو دیکھ رہا ہے۔
(حوالہ) حدیث حضرت جبرئیل علیہ السلام۔ کتاب الایمان (۴۷) بخاری شریف

اَذان کا بیان

اذاں کے معنی آ گاہ اور خبر دار کر نے کے ہیں اور شرعی اصطلاح میں فرض نمازوں کیلیئے مخصوص طریقے اور مقررہ کلمات کے ذریعہ با آواز بلند لوگوں کو خبر دار کر نے کے ہیں۔

اَذان کے کلمات

مسجد کے بیرونی حصہ میں بلند مقام پر قبلہ رخ کھڑے ہوکر

چار مرتبہ چار مرتبہ اللہ اَکْبَرُ اور دو مرتبہ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہ اور دو مرتبہ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدَرَّسُوْلُ اللّٰہ دو مرتبہ سیدھی طرف رخ پھیر کر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور بائیں طرف رخ پھیر کر دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اور پھر قبلہ رخ ہوکر دو مرتبہ اللہ اُکْبَرُ اور ایک مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہِ بلند آواز سے کہے۔

فجر کی اذاں میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد دو مرتبہ اَلصَّلٰواۃُ خَیْرٌمِّنَ النَّوْم (نیند سے بہتر نماز ہے) بھی کہے۔

اقامت

حاضرین کو مقررہ کلمات کے ذریعہ جماعت کے قائم ہونے کی اطلاع دینے کا نام اقامت ہے جس کو عام طور پر تکبیر بھی کہتے ہیں۔ اقامت میں اذان کے تمام کلمات کہیں اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰواۃِ اضافہ کہیں۔

اَللہ اَکْبَر اور دو مرتبہ اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِللہ اور دو مرتبہ سیدھی طرف رخ پھیر کر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور بائیں طرف رخ پھیر کر دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اور پھر قبلہ رخ

دومرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃِ

ہوکر دومرتبہ اللّٰہ اَکْبَرْ اورایک مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ بلند آواز سے کہے۔

اذاں کے شرائط: اذاں کا عربی میں خاص ان ہی الفاظ میں ہونا۔
2۔موذن کا مرد ہونا۔ 3۔موذن کا عاقل ہونا۔ 4۔موذن کا بالغ ہونا شرط نہیں ہے سمجھدار لڑکا بھی اذاں دے سکتا ہے۔ 5۔جس نماز کیلیئے اذاں دی جائے اس کے وقت کا ہونا۔

اَذاں کی سنتیں

1۔پنج وقتہ فرض نمازوں کیلیئے اذاں کہنا مردوں پر سنت موکدہ ہے

2۔نماز خواہ اداہو یا قضا باجماعت ہو یا تنہا اقامت بھی مثل اذاں کے فرض نمازوں کیلیئے مسنون ہے۔

3۔ نماز جمعہ کیلیئے دوبارہ اذاں مسنون ہے۔

4۔ اذاں کا کسی اونچے مقام پر مگر خارج از مسجد کہنا اورا قامت مسجد کے اندر کہنا۔

5۔ اذاں کھڑے ہوکر کہنا۔

6۔ بلند آواز سے کہنا۔

7۔ اذاں کہتے وقت کانوں کے سوراخوں میں کلمہ کی انگلیاں رکھ لینا۔

8۔ اذاں کے الفاظ ٹھیر ٹھیر کر اورا قامت جلدی جلد کہنا۔

9 ۔ حی علی الصلوۃ کہتے وقت سیدی جانب اور حی علی الفلاح کہتے وقت بائیں جانب صرف منہ پھیرنا اس طرح سے کہ سینہ اور قدم قبلہ سے نہ پھرنے پائے۔

10۔ اورا قامت قبلہ رؤ ہوکر کہنا۔

11 ۔ اذاں کہتے وقت حدث اکبر سے پاک ہونا سنت ہے اور حدث اصغر سے پاک ہونا مستحب ہے۔

مفسدات اَذاں 1۔**اللہ اکبر** کے الف کو کھینچ کر یعنی مد کے ساتھ **آللہ اکبر** اوراشھدان کے **نون** کے زبر کو بڑھا کر آنا کہنا یہ دوامور موجب کفر ہیں
2۔**اکبر** کی ب اور ر کے مابین الف بڑھا کر**'اکبار'** پڑھنے سے اذاں فاسد ہو جاتی ہے۔

3۔لفظ محمد کی ۔د۔کو پیش کے ساتھ ادا کرنا غلطی ہے اور زبر سے پڑھنا چاہئے۔

مُحَمَّدً رَسُوُلُ اللہ ۔

اَذاں کے اہم مسائل 1۔اذاں سننے والے خواہ مرد ہوں یا عورت طاہر ہو جنبی (ناپاک ہوں) اذاں کا جواب دینا واجب ہے۔
2۔اگر قرآن کی تلاوت کر رہا ہو تو اذاں سنتے ہی تلاوت بند کر دے۔
3۔اگر چل رہا ہو تو رک جائے۔ 4 پہلی اذاں سنکر تمام کاموں کو چھوڑ کر نماز جمعہ کیلئے مسجد جانا واجب ہے اس وقت خرید وفروخت یا اور کسی کام میں مشغول ہونا حرام ہے۔

حسب ذیل صورتوں میں اذاں کا جواب نہیں دینا چاہئے۔

1۔نماز کی حالت میں۔ 2۔خطبہ سننے کی حالت میں۔
3۔نماز جنازہ کی حالت میں۔ 4۔علم دین پڑھنے یا پڑھانے کی حالت میں۔
5۔کھانے کی حالت میں۔ 6۔جماع کی حالت میں۔
7۔پیشاب پاخانہ کرنے کی حالت میں۔
8 ۔حیض ونفاس کی حالت میں اذاں کا جواب نہ دینا چاہئے۔
9۔فرض نمازوں کا بغیر اذاں واقامت کے مسجد میں پڑھنا مکروہ ہے
10۔اقامت کہنے کے بعد زیادہ عرصہ گزر جائے اور جماعت قائم نہ ہوئی تو پھر سے اقامت کہی جائے اور تھوڑی دیر ہو تو ضرورت نہیں۔
11۔بچہ پیدا ہونے کے بعد دائیں کان میں اذاں اور بائیں کان میں اقامت کہنا مستحب ہے

اذاں کے بعد کی دعا: اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِالْقَآئِمَۃِ اٰتِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَ الْفَضِیْلَۃَ وَ البَعَثْہُ مُقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَ عَدْتَّہُ اِنَّکَ لَآ تُخْلِفُ الْمِیْعَادِ ۔

نماز کا بیان

نماز کا حکم: ہر مسلمان عاقل' بالغ مرد اور عورت پر روزانہ یعنی 24 گھنٹوں میں 5 وقت نماز فرض ہے۔ لہذا نماز قائم کرنا چاہیئے۔

نماز کے فرائض: فرائض نماز کی دو قسم ہیں۔ 1۔ شرائط نماز۔ 2 ۔ ارکان نماز ہیں

شرائط نماز: نماز شروع کرنے سے پہلے 7 فرائض ہیں ان کو شرائط نماز کہتے ہیں۔

1۔ بدن کا پاک ہونا۔ 2۔ لباس کا پاک ہونا۔ 3۔ جگہ کا پاک ہونا۔

4۔ ستر کا ڈھانکنا۔ مرد کیلیئے ناف سے لیکر زانوں تک ڈھانکنا اور عورت کیلیئے کل جسم سوائے منہ ہتھیلیوں اور قدم کے حتی کہ لٹکے ہوئے بال بھی بالاتفاق ڈھانکنا فرض ہے۔

5۔ کعبہ کی طرف رخ کرنا۔ 6۔ وقت کا ہونا۔ 7۔ نیت کا کرنا۔

ارکان نماز: نماز کے اندر 7 فرائض ہیں جن کو ارکان نماز کہتے ہیں۔

1۔ تکبیر تحریمہ کہنا۔ 2۔ قیام یعنی کھڑا ہونا۔ 3۔ قرات یعنی قرآن پڑھنا۔

4۔ رکوع یعنی جھکنا۔ 5۔ سجود یعنی ناک پیشانی زمین پر رکھنا۔

6۔ قعدہ یعنی نماز کے آخر میں بیٹھنا۔ 7۔ قصدا (ارادے سے) نماز ختم کرنا۔

واجباتِ نماز

1۔سورہ فاتحہ پڑھنا۔ 2 ۔ضم سورہ پڑھنا۔ 3۔فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں کوقرات کیلئے معین کرنا۔ 4۔ارکان کی ترتیب قائم کرنا۔
5۔قومہ کرنا۔6۔جلسہ کرنا۔ 7۔قعدہ اولی کرنا۔ 8۔قعدہ میں تشہد پڑھنا۔
9۔سلام پھیرنا۔10۔وتر کی تیسری رکعت میں تکبیر کہنا۔11۔دعائے قنوت پڑھنا۔
12۔تعدیل ارکان یعنی ہر رکن کوبقدر سُبحٰنَ اللّٰہِ ٹھیر کرادا کرنا۔13۔فجر،مغرب عشاء اور جمعہ کی فرض اورعیدین کی واجب نمازوں میں امام کازور سے قرات پڑھنا۔
14۔ ظہراورعصر کی نمازوں میں قرآن آہستہ پڑھنا۔ **(بالسِّرُ)**
15۔ عیدین کی نمازوں میں چھ چھ تکبیرات زائد کہنا۔ **(بِالُجَھرُ)**

سجدہ سہو کا بیان

واجباتِ نماز میں اکثر چار طریقوں سے سہو ہوتا ہے

۱۔ ترکِ واجب یعنی واجب کا چھوٹ جانا

۲۔ تاخیرِ واجب یعنی واجب کے ادائی میں دیری ہونا

۳۔ تکرارِواجب ایک واجب کودومرتبہ بولنا

۴۔ تغیرِ واجب یعنی واجب کے مقام کوبدلدینا

مندرجہ بالا کوئی ایک یا زیادہ سہو ہو جائے تو سجدہ سہو لازم آتا ہے

سجدہ سہو کا طریقہ: آخری قائیدہ میں تشہد کے بعد سیدھی طرف ایک سلام پھیر کردو سجدہ کر کے پھر سے تشہد درود ابراھیم دعائے ماثورہ پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دیں۔

مسلہ: ارکانِ نماز میں کوئی بھی رکن سہواً یا عمداً ترک ہوجائے تو نماز نہ ہوگی نماز کولوٹانا فرض ہے۔

مسلہ: سنن یا مستحباتِ نماز کے ترک ہونے یا ان میں سہو ہونے سے نماز ادا ہوجاتی ہے۔سجدہ سہو لازم نہیں آتا۔

مسلہ: سجدہ سہو کا حکم فرض، واجب اور نفل سب نمازوں میں برابر ہے۔

نماز میں ایک یا کئی واجباتِ نماز میں سہو ہوجائے تو صرف ایک ہی سہو کافی ہے

سننِ نماز (نماز کی سنتیں)

۱۔ دونوں ہاتھوں کا تکبیر تحریمہ کے لئے کانوں تک ہاتھ اُٹھانا

۲۔ قیام میں سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھنا

۳۔ پہلی رکعت میں ثناء پڑھنا ۴۔تعوذ پڑھنا ۵۔تسمیہ پڑھنا

۶۔ثناء تعوذ تسمیہ کے بعد سورہ فاتحہ کے ختم پر آمین آہستہ کہنا ۷۔رکوع اور سجدہ میں تین تین بار تسبیح پڑھنا۔ ۸۔رکوع میں دونوں گھٹنوں کو کشادہ انگلیوں سے پکڑنا

۹۔رکوع سے سر اُٹھاتے وقت امام کو صرف **تَسۡمِیۡع** مقتدی کو صرف **تَحۡمِیۡد** پڑھنا اور اکیلے نمازی کو دونوں پڑھنا۔ ۱۰۔سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنوں پر دونوں ہاتھ پھر گھٹنے زمین پر پھر ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی زمین پر بالترتیب رکھنا

۱۱۔تکبیرات انتقالات یعنی رکوع و سجود کیلئے اللہ اکبر کہنا۔

۱۲۔جلسہ وقعود میں بائیں پیر پر بیٹھنا اور دایاں پیر کھڑا رکھنا۔

۱۳۔قعدہ اخیر میں تشہد کے بعد درود ابراہیم پڑھنا ۱۴۔درود ابراہیم کے بعد دعائے ماثورہ پڑھنا۔

۱۵۔سلام میں پہلے دائیں جانب پھر بائیں جانب منہ پھیرنا۔

(تسمیع : **سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنۡ حَمِدَہ** تحمید: **رَبَّنَا لَکَ الۡحَمۡدُ کَثِیۡرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیۡهِ**)

مکروہاتِ نماز

۱۔ ننگے سر نماز پڑھنا۔ ۲۔ کپڑے یا بدن سے کھیلنا۔ ۳۔ انگلیوں کو چٹخانا

۴۔ گردن پھیر کر دیکھنا۔ ۵۔ انگڑائی لینا ۶۔ امام کا محراب میں کھڑا ہونا

۷۔ سر کے اوپر یا آگے پیچھے تصویر کا ہونا۔ ۸۔ ایسے کپڑوں میں نماز پڑھنا جس کو گھر میں پہنے رہتا ہو (میلے کچیلے) ۔ ۹۔ آسمان کی طرف نظر کرنا۔

۱۰۔ عمداً جمائی لینا۔ ۱۱۔ بلاضرورت کسی ایک پاؤں پر زور ڈالکر کھڑا ہونا۔ ۱۲۔ سنت کو ترک کرنا۔

مفسداتِ نماز

۱۔ نماز میں کلام کرنا۔ ۲۔ اگرچہ ایک لفظ یا ایک حرف ہی کیوں نہ ہو۔

۳۔ عمل کثیر کرنا (عمل کثیر وہ عمل ہے جس کے کرنے والے کو دور سے دیکھنے والے یہ سمجھیں کہ یہ نماز میں نہیں ہے۔ یا، خود ادا کرنے والا اس کو کثیر سمجھے)۔ ۴۔ آہ۔ اوہ یا اُف کرنا۔

۵۔ درد یا مصیبت کی وجہ سے بہ آواز رونا۔ ۶۔ بے عذر کھانسنا کھنکھارنا۔

۷۔ اچھی خبر کے جواب میں الحمدللہ یا بُری خبر کے جواب میں اناللہ یا تعجب کی خبر سنکر سبحان اللہ کہنا۔

۸۔ نماز میں قرآن دیکھ کر پڑھنا۔ ۹۔ کھانا پینا۔ ۱۰۔ کسی کو سلام کرنا یا جواب دینا

۱۱۔ قبلہ کی طرف سے سینہ پھیرنا۔ ۱۲۔ سجدے میں دونوں پاؤں زمین سے اُٹھانا

۱۳۔ چھینک کا جواب دینا۔ ۱۴۔ اپنے امام کے سوا کسی اور کو قرأت میں لقمہ دینا

۱۵۔ دعا میں ایسی چیز مانگنا جو آدمیوں سے مانگا کرتے ہیں مثلا یا اللہ! ایک روپیہ دے یا گوشت کھانے کو دے وغیرہ۔ ۱۶۔ قرأت میں کوئی سخت غلطی کرنا۔

۱۷۔ دوصفوں کی مقدار کے برابر چلنا۔ ۱۸۔ ناپاک جگہ سجدہ کرنا۔

۱۹۔ ستر کھل جانے کی حالت میں ایک رکن کی مقدار ٹھہرنا۔

۲۰۔ بالغ نمازی کا نماز جنازہ کے سوا قہقہہ مار کر ہنسنا۔ ۲۱۔ امام سے آگے بڑھ جانا۔

نماز ادا کرنے کے طریقے

قیام: نماز کے وقت پر پاک جسم، پاک لباس کے ساتھ پاک جگہ قبلہ رو ہو کر ایسے کھڑا ہو جائیں کہ دونوں پیروں کے درمیان ۴ اُنگل (10 cm.) کا فاصلہ ہو ہر نماز میں قیام فرض ہے۔ نفل بیٹھ کر ادا کرنے سے آدھا ثواب ملتا ہے۔

مسئلہ: بحالت مجبوری بیٹھ کر، لیٹ کر یا اشارے سے بھی نماز ادا کر سکتے ہیں۔

نیت: فرض، واجب، سنت یا نفل نماز جو بھی ادا کرنا ہو اس نماز کی نیت کر لیں۔
نماز کی نیت کرنا فرض ہے۔

دو رکعت فجر کی سنت

مثلاً فجر کی سنتیں ادا کرنا ہو تو اس طرح نیت کر لے دو (۲) رکعت فجر کی سنت
یا دو رکعت **فرض اگر تنہا ادا کرنا ہو تو اس طرح کیا جائے** ادا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ
کے لئے منہ طرف کعبہ شریف کے وقت پر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر دونوں ہاتھ کی ہتھیلیوں کا رُخ کعبہ کی طرف کرتے ہوئے اپنے انگوٹھوں کو کانوں کی لولکیوں کو لگاتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو ناؤ کے چمچے کی طرح لا کر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر دونوں ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لیں۔ ہاتھ اس طرح باندھیں کہ دایاں پنجہ بائیں پنجہ پر ہو۔ اور دائیں ہاتھ کی (شہادت کی اُنگلی وسطی اور خنصر) تینوں اُنگلیاں بائیں ہاتھ کی کلائی پر ہوں۔ اور ابہام و بنصر سے بائیں ہاتھ کی کلائی کو لپیٹ لیں۔ سجدے کی جگہ نگاہ رکھیں اور انتہائی دلجمعی (خشوع و خضوع) کے ساتھ

ثناء تعوذ تسمیہ سورہ فاتحہ اور ضم سورہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں۔
نوٹ:- اگر نیت فرض کی ہو تو نیت کی جگہ فرض پڑھا جائے نیت عربی زبان میں کرنا بہتر ہے ورنہ اپنی مادری زبان میں بھی نیت کر سکتے ہیں۔البتہ ہر نماز کی نیت سے قبل یہ دعا پڑھ لیں تو زیادہ ثواب ہے۔ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ O

رکوع: جیسے ہی ضم سورہ ختم ہو تکبیر یعنی **اللہ اکبر** کہتے ہوئے رکوع میں چلے جائیں۔ رکوع میں نگاہ دونوں پیروں کے درمیان ہو اور پیٹھ اور سر تختے کی طرح (مسطح) ہموار ہو۔اور دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو مضبوطی سے پکڑ لیں اور دونوں ہاتھوں کی کہنیاں بالکل سیدھی رہیں۔رکوع کی تسبیح سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم ۳، ۵ یا ۷ مرتبہ پڑھیں۔رکوع فرض ہے اس کو نہایت اطمینان اور باوقار طریقے پر ادا کریں۔

قومہ: تسمیع یعنی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہ کہتے ہوئے رکوع سے سیدھا کھڑا ہو جائیں اور سیدھا کھڑے ہو کر نہایت اطمینان سے رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہیں اور چاہے تو رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدَ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا وَّبَارَكًا بھی کہا جائے تو احسن ہے۔قومہ واجب ہے اور قومہ کی مقدار کم از کم ایک تسبیح قدر یعنی سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہنے میں جتنی دیر لگتی ہے اتنی دیر سیدھے کھڑے رہنا واجب ہے۔اگر بھولے سے عجلت ہوگئی تو سجدہ سہو لازم ہے ورنہ نماز ادا نہ ہوگی۔

سجدہ اول: قومہ سے تکبیر یعنی اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں چلا جائے۔سجدے میں جانے کا طریقہ نگاہ سجدہ کی جگہ سے آگے نہ جانے پائے اور پہلے گھٹنوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے گھٹنوں کو زمین پر ٹیک دے۔پھر ہاتھ پھر ناک اور آخر میں پیشانی ٹیک دے۔

سجدہ بندے کے لئے رب سے انتہائی قرب کی منزل ہے۔سجدہ جس قدر اطمینان وسکون اور خشوع وخضوع سے ہوگا نماز اتنی ہی مقبول ہوگی۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

لَاصَلٰوۃَ تَمَّ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ یعنی بغیر حضور قلب کے نماز ادا نہیں ہوتی۔ سجدے میں دونوں پیر دونوں گھٹنے دونوں ہاتھ ناک اور پیشانی جملہ ۸ چیزیں زمین پر اچھی طرح ٹکے رہیں جس طرح ہاتھ کی اُنگلیاں قبلہ رخ رہتی ہیں۔ اسی طرح پاؤں کی انگلیاں بھی قبلہ رُخ کردیں سجدہ میں نگاہ ناک پر رہنا چاہئے پھر پورے وقار اور خشیت الٰہی کے ساتھ تسبیح سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ۳، ۵ یا ۷ مرتبہ کہنا چاہئے۔ سجدہ نماز کا اہم رکن (فرض) ہے سجدہ میں کم از کم ایک تسبیح قدر ٹھہرنا فرض ہے اور تسبیح پڑھنا سنت ہے۔

جلسہ: پہلے سجدہ کی تسبیحات کے بعد تکبیر یعنی اللہ اکبر کہتے ہوئے پہلے پیشانی پھر ناک پھر دونوں ہاتھ اُٹھا کر نہایت اطمینان سے بیٹھ جائے اور اپنی نگاہ گود میں یا مقام سجدہ پر رکھے اور دونوں ہاتھ دونوں پیر کی رانوں پر یعنی گھٹنوں سے اندر رکھے۔ اب بھی ہاتھ کی پوری اُنگلیاں قبلہ رُخ رہیں۔ دونوں سجدوں کے درمیان ایک تسبیح قدر بیٹھنے کو جلسہ کرنا کہتے ہیں۔ جلسہ نماز میں واجب ہے۔ اس کی مقدار بھی ایک تسبیح قدر ہے۔ دونوں سجدوں کے درمیان پورا نہ بیٹھے تو جلسہ ادا نہ ہوگا جس کی وجہ سے نماز بھی ادا نہ ہوگی۔ اگر بھولے سے عجلت کردے تو سجدہ سہو لازم ہے۔ ورنہ نماز ادا نہ ہوگی۔

سجدہ دوم: جلسہ کی حالت سے تکبیر یعنی اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں چلے جائے۔ دوسرے سجدے میں جاتے وقت پہلے ہاتھ پھر ناک اور بعد میں پیشانی ٹیک دے اور سجدہ کی تسبیح پڑھے۔

قیام: سجدے کی تسبیحات پڑھنے کے بعد تکبیر یعنی اللہ اکبر کہتے ہوئے پہلے پیشانی، پھر ناک پھر ہاتھ پھر گھٹنے اُٹھاتے ہوئے بالکل سیدھا کھڑے ہوجائے۔ سجدے سے اُٹھتے وقت ہاتھ کی ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر نہ ٹیکنا چاہئے۔ اگر کمزوری کی وجہ گھٹنوں کا سہارا لے لے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ قیام یعنی سیدھا کھڑا ہوتے ہی فوراً ہاتھ باندھ لیں۔ پھر سورہ فاتحہ اور ضم سورہ پڑھ لیں۔ پھر پہلی رکعت کی طرح رکوع، قومہ اور سجدہ اول جلسہ اور سجدہ دوم ادا کرکے قعدہ کی حالت میں بیٹھ جائیں۔

قعدہ: قعدہ میں بایاں پیر بچھا کر سیدھا پیر کھڑا رکھ کر ایسے بیٹھ جائیں کہ سیدھے پیر کے انگوٹھے کو بائیں پیر کے انگوٹھے اور اُنگلی سے قینچی کی طرح پکڑ لیں اور نگاہ گود میں رہے دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں، گھٹنوں کے اندر اعتدال کی حالت میں قبلہ رُخ رکھیں نہ پوری اُنگلیاں سختی کے ساتھ بند رہیں اور نہ کھلی رکھیں۔ان کی اصلی حالت پر چھوڑ دیں۔

تشہد: قعدہ میں بیٹھ کر تشہد پڑھیں۔تشہد کے معنی پر دھیان رکھیں اور جب **اَلسَّلَامُ عَـلَيْكَ اَيُّهَـا النَّبِـيُّ** پر پہنچیں تو دل و دماغ میں یہ خیال رکھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حیات النبی ہیں اور میں ادنیٰ غلام ان کو سلام عرض کر رہا ہوں۔اور حقیقت بھی یہی ہے۔

(احیاء العلوم، مدارج النبوۃ وغیرہ)

اَشْهَــدُاَنْ لَا اِلٰــهَ اِلاَّ الله کہتے وقت سیدھے ہاتھ کا ابہام اور وسطی (بیچ کی اُنگلی) کا حلقہ بنالیں اور شہادت کی اُنگلی اَشْهَــدُ اَنْ لَا اِلٰــهَ پر پوری بلند کریں اور اِلاَّ الله پر گرادیں۔اور اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کے بعد درود ابراھیم پڑھیں اور جہاں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت سیدنا ابراھیم علیہ السلام کا نام مبارک آئے وہاں سیدنا ضرور لگائیں۔ یاد رہے کہ دوسرا قعدہ فرض ہے۔

تشہد اور درود ابراھیم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام ہے اس لئے اس کی جس قدر محبت اور عظمت کے ساتھ تلاوت کی جائے، اتنا ہی اللہ تعالیٰ خوش ہوگا۔

ساری نماز یعنی قیام، رکوع، قومہ اور سجدے جس میں قرآن تکبیرات اور تسبیحات پڑھیں گے اور آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھی بھیجا گیا۔اب رب غفور کی دریائے رحمت میں جوش آیا ہوا ہوتا ہے۔پس اب اپنے لئے دعا کریں۔یعنی دعائے ماثورہ پڑھیں۔ **درود ابراھیم:**

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

سلام : اپنے ارادے سے نماز ختم کرنا فرض ہے۔ ☆ سلام دو مرتبہ کہنا واجب ہے ☆ **اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ** کہتے ہوئے نماز ختم کرنا سنت ہے

۳ رکعت مغرب کی نماز ادا کرنے کا طریقہ

نیت : مغرب کی ۳ رکعت کی نیت کرلے تمام نمازوں کی طرح ۲ رکعت ادا کرتے ہوئے تشہد کے بعد کھڑے ہوکر مزید ایک رکعت بغیر ضم سورہ کے ادا کرے۔

۴ رکعت فرض۔ سنت۔ نفل ادا کرنے کا طریقہ

۴ رکعت کی نیت کرلے، فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد ضم سورہ پڑھے۔ تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھے۔ باقی تمام نماز عام نمازوں کی طرح ادا کرلے۔ البتہ سنت نفل نمازوں میں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ضم سورہ بھی پڑھے۔

وتر کی نماز ادا کرنے کا طریقہ

۳ رکعت واجب الوتر کی نیت کرلے۔ دوسری رکعت کے تشہد کے بعد اُٹھ کھڑے ہو سورہ فاتحہ اور ضم سورہ کے بعد تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ اُٹھا کر ہاتھ باندھ لے اور دعائے قنوت پڑھے۔ باقی نماز عام نمازوں کی طرح پورے کرلے۔

دعائے قنوت

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَ نُثْنِىْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَ نَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ لَكَ نُصَلِّىْ وَنَسْجُدُ وَ اِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَ نَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ۔

رمضان المبارک: نماز وتر رمضان المبارک میں باجماعت ادا کی جاتی ہے۔

مسئلہ: اگر عشاء جماعت سے ادا نہ کیا ہو تو وتر تنہا ادا کر لینا بہتر ہے۔

مقتدی کے اقسام :

ا۔ مدرک ۲۔ لاحق ۳۔ مسبوق ۴۔ مسبوق لاحق

مدرک: مدرک وہ شخص ہے جسکی شروع سے آخر تک پوری نماز امام کے ساتھ ملے۔

لاحق: وہ شخص جو شروع سے امام کی اقتداء کرے لیکن بعد میں کچھ یا سب رکعتیں فوت ہو جائیں (مثلاً نماز میں سو جائے یا وضو ٹوٹ جانے سے وضو کرنے چلا جائے)

لاحق کیلئے حکم: لاحق کو یہ حکم ہے کہ پہلے اپنی ان رکعتوں کو ادا کرلے جو فوت ہو گئی ہوں ان کے ادا کرنے کے بعد اگر جماعت باقی ہو تو شریک ہو جائے اور امام کی پیروی کرے۔ ورنہ باقی نماز بھی پڑھ لے۔

مسبوق: وہ شخص جو شروع سے جماعت میں شریک نہ ہو بلکہ اسکی اقتداء سے پہلے امام سب یا کچھ رکعتیں پڑھ چکا ہو۔

مسبوق کیلئے حکم: مسبوق کو چا ہ کہ پہلے امام کے ساتھ شریک ہو کر جس قدر نماز ملے پڑھ لے پھر امام کی نماز ختم ہو جانے کے بعد خود سلام نہ پھیر کر تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو کر ثناء تعوذ تسمیہ سورہ فاتحہ سورہ وغیرہ پڑھ کر گئی ہوئی رکعتیں پڑھ لے۔ اگر مسبوق جہری نماز میں اس وقت شریک ہوا جبکہ امام قرأت کر رہا ہو تو ثناء وغیرہ نہ پڑھے تکبیر کہتے ہوئے جماعت میں شریک ہو جائے چونکہ ثناء وغیرہ پڑ سنّت ہے اور قرآن کا سننا واجب ہے۔

مسبوق۔لاحق : وہ شخص جوا ُائی جماعت میں شریک نا ہوا ہو لیکن کچھ ر »
کے بعد جماعت میں شریک ہوا ہو پھر لاحق کی کیفیت ہو جائے
تو وہ مقتدی مسبوق لاحق ہوگا۔

مسبوق۔لاحق کا حکم: اگر کوئی مقتدی مسبوق۔لاحق مندرجہ بالا دئے
گئے احکامات پر نٖ کرنے کے باوجود جماعت برقرار رہے تو اس میں
شریک ہو جائے ورنہ انفرادی طور پر نماز ادا کرلیں۔

امام کو خلیفہ کرنے کے احکام

اگر امام کا وضو ٹوٹ جائے (خواہ آخری میں تک تشہد کے بعد ہی کیوں
نہ ہو) تو امام کو چا ُہیے کہ فوری ہٹ کر اسی رکن میں کسی مقتدی کو اپنی جگہ کھڑا
کردے یا بٹھا دے تا کہ بقیہ نماز پوری کردے اور خود وضو کرنے چلا جائے
(ایسا مقتدی خلیفہ کہلاتا ہے)۔ امام جب وضو کر کے آنے تک جماعت باقی
ہے تو مقتدی کی حیثیت سے شریک ہو جائے۔ خلیفہ کر دینے کے بعد امام
اپنے خلیفہ کا مقتدی ہو جاتا ہے۔ بقیہ نماز لاحق کی طرح ادا کرنا چاہیے۔

نمازِ فجر

اوقات فجر کا وقت صبح صادق سے لیکر آفتاب کا کنارہ طلوع ہونے تک رہتا ہے۔

مستحب وقت جب روشنی پھیل جائے لیکن اتنا وقت ضرور باقی رہے کہ اگر نماز فاسد ہوجائے تو قرأت مسنونہ کے ذریعہ دوہرا سکیں۔ البتہ عورتیں اندھیرے میں پڑھ لیں۔

رکعات پہلے دو (۲) **رکعت** سنت موکدہ پھر دو (۲) رکعت فرض ادا کریں جملہ (۴) رکعت مقرر ہیں۔

اہم مسائل: اگر فجر کی جماعت ہورہی ہو تو پھر کوئی سنت وغیرہ شروع نہ کی جائے۔ البتہ فجر کی سنتیں چونکہ زیادہ موکد ہیں ان کو ادا کرلے بشرطیکہ امام کے ساتھ قعدہ اخیر ملنے کی توقع ہو ورنہ جماعت میں شریک ہوجائے۔ فجر اور عصر کی نماز کا سلام پھیرنے کے بعد ایک تشہد قدر ذکر الٰہی کریں پھر طویل دعائیں کریں۔

نمازِ ظہر

اوقات۔ ظہر کی نماز کا وقت زوال آفتاب کے بعد شروع ہوتا ہے اور ہر چیز کا سایہ دوگنا ہونے تک رہتا ہے۔

مستحب وقت۔ موسم گرما میں توقف اور موسم سرما میں عجلت مستحب ہے۔ احتیاطاً ایک مثل سایہ کے اندر ادا کردی جائے۔

رکعات۔ ۴ سنت موکدہ ۴۔ فرض ۲۔ سنت موکدہ پھر ۲۔ نفل اس طرح جملہ ۱۲۔ رکعات ہیں۔

اہم مسائل: ظہر کی پہلی چار سنتیں جماعت میں شریک ہونے یا وقت کے تنگ ہوجانے سے چھوڑ دی گئی ہوں تو ظہر کے وقت کے اندر فرض کے بعد کی دوسنتوں سے پہلے ادا کرلی جائیں۔ ظہر، مغرب، عشاء اور جمعہ کی فرض نماز کے بعد بالکل مختصر دعا کرے اور بعد کی سنتیں ادا کرنے کیلئے فوراً کھڑے ہوجائے۔

نمازِ عصر

اوقات۔ عصر کی نماز کا وقت ہر چیز کا سایہ دوگنا ہونے کے بعد سے لیکر سورج غروب ہونے تک رہتا ہے۔

مستحب وقت جب آفتاب زرد ہو جائے مستحب وقت ہے۔

رکعت: پہلے ۴ رکعت سنت غیر موکدہ پھر ۴ رکعت فرض اس طرح جملہ (۸) رکعات ہیں۔

اہم مسائل۔ فجر اور عصر کی نماز کا سلام پھیر کر امام دعا کرنے کے لئے دائیں بائیں یا مقتدیوں کی طرف رُخ کر کے بیٹھ جائے اور ایک تشہد قدر ذکر الٰہی کرے پھر طویل دعا کرے۔ غروب آفتاب کا وقت ممنوع وقت ہے لیکن اسی دن کی عصر کی نماز کراہیت تحریمی کے ساتھ جائز ہے چونکہ یہ قضا سے بہتر ہے۔

نمازِ مغرب

اوقات: مغرب کی نماز کا وقت سورج غروب ہو جانے کے بعد سے شفق سفید غائب ہونے تک رہتا ہے۔ ستاروں کے اچھی طرح آنے تک بلا وجہ تاخیر کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

مستحب وقت: مطلع صاف رہنے پر عجلت اور ابر کی حالت میں توقف مستحب ہے۔

رکعات: پہلے ۳۔ رکعت فرض پھر ۲۔ رکعت سنت موکدہ پھر دو ۲۔ رکعت نفل۔ اس طرح جملہ ۷ رکعات ہیں۔

اھم مسائل: مغرب کی نماز، اذاں کے فوری بعد شروع کر دی جائے۔ مغرب کا وقت شروع ہوتے ہی سوائے مغرب کی نماز کے کوئی بھی نفل نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔

نمازِ عشاء

اوقات: عشاء کی نماز کا وقت شفق سفید کے غائب ہونے کے بعد سے شروع ہو کر صبح صادق سے ۲۲ منٹ پہلے تک رہتا ہے۔

مستحب وقت: نماز عشاء میں دو تہائی رات تک تاخیر مستحب ہے اور آدھی رات تک تاخیر مکروہ ہے لیکن جس شخص کو جاگنے پر بھروسہ نہ ہو وہ سونے سے پہلے نماز عشاء ادا کر لے۔ ابر کے دنوں میں عشاء جلد ادا کرنا چاہیئے۔

رکعات: پہلے ۴ رکعت سنت غیر موکدہ پھر ۴ رکعت فرض پھر دو رکعت سنت موکدہ پھر ۲ نفل ۳ واجب الوتر ۲ نفل جملہ (۱۷) رکعات ہیں۔

اھم مسائل: وتر کی نماز کا وقت عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد ہے۔ پنجوقتہ فرض نمازیں جماعت سے ادا کرنا سنت موکدہ ہے۔ (سنت موکدہ واجب کے قریب ہے)

نمازِ جمعہ

اوقات: جمعہ کی نماز کا وقت ظہر کی نماز کا وقت ایک ہی ہے۔ نماز جمعہ کی ادائی کیلیئے ابتدائی وقت مستحب ہے۔

رکعات: پہلے ۴ رکعت سنت موکدہ ۲ فرض پھر ۴ رکعت سنت موکدہ پھر ۲ سنت موکدہ آخر میں ۲ رکعت نفل اس طرح جملہ ۱۴ رکعت ہیں۔

اھم مسائل: (۱) جمعہ کے دن زوال آفتاب کے بعد وہ شخص جس پر جمعہ واجب ہے جمعہ کی نماز ادا کیئے بغیر سفر کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

حدیث: ا۔ جمعہ کے دن جمعہ کی نماز سے پہلے جو سفر کرے فرشتے اس کے لئے بددعا کرتے ہیں۔ایک روایت میں ہے کہ جمعہ کا دن خود بددعا کرتا ہے جس کی وجہ سے وہ برکات اوراعانت الٰہی سے محروم ہوجاتا ہے۔

۲۔ جمعہ کے دن مسجد کوخوشبو سے بسانا مستحب ہے۔

۳۔جمعہ کے دن اگرکئی اسباب غسل جمع ہوں مثلاً جنابت،عید،عرفہ وغیرہ تو صرف ایک غسل کرلینا کافی ہے(جمعہ کا ثواب بھی ملے گا)اہل مدینہ جب کسی کو بُرا کہتے تو یہ کہا کرتے ''تو اس شخص سے بدتر ہے جو جمعہ کے دن غسل نہ کرے''

۴۔جمعہ کا غسل سنت موکدہ ہے۔

۵۔صحت نماز جمعہ کیلئے نماز سے پہلے خطبہ کا پڑھنا شرط ہے۔

۶۔خطیب کا بالغ ہونا شرط نہیں ہے اگر نابالغ لڑکا بھی خطبہ پڑھ دے تو جائز ہے۔

۷۔ جس وقت امام خطبہ کے ارادے سے منبر کی طرف چلے اسی وقت سے ذکر تسبیح اور کلام وغیرہ ترک کرکے ہمہ تن خطیب کی طرف متوجہ ہوجائیں۔

نیتِ جمعہ: آج کی ۴ رکعت فرض نماز ظہر کی جو میرے ذمہ تھی اس کو ساقط کرتا ہوں اور ۲ رکعت فرض نماز جمعہ ادا کرتا ہوں تابع اس امام کے وقت پر **اللہ اکبر** کہہ کر ہاتھ باندھ لیں۔

نمازِ جنازہ کا بیان

نماز جنازہ فرض کفایہ ہے۔نماز جنازہ کو محلے کے چند مسلمان بھی ادا کر دیں تو سب کے ذمہ سے ادا ہو جاتی ہے۔اگر کوئی بھی ادا نہ کریں تو سب کے سب گنہگار رہوں گے۔

اوقات: نماز جنازہ آفتاب طلوع اور غروب ہوتے وقت اور ٹھیک دوپہر کو پڑھنا منع ہے۔ باقی سب اوقات میں پڑھنا جائز ہے۔

اہم مسائل: نماز جنازہ کیلیئے تیمّم جائز ہے جبکہ وضو کر کے آنے تک نماز ختم ہو جانے کا اندیشہ ہو۔میت کا مسلمان ہونا،میت کا بدن اور کفن پاک ہونا،میت کا نماز پڑھنے والے کے آگے موجود ہونا۔میت کا یا جس چیز پر میت رکھی گئی ہو اس کا زمین پر رکھا ہوا ہونا۔جنازے کی نماز مسجد کے اندر نہیں پڑھنا چاہیئے اگر بارش یا اور کوئی عذر ہو تو پھر درست ہے۔نماز جنازہ کی امامت کا استحقاق بادشاہ کو ہے۔پھر حاکم شہر کو پھر قاضی کو پھر نائب قاضی کو اگر یہ لوگ موجود نہ ہوں تو پھر امام محلّہ مستحق ہے۔بشرطیکہ میت کے اولیاء میں کوئی شخص افضل نہ ہو ورنہ میت کا ولی یا ہر وہ شخص جس کو میت کا ولی اجازت دے۔

نماز جنازہ کا طریقہ: نماز جنازہ کا مسنون اور مستحب طریقہ یہ ہے کہ میت کو آگے رکھ کر امام اس کے سینے کے محاذی کھڑا ہو جائے۔مقتدی طاق صفیں بنالیں پھر امام اور مقتدی نماز جنازہ کی نیت کرلیں۔

نیت: نماز جنازہ ادا کرتا ہوں چار تکبیر سے واسطے اللہ تعالیٰ کے اور میت کے لئے دعا کے واسطے امام بن کر اور مقتدی کہے مقتدی بن کر منہ طرف کعبہ شریف کے **اللہ اکبر** کہہ کر عام نمازوں کی طرح ہاتھ اُٹھا کر ہاتھ باندھے لے اور ثناء پڑھیں۔

ثناء: سُبۡحٰنَکَ اَللّٰھُمَّ وَبِحَمۡدِکَ وَتَبَارَکَ اسۡمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَجَلَّ ثَنَائُکَ وَلَآ اِلٰـہَ غَیۡرُکَ ●

پھر تعوذ تسمیہ کے بعد اللہ اکبر کہہ کر درود ابراھیم پڑھیں پھر اللہ اکبر کہہ کر میت کی دعا پڑھیں۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر سلام پھیر دیں۔ (امام تکبیریں اور سلام بلند آواز سے کہے گا باقی ثناء درود اور دعا امام ومقتدی سب آہستہ پڑھیں گے دوسری تا چوتھی تکبیر کہتے وقت نہ ہاتھ اُٹھائیں اور نہ آسمان کی طرف منہ اُٹھائیں۔

نماز جنازہ کی دعا **صفحہ نمبر** 68 پر درج ہے

نمازِ عیدین

اوقات: عیدین کی نماز کا وقت آفتاب کے ایک نیزہ بلند ہونے کے بعد سے شروع ہو کر زوال آفتاب تک رہتا ہے۔

مستحب وقت: عیدین کی نماز کا وقت شروع ہونے کے ساتھ ہی پڑھ لینا مستحب ہے عیدالاضحیٰ میں جلدی کرنا اور عیدالفطر میں تاخیر مستحب ہے۔

رکعات: ہر دو عیدوں کی دو دو رکعات واجب نماز زائد چھ چھ تکبیرات کے ساتھ ادا کی جاتی ہیں۔

اھم مسائل: عیدین کی نمازوں میں نہ اذان ہے اور نہ اقامت ہے۔
عیدالفطر میں صدقۂ فطر دیا جاتا اور عیدالاضحیٰ میں قربانی دی جاتی ہے۔ عیدین کی نماز عیدگاہ میں ادا کرنا سنت موکدہ ہے۔

عیدین کی نماز کا طریقہ

نیت: دو رکعت نماز واجب عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی زائد چھ تکبیرات کے ساتھ پڑھتا ہوں واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ طرف کعبہ شریف کے ساتھ اس جماعت کے تابع اس امام کے وقت پر **اللہ اکبر** کہہ کر ہاتھ باندھ لیں۔

طریقہ: نیت کر کے ہاتھ باندھ کر ثناء پڑھ کر اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ کانوں تک لے جا کر چھوڑ دیں پھر تیسری مرتبہ **اللہ اکبر** کہہ کر ہاتھ اُٹھا کر چھوڑ دیں اور چوتھی مرتبہ **اللہ اکبر** کہہ کر ہاتھ اُٹھا کر ہاتھ باندھ لیں اور تعوذ، تسمیہ اور سورہ فاتحہ اور ضم سورہ پڑھیں۔ اسی طرح پہلی رکعت پوری کر لیں پھر دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور ضم سورہ کے بعد **اللہ اکبر** کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیں اسی طرح دوسری اور تیسری مرتبہ **اللہ اکبر** کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیں اور چوتھی مرتبہ **اللہ اکبر** کہہ کر بغیر ہاتھ اُٹھائے رکوع میں چلے جاویں۔ پھر باقی نماز عام نمازوں کی طرح پوری کر لیں۔

نمازِ تراویح

اوقات: نماز تراویح صرف رمضان المبارک میں ہی ادا کی جاتی ہے۔ نماز تراویح کا وقت عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد سے فجر تک رہتا ہے۔ نماز وتر سے پہلے پڑھنا بہتر ہے۔ نماز تراویح ادا کرنے میں دو تہائی رات یا نصف شب تک تاخیر کرنا مستحب ہے۔ نصف شب کے بعد بھی مکروہ نہیں ہے۔

رکعات: تراویح کی ۲۰ رکعت نماز سنت ہے۔ دو دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیں۔

اہم مسائل: نماز تراویح کی ہر چار رکعت کے بعد اتنی دیر بیٹھنا مستحب ہے کہ چار رکعت نماز پڑھی جا سکے اس حالت میں اختیار ہے کہ چاہے تسبیح پڑھیں۔ قرآن

پڑھیں، نفل نماز پڑھیں یا خاموش رہیں۔ تمام ماہِ رمضان میں تراویح کی نماز میں ایک قرآن شریف ختم کرنا سنت ہے۔

وتر: ماہِ رمضان میں وتر کی نماز باجماعت ادا کریں۔ امام وتر کی تینوں رکعات بالجہر پڑھے اور مقتدی خاموش رہیں البتہ تکبیرِ قنوت کے بعد امام اور مقتدی آہستہ آہستہ دعائے قنوت پڑھیں۔

تراویح کی تسبیحات

علمائے کرام نے ہر ۴ رکعت کے بعد ذکر تسبیح یا تفسیر بیان کرنا بتلایا ہے لیکن ہر دو رکعت کے بعد تسبیحات الٰہی کا پڑھنا بھی باعث سعادت مندی اور خوشنودی الٰہی ہے۔ پس ذیل میں دو رکعت کے بعد کی تسبیحات اور دوسری دو رکعت کے بعد کی تسبیحات اور اسمائے خلفاء راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی لئے جاتے ہیں تاکہ رکعتوں کے شمار کے ساتھ ذکر الٰہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھی پیش کرتے ہیں۔

تسبیحات

نماز تراویح شروع کرنے کے لئے اس طرح اعلان ہو کہ اَلصَّلٰوۃُ سُنَّتَ التَّرَاوِیحَ یرحَمَکُمُ اللہِ وَاَجرَکُمُ اللہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اللہُ اَکبَرُ اللہُ اَکبَرُ وَلِلّٰہِ الحَمد ○

پہلی دو رکعت، چھٹویں رکعت، دسویں رکعت، چودھویں رکعت اور اٹھارویں رکعت کے اواخر میں معتدل آواز میں فَضلُ مِّنَ اللہِ وَالنِّعمَہ وَالمَغفِرَۃُ الرَّحمَہ وَالعَافِیَۃُ السَّلامَہ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اللہُ اَکبَرُ اللہُ اَکبَرُ وَلِلّٰہِ الحَمد ○

اسی طرح ہر چوتھی رکعت، آٹھویں رکعت، بارہویں رکعت، سولہویں رکعت اور۲۰ ویں رکعت کے اواخر میں یہ تسبیح پڑھیں۔

سُبۡحٰنَ ذِی الۡمُلۡکِ وَالۡمَلَکُوۡتِ سُبۡحٰنَ ذِی الۡعِزَّۃِ وَالۡعَظۡمَۃِ وَالۡھَیۡبَۃِ وَالۡقُدۡرَۃِ وَالۡکِبۡرِیَآءِ ذُی الۡجَلَالِ وَالۡجمَالِ وَالۡکَمَالِ وَالۡجَبۡرُوۡۃِ . سُبۡحَانَ ذِی الۡمَلَکِ الۡمَعۡبُوۡدِ سُبۡحَانَ ذِیۡ الۡمَلَکِ الۡمَقۡصُوۡدِ سُبۡحَانَ ذِی الۡمَلَکِ الۡمَوۡجُوۡدِ سُبۡحَانَ ذِی الۡمَلَکِ الۡحَیِّ الَّذِیۡ لَایَنَامُ وَلَایَمُوۡتُ وَلَایَفُوۡتُ اَبۡدًا اَبۡدًا سُبُّوۡحٌ قُدوُّسٌ رَبَّنَا وَرَبُّ الۡمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوۡحُ ○

اس کے بعد دعا کریں۔

چوتھی رکعت کی تسبیح اور دعا کے بعد۔ اَلۡبَدَرِ حَضۡرَتُ سَیِّدِنَا مُحَمَّدُ مُصۡطَفٰی صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ وَلَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ اللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ وَ لِلّٰہِ الۡحَمۡد ○

آٹھویں رکعت اور دعا کے بعد قَاتِلِ الۡکُفَّارِ وَالزِّنۡدِیۡقِ بَعۡدَ الۡاَنۡبِیَاءِ بِالتَّحۡقِیۡقِ خَلِیۡفَۃِ رَسُوۡلُ اللّٰہِ حَضۡرَتُ سَیِّدِنَا اَبُوۡبَکۡر صِدِّیۡقُ رَضِی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنۡہُ وَلَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ اللّٰہُ اَکۡبَر اللّٰہُ اَکۡبَر وِلِلّٰہِ الۡحَمۡد ○

بارہویں رکعت تسبیح اور دعا کے بعد مُزَیِّنَ الۡمَسۡجِدِ وَالۡمِنۡبَرِ وَالۡمِحۡرَابِ النَّاطِقِ بِالۡحَقِّ وَالصِّدۡقِ وَالصَّوَابِ خَلِیۡفَۃِ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اَمِیۡرِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ حَضۡرَتُ سَیِّدِنَا عُمَرُ ابۡنِ الۡخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنۡہُ وَلَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ اللّٰہُ اَکۡبَر اللّٰہُ اَکۡبَر وِلِلّٰہِ الۡحَمۡد ○

سولہویں رکعت کی تسبیح اور دعا کے بعد جَامِعِ الۡقُرۡآنِ کَامِلِ الۡحَیَآءِ وَالۡاِیۡمَانِ

ذُوالنُّوْرَیْنِ وَالْبُرْھَانِ خَلِیْفَۃِ رَسُوْلُ اللہِ حَضْرَت سَیِّدنَا عُثْمَانُ ابْن عَفَّانُ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اللہُ اَکْبَر اللہُ اَکْبَر وِلِلّٰہِ الْحَمْد ٥

بیسویں رکعت کی تسبیح اوردعا کے بعد مَدِیْنَۃُ الْعُلُوْم وَالْمَطَالِب کَاشِفِ الْھَمّ وَالْغَمّ وَالْمَصَائِبِ اَسَدُاللہِ الْغَالِبُ اِمَامِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبُ خَلِیْفَۃِ رَسُوْل اللہِ حَضْرَتُ سَیِّدنا عَلِی ابْن اَبِیْ طَالِبُ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہٗ وَرَضِی اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اللہُ اَکْبَر اللہُ اَکْبَر وِلِلّٰہِ الْحَمْد ٥

نفل نمازوں کا بیان

تحیۃ الوضوء۔ وضو کے بعد جسم خشک ہونے سے پہلے دو رکعت مستحب ہے۔

تحیۃ الغسل : اسی طرح غسل کے بعد بھی دو رکعت نماز تحیۃ الغسل مستحب ہے۔

اِشراق

اوقات : اشراق کی نماز طلوع آفتاب کے بعد ادا کی جاتی ہے اور جب سورج کی زردی ختم ہو کر سفیدی آجائے مستحب ہے۔

رکعات: اشراق کے دو رکعت مستحب ہے اور چار بھی پڑھتے ہیں جو دو دو کر کے ادا کرتے ہیں۔

اھم مسائل: فجر کی نماز ادا کر کے ذکر الٰہی میں بیٹھا رہے۔ یہاں تک کہ اشراق کا وقت ہو جائے تو دو رکعت نفل ادا کرے تو ایک مقبول حج وعمرہ کا ثواب ہے۔ پھر دو رکعت ادا کرے تو چار عربی غلام راہ خدا میں آزاد کرنے کا ثواب پاوے جس کی رقم ۱۲ ہزار درہم ہو اور دن بھر کے کاموں میں اللہ تعالیٰ کفیل رہے گا۔

چاشت

اوقات: سورج کے اچھی طرح نکل آنے اور گرمی پیدا ہونے کے بعد سے زوال آفتاب کے پہلے تک رہتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ صبح کا کھانا کھانے کے بعد فوری ادا کرے۔

رکعات: چاشت کی نماز کے کم از کم دو رکعت ہیں اور زیادہ سے زیادہ ۱۲ رکعت نفل ہیں۔

اہم مسائل: چاشت کی نماز دو دو کر کے ادا کرے۔ چاشت کے معنی ناشتہ کے ہیں۔ ناشتہ یا کھانا کھانے کے بعد ادا کرنے کی نماز ہے جس کی بڑی فضیلت اور برکت ہے۔

اَوابین

اوقات: اوابین کی نماز کا وقت مغرب کی ۷ رکعتیں ادا کرنے کے بعد سے شروع ہو کر عشاء کے وقت سے پہلے تک رہتا ہے۔

رکعات: اوابین کم از کم ۶ اور زیادہ سے زیادہ ۲۰ رکعت ہیں۔

اہم مسائل: یہ نماز بھی دو دو رکعت کر کے ادا کرتے ہیں۔ مغرب کی نماز کے فوری بعد ادا کریں۔ اوابین کی ادائی کے بعد ۲ رکعات نفل نماز حفظِ ایمان بھی ادا کرتے ہیں۔ اکثر اولیائے کرام اس نماز کی پابندی فرماتے ہیں۔

تہجد

اوقات: تہجد کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے شروع ہو کر وتر سے پہلے تک ہے۔ بہتر یہ ہے کہ عشاء کی نماز ادا کر کے سو جائے پھر آدھی رات کے بعد اُٹھ کر تہجد ادا کرے۔

اس کے بعد وتر پڑھے بشرطیکہ جاگنے کا کامل اطمینان ہو ورنہ وتر کی نماز عشاء کے ساتھ ہی پڑھ لے۔

رکعات: تہجد کی کم سے کم ۲ اوسط ۴، ۸ اور زیادہ سے زیادہ ۱۲ رکعات ہیں۔

اہمیت: تہجد کی نماز کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ جس بزرگ نے جو نعمت پائی تہجد میں پائی۔

صلوٰۃ التسبیح

اوقات: ممنوع اوقات کے سوا کبھی بھی ادا کر سکتے ہیں۔

رکعات: صلوٰۃ التسبیح کی عموماً ۲،۲ رکعت کر کے ۴ رکعت ادا کی جاتی ہیں۔

طریقہ

نیت: دو رکعت صلوٰۃ التسبیح کی نفل نماز پڑھتا ہوں واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ طرف کعبہ شریف کے وقت پر اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور قیام میں ثناء تعوذ تسمیہ کے بعد ۱۵ مرتبہ تسبیح پڑھیں۔ پھر سورۂ فاتحہ ضم سورہ کے بعد۔ ۱۰ مرتبہ رکوع کی تسبیح کے بعد پڑھیں، ۱۰ مرتبہ قومہ میں ۱۰ مرتبہ سجدہ کی تسبیح کے بعد۔ ۱۰ مرتبہ تسبیح پڑھیں۔ پھر دس مرتبہ سجدہ دوم میں سجدے کی تسبیح کے بعد پڑھیں۔ اس طرح ایک رکعت میں ۷۵ مرتبہ تسبیح پڑھی گئی۔ اسی طرح ۲ رکعت میں ۱۵۰ مرتبہ تسبیح پڑھکر سلام پھیر دیں پھر دو رکعت اسی طرح ادا کریں۔

تسبیح: سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَر.

نمازِ استخارہ

۱۔ جب کوئی امر یا مہم پیش آئے اور اس کے کرنے نہ کرنے میں تردد ہو تو وضو کر کے دو رکعت نماز استخارہ پڑھنا مستحب ہے۔

۲۔ پہلی رکعت میں سورہ کافرون اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھے۔

ختم نماز کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیج کر استخارہ کی دعا پڑھے۔ **اَللّٰھُمَّ اِنِّي اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَ اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَاالْاَمْرَ خَيْرٌلِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَ**

مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْہُ لِیْ وَ یَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْہِ وَ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَ الْاَمْرَ شَرٌّلِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ ۔ فَاصْرِفْہُ وَ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَقَدِّرْلِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ ارْضِنِیْ بِہٖ۔

لفظ ھٰذَاالْاَمْرَ کی جگہ اپنی حاجت ذکر کرے۔ مثلاً ھٰذَاالسَّفَرِیا ھٰذَاالنِّكَاحِ وغیرہ دعا کے بعد اس کام کے کرنے پر دل مائل ہو تو کرے ورنہ نہ کرے۔ یہ نماز عشاء کی نماز کے بعد ادا کر کے سو جائے خواب نظر آئے گا پس اپنا خواب کسی عالم باعمل سے بیان کر کے تعبیر لے۔ مسلسل ۳ دن یا ۵ دن یا ۷ دن پڑھے۔ وَاللہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

نماز کسوف وخسوف

کسوف سورج گرہن اور خسوف چاند گہن کو کہتے ہیں۔ جب کوئی گرہن یا گہن کو دیکھے تو نماز پڑھے دعا مانگے اور صدقہ دے اور توبہ واستغفار بھی کرے۔

توبہ کا طریقہ: اَسْتَغْفِرُاللہَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْکَ کہے۔

رکعت کسوف: نماز کسوف ۲ رکعت بالا جماع سنت ہے۔ نماز کسوف امام جمعہ پڑھائے۔ نماز کسوف میں خطبہ نہیں اور اذاں واقامت بھی نہیں۔ اگر لوگوں کو جمع کرنا ہو تو اَلصَّلٰوۃُ الْجَامِعَۃِ کہکر پکارا جائے۔ نماز جمع کسوف عیدگاہ یا جامع مسجد میں پڑھیں۔ غیر اوقات مکروہہ میں پڑھیں۔ طویل قرأت کے ساتھ ادا کریں۔ قرأت جہر سے نہ کریں۔ رکوع وسجود بھی دیر تک کریں۔ نماز کے بعد امام دعا میں مشغول ہو جائے۔ بہتر یہ ہے کہ عصا پر سہارا دے کر کھڑا ہو۔ اور لوگوں کی طرف منہ کر کے دعا مانگے۔ قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھ کر دعا مانگنا بھی جائز ہے۔

نماز خسوف: نماز خسوف مستحب ہے۔ اس کی بھی دو رکعت ہیں۔ اس نماز میں جماعت نہیں۔ اس نماز کے لئے مسجد میں جانا ضروری نہیں علیحدہ علیحدہ گھروں میں پڑھ لیں۔

نمازِ استسقاء

اِستسقاء: اِستسقاء طلب بارش کو کہتے ہیں۔

تعداد رکعت: دو رکعت بلا اذان و اقامت بالجہر امام جماعت پڑھائے۔

اہم مسائل: بہتر ہے کہ نماز سے قبل ۳ روز تک روزے رکھیں۔ رات دن گناہوں سے توبہ و استغفار کرتے رہیں۔ حقوق العباد ادا کریں۔ چوتھے روز ضعیفوں بچوں کو لیکر صحرا کی طرف پھٹے پرانے کپڑے مگر پیوند لگے ہوئے پہنیں، پا پیادہ سروں کو جھکائے، برہنہ پا اور برہنہ سر ہوں تو بہتر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجیں اس طرح مسلسل تین روز تک صحرا کی طرف نکلیں و نیز چھوٹے بچوں کو ماؤں سے دور رکھیں۔ ان کے رونے اور چلانے کی آوازیں بھی آتی رہیں۔ اور جانوروں کو بھی ساتھ لیجائیں اور ان کے بچوں کو بھی الگ رکھنا چاہیئے۔ باجماعت ۲ رکعت بالجہر نماز پڑھیں اور نماز کے بعد عصا پر سہارا دے کر زمین پر کھڑا ہو کر لوگوں کی طرف منہ کر کے دو خطبے پڑھے۔ دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ کرے جب تھوڑا سا خطبہ پڑھ چکے تو چادر لوٹا دے۔ جب امام خطبہ پڑھ چکے تو قبلہ کی طرف منہ کر کے اپنی چادر کو لوٹائے اور کھڑے ہو کر استسقاء کی دعا میں مشغول ہو جائے سب کی ہتھیلیاں زمین کی طرف ہوں۔

دعاءِ اِستسقاء : اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَار عَاجِلاً غَيْرَ اٰجِل

روزے کے احکام ومسائل

روزے کا حکم ماہ رمضان کے روزے ہر مسلمان عاقل بالغ مرد وعورت پر فرض ہیں (بشرطیکہ عورت حیض ونفاص سے خالی ہو) روزہ کی فرضیت کا منکر کافر اور بلا عذرِ شرعی ترک کرنے والا سخت گنہگار اور فاسق ہے۔

شرائط: نیت یعنی دل سے روزہ کا قصد کرنا (نیت نہ کرے تو روزہ نہ ہوگا) نیت دلی ارادہ کا نام ہے۔ زبان سے کہنا شرط نہیں ہے البتہ نیت کے الفاظ کا زبان سے کہنا مستحب ہے۔ عورت کا حیض ونفاس سے خالی ہونا بھی شرط ہے۔

نیت: نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْ مَ غَدًا لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ صَوْمِ رَمَضَانِ

میں نے نیت کی کہ کل اللہ تعالیٰ کیلئے رمضان کا روزہ رکھونگا۔

۔رمضان کے ہر روزہ میں نیت کرنا ضروری ہے

۔سحری کھانا ہی نیت کے قائم مقام ہے

فرائض: ا۔صبح صادق کے طلوع سے غروب آفتاب تک کچھ نہ کھانا، کچھ نہ پینا اور جماع نہ کرنا

مباحات: روزہ کے مباحات حسبِ ذیل ہیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا

۱) سرمالگانا ۲) مسواک کرنا ۳) خوشبو لگانا یا سونگھنا ۴) سر میں یا بدن پر تیل لگانا ۵) کان میں پانی ٹپکانا ۶) آنکھ میں دوا ڈالنا ۷) اپنا تھوک نگلنا ۸) کلی کے بعد منہ کی تری نگل جانا ۹) دانتوں میں اٹکی ہوئی چیز (بغیر باہر نکالے) نگل جانا بشرطیکہ چنہ سے کم ہو

مکروہات: ۱) بلاضرورت کوئی چیز چکھنا یا چبانا ۲) کلی کرنے یا ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا ۳) منہ میں تھوک جمع کرکے نگل جانا ۴) سحری کھانے میں اتنی دیر کرنا کہ صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو جائے ۵) کوئلہ چباکر دانت مانجنا ۶) افطار بہت تاخیر سے کرنا ۷) روزہ میں غیبت کرنا ۸) جھوٹ بولنا ۹) گالی گلوج فحش زبان سے نکالنا

روزہ توڑنے کی صورتیں: اگر روزہ دار ایک بیمار ہو جائے مثلاً بخار چڑھ جائے یا درد سر درد شکم شدت سے ہونے لگے یا حاملہ کو ایسی صورت پیش آئے کہ روزہ قائم رکھنے سے بچے کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ بھوک پیاس کی اس قدر شدت یا غلبہ ہو کہ جان جانے کا اندیشہ ہو تو روزہ توڑ دینا جائز ہے بعد میں قضاء لازم ہے۔

جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا

۱۔ بھول کر کھانا پینا یا جماع کرنا ۲۔ بے اختیار حلق میں غبار یا دھواں یا مکھی چلے جانا ۳۔ بے اختیار قئے ہو جائے اگرچہ منہ بھر نہ ہو ۴) احتلام ہو جائے ۵) دانتوں سے خون نکلکر اگرچہ حلق میں پہنچ جائے مگر تھوک پر غالب نہ ہو

بڑھاپے کے روزوں کی قضاء نہیں ہے بلکہ فدیہ دینا چاہئے یعنی ہر روزے کے بدلے ایک مقدار صدقہ فطر کی واجب ہے۔ یا دونوں وقت ایک مسکین کو پیٹ بھر کھانا کھلا دے۔

افطار کی دعا: اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَ بِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرے لئے روزہ رکھا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر ہی بھروسہ کیا اور تیرے دئے ہوئے رزق سے افطار کیا۔

سحری کے احکام ومسائل

حدیث شریف ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خود اللہ تعالی اور اسکے فرشتے سحری کھانے والے پر رحمت نازل کرتے ہیں (طبرانی ابن ماجہ)

وقت: سحری کا وقت آدھی رات کے بعد سے صبح صادق سے پہلے تک رہتا ہے (ابتدائے وقت فجر سے ۲۲ منٹ پہلے تک رہتا ہے)

مستحبات: سحری کھانا مستحب ہے سحری کھانے میں تاخیر کرنا۔

رات سے ہی روزہ کی نیت کرنا

روزہ کی نیت: سحری کرنے کے بعد سے صبح زوالِ آفتاب سے پہلے تک روزہ کی نیت کرسکتے ہیں لیکن روزہ کی نیت رات ہی میں کرلینا بہتر ہے۔

نَوَیْتُ بِصَوْمِ غَدًا لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ صَوْمِ رَمَضَانِ

احتیاط سحری کھانے میں احتیاط کرنا چاہئے اس قدر کم بھی نہ کھائیں کہ دن بھر بھوک ستائے اور اس قدر زیادہ بھی نہ کھائیں کہ دن بھر کی بدہضمی نہ ہوجائے

تراویح کی نماز اور حکم تراویح کی نماز مرد اور عورتوں کیلئے سنتِ موکدہ ہے جس رات کو رمضان المبارک کا چاند دیکھا جائے پس اسی رات سے نماز تراویح شروع کی جائے اور جب عید کا چاند نظر آوے تو تراویح چھوڑ دیجائے نماز تراویح روزہ دار اور غیر روزہ دار سب کو ادا کرنا سنتِ موکدہ ہے۔تراویح کی جماعت سنت کفایہ ہے

تراویح کا وقت: نماز عشاء کی ادائی کے بعد سے فجر کے وقت تک ہے اور واجب الوتر کی نماز کے پہلے ادا کرنا بہتر ہے

رکعات : نماز وتراویح کی ۲۰ رکعات ہیں ہر دو رکعت کو ایک سلام سے ادا کریں

۔ تراویح میں ایک قرآن شریف کا ختم کرنا سنت ہے

۔نماز تراویح بلا عذر شرعی بیٹھ کر ادا کرنے سے نصف ثواب ہے۔

بعد ختم تراویح نماز وتر کی جماعت سے پہلے اس طرح کہیں

اَلصَّلٰوۃُ وَاجِبُ الْوِتْرِیَرْحَمَکُمُ اللّٰہُ وَلَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُوَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

واجب الوتر: رمضان المبارک میں واجب الوتر کی ۳ رکعت جماعت کے ساتھ ادا کریں وتر کی تینوں رکعت میں امام بآواز بلند قرات کریں البتہ دعائے قنوت امام اور مقتدی دونوں آہستہ پڑھیں

اعتکاف

مسجد میں عبادت کی نیت سے ٹھیرنے کا نام اعتکاف ہے۔رمضان المبارک کے آخری دہے کا اعتکاف سنتِ موکدہ ہے۔

شرائط ۔ مسلمان ہونا ۔عاقل ہونا ۔جنابت حیض ونفاس سے پاک ہونا

۔مسجد میں اعتکاف کرنا ۔نیت کرنا ۔عورت اپنے گھر کے اس حصہ میں اعتکاف کرے

جہاں وہ نماز ادا کرتی ہے ۔واجب اور سنت اعتکاف میں روزہ بھی شرط ہے

پہلے مسجد میں داخل ہونے کی دعا کریں:

بِسۡمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلیٰ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ افۡتَحۡ لِی اَبۡوَابَ رَحۡمَتِکَ

اس کے بعد اعتکاف کی نیت کریں

اعتکاف کی نیت

بِسۡمِ اللّٰهِ دَخَلۡتُ وَ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَ نَوَيۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِكَافِ

معتکف کے اعمال: ۔قرآن کی تلاوت کرے ۔درود شریف کی کثرت کرے ۔دینی کتب کا مطالعہ کرسکتا ہے ۔نیک اور اچھی باتوں میں مشغول رہے

۔حالتِ عتکاف میں کھانا، پینا، سونا اور نکاح کرنا بھی جائز ہے ۔رفع حاجت اور وضو، غسل کیلئے مسجد سے نکلنا جائز ہے لیکن ضرورت سے زیادہ نہ ٹھہرے۔

اعتکاف کے اقسام: اعتکاف کے تین قسم ہیں

۱) واجب ۲)سنتِ موکدہ ۳)مستحب

واجب اعتکاف وہ ہے جس کی نذر کی جائے خواہ کسی نذر یا کسی شرط پر ہو یا نہ ہو۔

سنتِ موکدہ: رمضان المبارک کے آخری دہے کا اعتکاف سنتِ موکدہ ہے۔

واجب اور سنت کے علاوہ تمام اعتکاف مستحب ہیں واجب اور سنتِ موکدہ دونوں اعتکاف میں روزہ شرط ہے۔ مستحب اعتکاف میں روزہ شرط نہیں ہے۔

مسلہ: واجب اعتکاف کی مقدار کم از کم ایک دن ہے اور مسنون اعتکاف کی مدت ایک عشرہ ہے اور مستحب اعتکاف کی کوئی مقدار مقرر نہیں ہے۔

خبردار! بلا عذر، سہواً یا قصداً مسجد سے باہر نکلنے صحبت کرنے یا کسی عذر سے باہر نکل کر ضرورت سے زیادہ ٹھہرنے، بیماری یا خوف کی وجہ سے مسجد سے باہر نکل جانے سے اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے۔ اعتکاف فاسد ہو جانے سے اگر واجب اعتکاف ہو تو قضا کرنا واجب ہے۔ اگر سنت یا مستحب ہو تو قضا ضروری نہیں۔

اعتکاف نفل: پہلے مسجد میں ذاخل ہونے کی دعا پڑھیں

بِسۡمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ افۡتَحۡ لِی اَبۡوَابَ رَحۡمَتِکَ

پھر اعتکاف کی نیت اس طرح کریں **بِسۡمِ اللّٰهِ دَخَلۡتُ وَ عَلَیۡهِ تَوَکَّلۡتُ وَ نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَافِ** نفل اعتکاف کیلئے کوئی مقدار نہیں ہے ہر وقت جب بھی مسجد میں داخل ہوں اعتکاف کی نیت کر لیں۔ اعتکاف کا ثواب مل جائیگا۔

صدقۂ فطر کا بیان

فطرہ کا حکم: (۱) صدقۂ فطر عید سے پہلے دینا افضل ہے

(۲) ہر صاحب نصاب روزہ رکھے ہوں یا نہ رکھے ہوں اپنی اور اپنے تمام بالغ و نابالغ متعلقین کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرنا واجب ہے۔

صدقۂ فطر کی مقدار: صدقۂ فطر کی مقدار بشکل گیہوں نصف صاع اور بشکل جو ایک صاع فی کس مقرر ہے۔

صدقۂ فطر فی کس

۱۔ اجناس	صاع	کیلو	گرام
۲۔ گیہوں	نصف صاع	(۱	۷۵۰)
۳۔ جو یا ۴۔ کھجور یا منقہ	ایک صاع	(۳	۰)

(بہار شریعت حصہ پنجم ص ۳۴، سنی بہشتی زیور اسلامی فقہ مکمل۔ ص ۶۱۴/ احسن المسائل ۷۱ فتاوی رضویہ ۴۸) حدیث شریف میں ہے ان ۴، اجناس کا ہی ذکر ہے۔ اگر کوئی شخص ان ۴ چیزوں کے سوا کوئی اور چیز مثلاً کپڑا، چاول وغیرہ دینا چاہئے تو اِن ۴، اجناس کی قیمت کے لحاظ سے دے۔

فطرہ کے مستحقین: (۱) فقیر (۲) مسکین (۳) عامل (۴) مکاتب (۵) قرضدار (۶) فی سبیل اللہ (۷) مسافر۔ فقیر اگر عالم ہو تو اس کو دینا جاہل کو دینے سے افضل ہے اور غریب طالب علم کو دینا بھی افضل ہے۔

جن کو فطرہ دینا جائز نہیں: (۱) اپنے اصول یعنی ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی آخر سلسلہ۔ ۲۔ اپنے فروغ یعنی بیٹا، بیٹی پوتا پوتی، نواسہ نواسی آخر سلسلہ

۳۔ زوجین یعنی میاں بیوی کو نہ بیوی میاں کو۔ ۴۔ غنی کو۔ ۵۔ کافر کو

۶۔سادات کرام کو(بنی ہاشم یعنی آل علی آل عباس آل جعفر،آل عقیل،آل حارث بن عبدالمطلب کوفطرہ دینا جائزنہیں ہے) ۷۔ایک فطرہ کئی لوگوں کواور کئی فطرے ایک آدمی کوبھی دے سکتے ہیں۔

نوٹ: سادات کرام کوزکوٰۃ یا فطرہ نہ دینے کاحکم ان کے اعزاز واحترام کے لحاظ سے ہے۔مسلمانوں کوچاہئے کہ اچھے مال سے سادات کرام کی خدمت کریں۔

(بحوالہ نصاب اہل خدمات شرعیہ)

زکوٰۃ

زکوٰۃ کاحکم: زکوٰۃ ہرصاحب نصاب مسلمان عاقل بالغ (مردوعورت) پرفرض عین ہے

صاحب نصاب: جس کے پاس ۷۰گرام۵۰۰ملی گرام سونایا ۵۲۰گرام ۵۰۰ملی گرام چاندی ہویاسونے یاچاندی کی مقدارکے برابرنقدی وغیرہ ہواورقرضدارنہ ہوتواس پرایک سل گزرنے کے بعد زکوٰۃ واجب ہوجاتی ہے۔

جمل مال کان 2.5% فیصدزکوٰۃ مستحق اشخاص کودیں۔

زکوٰۃ کے مستحقین: فقیر،مسکین، کاتب،قرضدار، فی سبیل اللہ، مسافر، عامل (زکوٰۃ جمع کرکے مستحقین میں بانٹنے والا شخص)

بہتر مستحقین: ۱۔ محتاج بھائی بہن پھران کی اولاد ۲۔ محتاج چچا، پھوپی پھران کی اولاد ۳۔ پڑوسی ۴۔ہم پیشہ ۵۔اپنے شہروالے ۶۔ معضور ۷۔دین کے طالب علم اورمبلغ اسلام مبلغ اسلام کومقدم رکھاجائے

نوٹ: دعسری شہرکوبھیجنامکروہ ہے۔

جن کوزکوٰۃ دینامنع ہے: ماں باپ، دادادادی، نانانانی،بیٹابیٹی، پوتاپوتی،نواسا

نواسی، میاں بیوی، غنی، کافر اورسادات۔ سادات کرام کی خدمت پاک پیسہ سے کی جائے۔

نوٹ: زکوٰۃ فطرہ، انعام یا عیدی یا قرض یا ہبہ کہکر بھی دے سکتے ہیں۔

حج کے احکام

حج اسلام کا پانچواں رکن ہے۔جو ہر ذی استطاعت مسلمان مرد اورعورت پر فرض ہے۔

ذی استطاعت: ایسا مسلمان جو حج کے سفر پر جانے اسر آنے کی استطاعت یعنی طاقت (خرچہ) رکھتاہے،عمر میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے

حج کے فرائض: حج کے پانچ فرائض ہیں، ۱۔احرام باندھنا ۲۔ وقوفِ عرفات

۳۔ طوافِ زیارت ۴۔تینوں فرائض ترتیب سے ادا کرنا

۵۔ ہر فرض کا اس کے وقت پر اُسی کے مقام پر ادا کرنا۔

(مسلہ) مندرجہ بالا فرائض میں سے ایک بھی چھوٹ جائے تو حج ادا ہی نہ ہوگا۔

حج کے واجبات: حج کے ۳۱ واجبات ہیں۔ ملاحظہ ہو: اہلِ خدماتِ شرعیہ صفحہ : ۵۲۰ تا ۵۲۲

نوٹ: حج کے بعد مزار النبی ﷺ کی زیارت کرنے سے دو مقبول حج کا ثواب لکھا جاتا ہے اور شفاعت واجب ہوگی۔

(مسند سنن، دارقطنی ،امام نودی، ابن حجر، ابن خزیمہ،ابن Oزی، شفا قاضی عیاض ، امام سیوطی وغیرھم)

قربانی کا بیان

قربانی کا وقت عید الاضحیٰ کے روز بعد نماز عید قربانی دینا افضل ہے۔

۱۰، ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ کی یہ تین تاریخیں قربانی کے لئے مقرر ہیں۔

قربانی کا حکم قربانی ہر صاحبِ نصاب پر واجب ہے اور صاحبِ نصاب نہ ہو تو مستحب ہے۔

قربانی کے جانور:۔ بکرا، بکری، مینڈھا، بھیڑ، گائے، بیل، بھینس، کھلگا، اونٹ، اونٹنی اور دنبہ۔

جانور کی عمر مینڈھا، بھیڑ، دنبہ، بکرا، بکری ایک سال کے ہوں اور بیل، کھلگا، گائے وغیرہ ۲ دو سال کے ہوں، اونٹ اونٹنی ۵ سال کے ہوں۔ بکرا بکری وغیرہ ایک آدمی کی طرف سے ایک قربان کریں اور اونٹ گائے بھینس وغیرہ (۷) آدمیوں کی طرف سے کوئی ایک جانور قربان کریں۔ مینڈھا جس کو دنبہ بھی کہتے ہیں ۶ ماہ کا کافی ہے بشرطیکہ سال بھر والوں میں ملا دیا جائے تو دور سے سال بھر کا معلوم ہو۔

نیت: **اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ الْاُضْحِیَّۃُ تَقَبَّلْ مِنِّیْ نام ـــ ولد ـــ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ الْخَلِیْلِ وَمِنْ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ بِسْمِ اللّٰہِ اللّٰہُ اَکْبَرُ ○**

تقسیم: قربانی کے تین حصے کئے جائیں۔ ایک حصہ محتاجوں، فقیروں کو، دوسرا حصہ پڑوسیوں اور عزیز و اقارب کو اور تیسرا حصہ آپ اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لئے استعمال کریں۔

نذر۔ اگر قربانی نذر ماننے کے بعد کی گئی ہو تو اس کے گوشت کا استعمال آپ کرنا یا عزیزوں میں تقسیم کرنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ نذر میں صدقہ لازم ہے پس پورا گوشت غریبوں میں تقسیم کر دینا چاہئے۔

عقیقہ کا بیان

عقیقہ۔ بچے کی پیدائش کے ساتویں دن عقیقہ کرنا چاہئے اور بعد میں بھی کیا جاسکتا ہے۔لڑکا ہوتو دو بکرے اورلڑکی ہوتو ایک بکرا عقیقہ کی نیت سے ذبح کیا جائے۔مجبوری کی صورت میں لڑکے کا عقیقہ ایک بکرے سے بھی کیا جاسکتا ہے۔عقیقہ کے بکرے ذبح کرنے کے بعد بچہ یا بچی کے سر کے بال منڈا کر اس کے برابر سونا یا چاندی یا سکے وغیرہ تول کر خیرات کردیں۔گائے ،بیل ،بھینس وغیرہ سے بھی عقیقہ کیا جاسکتا ہے۔یہ ایک جانور ے بکروں کے برابر ہے۔عقیقہ کا گوشت صاحب عقیقہ بھی کھا سکتا ہے۔

نیت:

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ○

اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِیْقَةُ (فلاں ابن فلاں) دَمُهَا بِدَمِهٖ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهٖ وَرُوْحِهَا بِرُوْحِیْهٖ . اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهَا مِنِّیْ وَاجْعَلْهَا فِدَاءً لِاِبْنِیْ مِنَ النَّارِ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ اَکْبَرُ کہہ کر ذبح کردے۔

ذبح کا بیان

ذبح۔کسی حلال جانور کے گلے کی رگیں اسلامی طور پر **بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ** کہہ کر کاٹنے کا نام ذبح ہے ا۔پوست۔ ۲۔نرخرہ (سانس کی نالی) ۳۔مری (غذا کی نالی) ۴۔دونوں شہہ رگیں۔ذبح میں یہ چار چیزیں کاٹنا چاہئے۔

ذبح کون کرے؟ ا۔مسلمان مرد یا عورت،بالغ ہو یا نابالغ۔ ۲۔عاقل۔
۳۔باہوش۔ ۴۔ باختنہ یا بے ختنہ۔غسل کی حاجت والا بھی ذبح کرسکتا ہے۔
۵۔اہل کتاب (یہودی ونصاریٰ بشرطیکہ ذبح کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لے) بھی **بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ** کہہ کر ذبح کرے تو حلال ہے۔

ذبح کی سنتیں: ١۔چھری اچھی طرح تیز کر لینا۔ ٢۔ذبح سے پہلے پانی پلانا۔
٣۔ذبح کے وقت جانور کا سر جنوب اور منہ قبلہ کی طرف کرنا۔
٤۔باطہارت ذبح کرنا۔ ٥۔ذابح کا قبلہ رُخ ہونا۔ ٦۔دائیں ہاتھ سے ذبح کرنا
٧۔ذبح کرتے وقت گلے پر چھری پھیرنے میں تیزی اور جلدی کرنا۔
٨۔بسم اللہ کی ''ہ'' کو ظاہر کرنا یعنی **بِسۡمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكۡبَرُ** کہنا۔
٩۔جانور کو نرمی سے بائیں پہلو پر لٹانا۔
١٠۔بڑے جانوروں کے ہاتھ پاؤں باندھ دینا۔(البتہ سیدھا پاؤں کھلا رہنے دیں)

اہم مسائل: ١۔اگر ایسے جانور کو ذبح کریں جس کی حیات کا پورا پورا یقین نہیں تو ذبح کے وقت اس سے خون جاری ہونا یا زندوں کی جیسی کوئی حرکت صادر ہونی کافی ہے اور اگر نہ خون جاری ہو نہ کوئی حرکت صادر ہو تو پھر ذبیحہ مردار ہے۔اگر ذبح کے بعد جانور پکارے یا کھڑا ہو جائے یا ڈرے یا پلٹ جائے یا بانگ دے تو ان صورتوں میں ذبیحہ درست اور حلال ہے۔ بشرطیکہ ذبح کامل طور پر ہوا ہو۔گائے بکری وغیرہ کو ذبح کرنے کے بعد اس کے پیٹ سے زندہ بچہ نکلے تو اس کو بھی ذبح کرنا ضروری ہے۔ کیوں کہ ماں کا ذبح ہونا بچہ کیلئے کافی نہیں ہے۔اگر بچہ مردہ نکلے یا ایسا ہو کہ ابھی اعضاء برابر نہیں بنے ہیں تو ان دونوں صورتوں میں اس کا استعمال درست نہیں ہے۔اس عمل کا خاص خیال رہے کہ ٹھیک **بِسۡمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكۡبَرُ** کے ساتھ ہی چھری رواں ہو جائے۔

حلال جانور کے حرام چیزوں کا بیان

حلال ذبیحہ سے مندرجہ ذیل چیزوں کا کھانا جائز نہیں ہے۔
١۔بہتا خون۔ ٢۔پتہ ٣۔غدود ٤۔پھکنا یعنی پیشاب کی تھیلی
٥۔شرمگاہ نر ٩۔شرمگاہ مادہ حرام ہیں ٧۔ کپورے مکروہ تحریمی ہیں
٨۔البتہ معدہ، آنتیں اور تلی وغیرہ مکروہ تنزیہی ہیں۔

حلال اور حرام جانوروں کی پہچان

جن جانوروں میں خون بالکل نہیں ہے۔ مثلاً مکھی ، مچھر، مکڑی، جھینگر، بچھو، جگنو، دیمک ، چیونٹی وغیرہ سب حرام ہیں لیکن ٹڈی بغیر ذبح کئے بھی حلال ہے۔
جن جانوروں میں خون ہے لیکن بہتا خون نہیں ہے جیسے سانپ، چھپکلی، گرگٹ وغیرہ سب حرام ہیں۔ جو جانور زمین کے اندر رہتے ہیں جیسے چوہا، چھچھوندر، گھونس، نیولہ وغیرہ سب حرام ہیں۔ لیکن خرگوش حلال ہے جو جانور پانی میں پیدا ہوتے ہیں اور وہیں زندگی بسر کرتے ہیں مثلاً مینڈک، کیکڑا، مگرمچھ، کچھوہ وغیرہ سب حرام ہیں۔ لیکن مچھلی مری ہوئی بھی حلال ہے۔ بام مچھلی اور سیاہ مچھلی بھی حلال ہے۔

جو درندے کہ دانتوں سے زخم اور شکار کرتے ہیں جیسے شیر، بھیڑیا، لومڑی، تیندوا، چیتا ، بلی، کتا، بندر، لنگور، ریچھ، گیدڑ، بجو وغیرہ سب حرام ہیں اور جو پرندے پنجے سے زخم اور شکار کرتے ہیں جیسے باز، بہری، ہما، چیل، شکرہ، لٹورا، کوا، گدھ وغیرہ سب حرام ہیں۔

حلال جانور۔ جن جانوروں میں بہتا خون ہو جو گھاس پتے وغیرہ کھاتے ہیں۔ دانتوں سے زخم یا شکار نہیں کرتے جیسے اونٹ، بکری، بھیڑ، گائے، بیل، بھینس وغیرہ سب حلال ہیں۔ مگر گھوڑا مکروہ ہے۔ جو پرندے صرف دانہ چگتے ہیں، پنجے سے زخم یا شکار نہیں کرتے جیسے چڑیا، کبوتر، فاختہ، مرغ، بطخ، بگلا، مینا وغیرہ سب حلال ہیں۔

دودھ اور انڈے حلال جانوروں کا دودھ حلال اور حرام جانور کا دودھ حرام ہے۔ اسی طرح حلال جانوروں کے انڈے حلال اور حرام جانوروں کے انڈے حرام ہیں۔
(بحوالہ نصاب اہل خدماتِ شرعیہ)

دعائیں

کھانا کھانے کی دعا : **اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْمَا رَزَقْتَنَا وَارْزُقْنَا خَيْراً مِّنْهُ**
بِسْمِ اللّٰهِ وَ عَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ اے اللہ جو کچھ ہم کھائینگے اس میں سے بہتر چیز کھلا
اور برکت عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ کے نام اور اسکی برکت شروع کرتے ہیں ۔ (بخاری)

کھانے کے بعد کی دعا: بخاری شریف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ جَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

دعوت کھانے کی دعا : **اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِىْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِىْ** (مسلم)

سواری کی دعا : **سُبْحٰنَ الَّذِىْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْن** پاک ہے (اللہ) جس نے اس (سواری) کو ہمارے قابو میں کر دیا حالانکہ اس کو ہم اپنے قابو میں نہیں کر سکتے تھے۔ یقیناً ہم کو اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (قران۔ سورہ الزخرف۔ ۱۳)

سوتے وقت کی دعا : **اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اَحْيٰى** (بخاری و مسلم)
اے اللہ تیرے میں تیرے نام سے سوتا (مرتا) ہوں اور اٹھتا (زندہ ہوتا) ہوں۔

نیند سے اٹھنے کی دعا : **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَ اِلَيْهِ النُّشُوْرُ**
سب تعریف اللہ تعالیٰ کیلئے ہے۔ جس نے ہمیں مرنے (سونے) کے بعد زندہ کیا (جگایا) اور اُسی کی طرف جانا ہے۔ (بخاری و مسلم)

بالغ میت کی دعا : **اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَ صَغِيْرِنَا وَ كَبِيْرِنَا وَ ذَكَرِنَا وَ اُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامْ وَ مَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ۔**

نابالغ لڑکے یا مجنون کیلئے دعا : **اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطاً وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْراً وَّ ذُخْراً وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعاً وَّمُشَفَّعًا۔**

نابالغہ لڑکی یا مجنونہ کیلئے دعا : **اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطاً وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْراً وَّ ذُخْراً وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً۔**

کھانے پینے اور سونے وغیرہ کے اسلامی طریقے

سنت میں برکت ہے اور صحت ہے عزت ہے اور نصرت ہے اور عظمت ہے اور جنت بھی ہے۔



کھانے کا طریقہ: دونوں ہاتھ گٹوں سمیت یک دفعہ دھوا ورنہ پونچنا۔ بیٹھنے کے تین طریقے ہیں۔

۱۔ایک زانو یعنی سیدھا پیر کھڑا کر کے بائیں پیر پر بیٹھنا ۲۔ نماز کے قاعدے کی طرح بیٹھنا

۳۔سفر میں اکڑوں اس طرح بیٹھنا کہ سیدھے پیر کا انگوٹھا بائیں پیر کے انگوٹھے پر رہے۔

بلا عذر ٹیک لگا کر نہ بیٹھیں کھانے کے اول و آخر نمک یا سالن یا سرکہ چکھ لیں نوالے چھوٹے لیکر خوب چبائیں۔

کھانے سے پہلے کی دعا: اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیمَا رَزَقْتَنَا وَارْزُقْنَا خَیرًامِّنْهُ بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی بَرَکَةِ اللّٰهِ

کھانے کے دوران کی دعا : اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ لَکَ الشُّکْرُ کَ

کھانے کے بعد کی دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

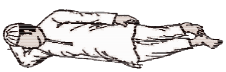


پینے کا طریقہ: پانی دیکھ کر سیدھے ہاتھ سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہکر تین سانس میں پیئیں۔

پینے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہیں۔ اور پلانے والے کو سَقَاکَ اللّٰهُ خَیْرًا کہیں۔اگر ہاتھ دھونے سے پہلے پینا ہو تو بائیں ہاتھ میں گلاس لیکر سیدھے ہاتھ کا سہارا لیکر پیئیں۔ وضو کا بچا ہوا پانی اور آبِ زمزم باادب قبلہ رخ کھڑے ہو کر پیئیں۔

آبِ زمزم کی دعا: اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ کُلِّ دَاءٍ

سونے کا طریقہ: بعد نمازِ عشاء بستر کے قریب پا مسواک سرمہ لکڑی (ہتھیار) آئینہ کنگھا، روشنی کیلئے دیا سلائی (ٹارچ یا بلب کا سوئچ) رکھ کر سوئیں۔ بستر تین مرتبہ صاف کر لیں، تعوذ، تسمیہ، ۳قل، آیت الکرسی اور تسبیح فاطمہ پڑھ کر ہاتھ پر دم کر کے سارے بدن پر ہاتھ پھیر لیں۔



سونے کی دعا: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَ اَحْیَا پڑھ کر سو جائیں۔سونے کے دو طریقے ہیں۔

۱۔ سر شمال اور پیر جنوب کی طرف اور چہرہ کعبہ کی طرف کر کے سیدھی کروٹ لیٹ جائے اور سیدھا ہاتھ سیدھے گال کے نیچے رکھے۔
بایاں ہاتھ ران پر رکھیں ۔گھٹنے ذرا موڑ کر سیدھے پیر کے پیچھے بایاں پیر رکھیں۔

۲۔ چت اسطرح سونا کہ سر کعبۃ اللہ کی طرف ہو یا شمال کی طرف ہو۔ (ہند میں) سیدھے ہاتھ کی کہنی کو پیشانی کے اوپر رکھے اور بایاں ہاتھ پیٹ پر رکھیں۔
دونوں پیر سیدھے کر کے بائیں پیر کے اوپر انگوٹھے اور انگلی کے درمیان سیدھے پیر کی ایڑی رکھ کر سو جائے۔ (بخاری و مسلم)



صبح اٹھتے ہی دعا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَمَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرِ پڑھے۔

بیت الخلاء میں بیٹھنے کا طریقہ: دعا کر کے بیت الخلاء میں بائیں پیر سے داخل ہوں اور (ہند میں) جنوب کی طرف چہرہ کر کے بائیں پیر پر وزن ڈالکر بیٹھ جائیں۔ بائیں پیر کے گھٹنے پر بایاں ہاتھ دراز کر دیں اور سیدھے ہاتھ کی کہنی سیدھے گھٹنے پر ٹکا کر سیدھے ہاتھ سے سر پکڑ لے اور سر جھکنے نہ پائے تا کہ نظر غلاظت اور شرمگاہ پر پڑنے نہ پائے ورنہ شیطانی حرکات کا اندیشہ ہے۔

داخل ہونے کی دعا: اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِث تمام گندہ چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

بیت الخلا سے سیدھے پیر سے باہر نکلیں اور یہ دعا پڑھیں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِی

ترجمہ: سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے مجھ سے تکلیف والی چیز کو دور کر دیا اور عافیت عطا فرمائی۔

نکاح کے احکام

مسائل۔ طریقہ۔ خطبۂ نکاح خصوصی دعا

نکاح کے معنیٰ لغت میں جماع کے ہیں اور اصطلاح فقہ میں نکاح ایک مخصوص عقد کا نام ہے جس سے مرد قصداً عورت سے نفع اٹھانیکا مجاز ہوتا ہے۔

(ایجاب وقبول کے مجموعہ کا نام نکاح ہے۔۱۲)

نکاح کے صفات

اختلاف حالات کے لحاظ سے نکاح کے صفات بھی مختلف ہیں۔

۱۔سنت موکدہ: اگر جماع کی خواہش اعتدال پر ہو یعنی بہت زیادہ ہو اور نہ بالکل کم ہو تو سنت موکدہ ہے۔

۲۔واجب: اگر جماع کی خواہش غالب ہو یعنی نکاح نہ کیا جائے تو زنا میں مبتلاء ہو جانیکا خوف ہے تو نکاح کرنا واجب ہے۔

۳۔فرض: اگر جماع کی خواہش بے حد غالب ہو یعنی نکاح نہ کیا جائے تو زنا میں مبتلاء ہو جانیکا یقین ہو تو نکاح کرنا فرض ہے۔

ان تینوں صورتوں میں زوجہ کے حقوق

اہم شرط: (مہر، نفقہ وغیرہ) کی ادائی پر قدرت ہونا بھی شرط ہے۔۱۲

مکروہ تحریمی: اگر زوجہ پر ظلم کا خوف ہو تو نکاح کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

حرام: اگر زوجہ پر ظلم کا یقین ہو تو نکاح کرنا حرام ہے۔

نکاح کے ارکان

رکن: نکاح کا رکن صرف ایجاب وقبول ہے

ایجاب وقبول: ایجاب وقبول اس گفتگو اور اقرار کو کہتے ہیں جو مرد اور عورت میں باہم تعلقِ زوجیت پیدا کرنے کے لئے ہو۔ پہلے جس کی گفتگو ہو (خواہ عورت کی ہو یا مرد کی) اس کا نام ایجاب ہے اس کے بعد دوسرے کے اقرار کا نام قبول ہے۔

ماضی: ایجاب وقبول دونوں کا یا دونوں میں سے ایک کا ماضی کے لفظ سے ادا ہونا (جس سے سمجھا جائے کہ نکاح کرلیا دوسرا کہے کہ مجھے منظور ہے۔)

تحریری ایجاب وقبول: تحریر بھی لفظ کہ حکم میں ہے بشرطیکہ کاتب حاضر نہ ہو بلکہ غائب ہو۔ مثلاً کوئی شخص کسی عورت کو لکھ بھیجے کہ میں نے تیرے ساتھ نکاح کیا۔ عورت دو آدمیوں کو گواہ بنا کر کہے کہ فلاں شخص کی یہ تحریر میرے پاس آئی ہے لہذا میں نے اپنے آپ کو اسکے عقد نکاح میں دیا تو یہ ایجاب وقبول صحیح اور نکاح منعقد ہو جائیگا۔

خبردار! اگر کاتب حاضر ہو تو پھر تحریر لفظ کے حکم میں نہیں بلکہ فعل کے حکم میں ہے اس کے ذریعہ ایجاب وقبول کا ادا کرنا صحیح نہ ہوگا۔

ایک ہی مجلس کی پابندی: اگر عاقدین میں سے کوئی شخص حاضر نہ ہو بلکہ اپنی تحریر بھیجی ہو تو جس مجلس میں وہ تحریر پڑھی جائے اسی مجلس میں قبول کا ارادہ ہونا ضروری ہے
(اگر تحریر ایک مجلس میں پڑھی جائے اور قبول دوسری مجلس میں ادا ہوا ہو تو صحیح نہ ہوگا)

مجلس بدل جانے کی صورت میں: ایجاب وقبول کے درمیان کوئی ایسا فعل نہ ہونے پائے جو ایجاب سے اعراض (ناراض ہونے) پر دلالت کرتا ہو۔ اگر چہ قصداً اعراض نہ کیا گیا ہو۔ بیٹھے سے اٹھ کھڑے ہونا۔ کسی سے باتیں شروع کردینا۔ کچھ کھالینا

(بشرطیکہ وہ ایک لقمہ سے زائد ہو) کچھ پی لینا (بشرطیکہ وہ چیز پہلے سے ہاتھ میں نہ ہو) لیٹ کر سو رہنا۔ نماز پڑھنے میں مصروف ہو جانا چلنا پھرنا اور اسی قسم کے افعال اعجاب وقبول کے درمیان واقع ہو جائیں تو مجلس ایک ہونا نہ سمجھا جائیگا یعنی ان افعال کے بعد قبول ادا کیا جائے تو صحیح نہ ہوگا۔

مجلس نہیں تو نکاح بھی نہیں: اگر عاقدین چلنے کی حالت میں ایجاب وقبول کریں (خواہ پیدل چل رہے ہوں یا سواری میں) تو نکاح نہ ہوگا۔ کیوں کہ اس صورت میں ایجاب وقبول دونوں کی مجلس ایک نہیں رہ سکتی۔ البتہ کشتی پر سوار ہوں اور وہ چل رہی ہو اور ایجاب وقبول کرلیں تو درست ہے۔

مہر کی نزاکت: اگر کوئی مرد کہے میں نے تیرے ساتھ سوا سو روپے مہر کے عوض نکاح کرتا ہوں عورت کہے میں نے تو نکاح کو منظور کرلیا مگر یہ کم مہر ہے منظور نہیں پس ایسی حالت میں نکاح نہ ہوگا کیوں کہ قبول ایجاب کے مخالف ہے۔

عورت مختار ہے: اگر قبول، عورت کی طرف سے ہو وہ مرد کے مقرر کئے ہوئے مہر سے کم مقدار کو قبول کرلے تو قبول مخالف ایجاب نہ سمجھا جائے گا اور نکاح ہو جائیگا۔

مشروط نکاح: ایجاب وقبول کا آئندہ وقت کی طرف منسوب یا کسی شرط پر معلق نہ ہونا۔ اگر کوئی شخص کہے کہ مجھے تیرے ساتھ کل نکاح منظور ہے یا فلاں بات ہو جائے تو میں نے تیرے ساتھ نکاح منظور کیا تو صحیح نہ ہوگا۔

عاقدین میں ربط: عاقدین میں سے ہر ایک کا دوسرے کے کلام کو سننا یا اس چیز کو سننا

جو کلام کے قائم مقام ہو جیسے تحریر۔ پس ایک عاقد دوسرے عاقد کے کلام یا تحریر کو نہ سنے اور قبول کرے تو صحیح نہیں۔

خبردار : اگر عورت کے نام میں یا عورت کے باپ کے نام میں غلطی ہو جائے (اور عورت حاضر مجلس نہ ہو) تو نکاح نہ وہگا۔ اگر حاضر مجلس ہو تو نکاح ہو جائیگا۔

نِکاح آسان ہے

زبردستی ایجاب وقبول: ایجاب وقبول کا دلی رضا مندی سے ادا کرنا شرط نہیں حتی کہ اگر کوئی شخص کسی کی زبردستی یا کسی کے مجبور کرنے سے یا ہنسی مذاق ہی میں ایجاب وقبول کے الفاظ زبان سے نکال دے تو بھی نکاح ہو جائیگا۔

ایجاب وقبول کی زبان: ایجاب وقبول کے الفاظ کا خاص عربی ہی میں ادا کرنا شرط نہیں جس زبان میں چاہیں ادا کرلیں (درست ہے) ایجاب وقبول کے معنی سے پوری طرح واقف ہونا شرط نہیں، صرف اس بات کا جان لینا کافی ہے کہ ان الفاظ سے نکاح ہو جاتا ہے۔

الفاظ میں غلطی: اگر ایجاب وقبول میں غلط لفظ استعمال کیا جائے (مثلاً نکاح کی جگہ نقاح یا قبول کی بجائے قابول وغیرہ) تو اس صورت میں جبکہ استعمال کرنیوالا شخص صحیح لفظ سے ناواقف ہو یا غلط لفظ کا عام طور پر بول چال میں رواج ہو گیا ہو تو نکاح ہو جائیگا' ورنہ نکاح نہ ہوگا۔

نکاح کے شرائط

(۱)عورت کا محرمات میں سے نہ ہونا (۲)عاقدین کا عاقل وبالغ اورآزاد ہونا
(۳) مجنوں ونابالغ اورغلام کیلئے ان کے اولیاء کی اجازت ہونا (۴)عورت کیلئے
(خواہ بالغہ ہو یا نابالغہ)اگر وہ غیر کفو سے نکاح کرنا چاہے تو اولیاء کا راضی ہونا شرط ہے
(۵)دوگواہ ہونا (۶) نکاح کوکسی مدت کیساتھ مقید نہ کرنا۔

پہلی شرط عورت کا محرمات میں سے نہ ہونا: اسباب تحریم ۹ ہیں۔

۱۔ قرابت /نسبتی رشتہ ۲۔مصاہرت (سسرالی رشتہ) ۳۔رضاعت (دودھ کا رشتہ)
۴۔ اجتماع (زوجہ کے ساتھ اسکی بہن یا خالہ یا پھوپھی کو جمع کرنا)
۵۔ لونڈی غلام اس زمانہ میں معدوم ہیں۔ ۶۔ شرک (مجوسیہ، بت پرست عورت سے
نکاح کرنا) ۷۔مطلقہ ثلاثہ قبل تحلیل (زوجہ کو ۳ طلاق دینے کے بعد بغیر حلالہ ہونے کے اس سے نکاح کرنا)
۸۔منکوحہ ومعتدۂ غیر (یعنی کسی اور شخص کی منکوحہ یا عدت والی عورت سے نکاح کرنا)

پہلا سبب قرابت: نسبی رشتہ کی ۷ عورتیں حرام ہیں

۱۔ماں ۲۔بیٹی ۳۔بہن ۴۔پھوپی ۵۔خالہ ۶۔بھتیجی ۷۔بھانجی۔

۱۔ماں: سے وہ سب عورتیں مراد ہیں جن کی طرف عاقد کا نسب منتہیٰ ہو۔خواہ ماں کے ذریعہ سے یا باپ کے ذریعہ مثلاً نانی۔پڑنانی۔دادی۔پڑدادی وغیرہ اخیر سلسلہ تک یہ سب عورتیں ماں کی تعریف میں داخل اوراصول کہلاتی ہیں۔

۲۔بیٹی سے مراد وہ تمام عورتیں ہیں جن کا نسب عاقد کی طرف منتہیٰ ہو مثلاً بیٹی، پوتی، پڑپوتی، نواسی، پڑنواسی وغیرہ اخیر تک یہ سب بیٹی کی تعریف میں داخل ہیں اورفروع کہلاتی ہیں

۳۔ بہن بہن سے مراد وہ عورتیں ہیں جن کا نسب عاقد کے باپ یا ماں کی طرف منتہیٰ ہو مثلاً حقیقی یا علاتی یا اخیافی بہنیں۔ یہ سب بہن کی تعریف میں داخل ہیں اور ماں باپ کے فروع کہلاتی ہیں۔

(**حقیقی**) وہ اولاد جو اپنے ماں باپ سے ہو (**علاتی**) باپ کی اولاد جو اپنی ماں سے نہ ہو (**اخیافی**) ماں کی اولاد جو اپنے باپ سے نہ ہو۔

۴۔ پھوپھی: اس مرد کی بہن مراد ہے جس کی جانب عاقد کا نسب منتہیٰ ہو (حقیقی ہو یا علاتی یا اخیافی) خواہ باپ کی بہن ہو یا دادا پڑدادا کی بہن اسی طرح نانا کی بہن، یہ سب عورتیں پھوپھی کی تعریف میں داخل اور ماں باپ کے اصول کی فروع کہلاتی ہیں۔

۵۔ خالہ: سے اس عورت کی بہن مراد ہے جس کی طرف عاقد کا نسب منتہی ہو (حقیقی ہو یا علاتی یا اخیافی) خواہ ماں کی بہن ہو یا نانی پڑنانی کی بہن۔ اسی طرح باپ کی خالہ ہو یا دادا نانا کی خالائیں یہ سب خالہ کی تعریف میں داخل اور ماں باپ کے اصول کی فروع کہلاتی ہیں۔

تنبیہ (پھوپھی) (چچا) (خالہ) (ماموں) کی اولاد حرام نہیں (ان سے نکاح جائز ہے)

۶۔ بھانجی : یعنی بہن کی بیٹی خواہ حقیقی بہن ہو یا علاتی اور اخیافی بہن کی یہ اور انکی اولاد سب بھانجی کی تعریف میں داخل اور ماں باپ کے فروع کی فروع کہلاتی ہیں۔

خبردار ۱۔ یہ تمام رشتے خواہ نکاح سے ہوں یا زنا سے ہر حال میں حرام ہیں! (البتہ زنا کی علاتی بہن اور علاتی پھوپھی حرام نہیں) ۲۔ باپ کی زوجہ (علاتی ماں) کی لڑکی جو باپ کے صلب سے نہ ہو (یعنی باپ کی ربیبہ) حرام نہیں (اس سے نکاح جائز ہے)

۳۔ ان عورتوں کے سوا اور جس قدر عورتیں نسبتی رشتہ کی ہیں سب سے نکاح جائز ہے۔

دوسرا سبب مصاہرت: ا۔مصاہرت سسرالی رشتہ کو کہتے ہیں

۲۔حرمتِ مصاہرت نکاح صحیح سے ثابت ہوتی ہے۔نیز صحبت کرنے سے (خواہ جائز طور پر یا ناجائز طور پر) اسی طرح امور قائم مقام زنا کے ارتکاب کیا جائے۔لائق شہوت ہو اور زندہ ہو(صغیرہ اور میت کی صحبت سے حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوگی)

۳۔سسرالی رشتہ کی حسب ذیل عورتیں حرام ہیں۔

ا۔اس[1] عورت کے اصول (ماں۔نانی۔دادی۔وغیرہ) جس سے صرف نکاح صحیح ہوا ہو اگرچہ صحبت یا خلوت[2] صحیحہ کی نوبت نہ آئی ہو۲۔اس عورت کے فروع جس سے نکاح صحیح ہونے کے بعد صحبت بھی ہو چکی ہو۔

[1] فروع کے حرام ہونے کے لئے صحبت شرط ہے لیکن اصول کے حرام ہونے کے لئے صحبت شرط نہیں صرف نکاح کافی ہو۔۱۲

[2] خلوتِ صیحہ نام ہے زوجین کے ایک جگہ جمع ہونیکا اس طور پر کہ کوئی چیز مانع جماع نہ ہو۔۱۲

[3] بیٹی۔نواسی۔پوتی وغیرہ۔۱۲

تنبیہ جس عورت کے ساتھ صرف نکاح ہوا ہو مگر صحبت کی نوبت نہ آئی ہو اس کی اولاد (ربائب) حرام نہیں۔

۳۔اس عورت کے فروع جس سے ناجائز طور پر صحبت کی گئی ہو۔

۴۔اس عورت کے اصول جس سے ناجائز طور پر صحبت کی گئی ہو۔

۵۔وہ عورتیں جن سے اپنے باپ دادا، نانا پڑنانا وغیرہ کا صرف نکاح صحیح ہوا ہو اگرچہ صحبت یا خلوتِ صیحہ کی نوبت نہ آئی ہو۔

٦۔وہ عورتیں جن سے اپنے باپ دادا، نانا پڑنانا وغیرہ نے ناجائز طور پر صحبت کی ہو۔

۷۔وہ عورتیں جن سے اپنے بیٹے پوتے نواسے وغیرہ صرف نکاح صحیح ہوا ہو اگرچیکہ صحبت یا خلوت صیحہ کی نوبت نہ آئی ہو۔

۸۔ وہ عورتیں جن سے بیٹے پوتے نواسے وغیرہ نے ناجائز طور پر صحبت کی ہو۔

تنبیہ ۱۔ سسرالی رشتہ کی اسی قدر عورتیں حرام ہیں ان کے سواء اس رشتہ کی دوسری عورتوں سے نکاح ناجائز ہے۔ ۲۔ اپنے فرزند کے زوجہ کی بیٹی جو فرزند کے صلب سے نہ ہو حرام نہیں۔

زنا کے قائم مقام امور

توضیح کسی عورت کی شرمگاہ[۱] کو دیکھنا یا اسکے بدن[۲] کو چھونا یا اسکا بوسہ[۳] لینا یا اس کو لپٹا لینا یہ سب امور زنا کے قائم مقام ہیں۔ جبکہ شروط ذیل موجود ہوں۔

(۱) یہ امور شہوت[۴] کی حالت میں صادر ہوں۔

(۲) عورت اور مرد دونوں بالغ یا قریب البلوغ قابل شہوت ہوں

(۳) ان امور کے بعد مرد[۵] کو انزال نہ ہو جائے۔

تنبیہ بدن کو چھونے یا لپٹانیکی حالت میں کوئی ایسا کپڑا درمیان میں حائل نہ ہو جو ایک کو دوسرے کے جسم کی حرارت محسوس ہونے سے مانع ہو۔

تنبیہ دیکھنا خاص شرمگاہ کا مراد ہے نہ کہ اسکے عکس کا جو آئینہ یا پانی میں نظر پڑے۔

[۱] شرمگاہ سے، شرمگاہ کا اندرونی حصہ مراد ہے۔۱۲ [۲] خواہ کسی عضو کو چھوے ۱۲۔

تنبیہ سر کے بال اگر لٹکے ہوئے نہ ہوں بلکہ اوپر جمے ہوئے ہوں تو وہ بھی بدن کی تعریف میں داخل ہیں ورنہ نہیں ۱۲۔

[۳] اسی طرح کسی عورت کا مرد کے عضو تناسل کو دیکھنا یا اسکے بدن کو چھونا یا اس کا بوسہ لینا یا اسکو لپٹا لینا یہ امور قائم مقام زنا میں داخل ہیں۔۱۴ [۴] خواہ وہ مرد عورت دونوں شہوت میں موجود ہوں یا صرف کسی ایک میں۔

تنبیہ: شہوت شرمگاہ کو دیکھنے یا بدن کے چھونے کے وقت کی معتبر ہے اگر اس وقت موجود نہ ہو بلکہ بعد میں پیدا ہو تو وہ قابل اعتبار نہیں۔۱۲ [۵] یعنی چھونے یا دیکھنے کے بعد انزال نہ ہو جائے ورنہ حرمت مصاحرت ثابت نہ ہوگی۔۱۲

خبردار (۴) امور قائم مقام زنا کے ارتکاب سے بھی سسرالی رشتہ قائم ہو جائیگا یعنی

جس طرح نکاح اورزنا سے عورت کے اصول وفروع مرد پر اور مرد کے اصول وفروع عورت پر حرام ہوجاتے ہیں اسی طرح امورقائم مقام زنا سے بھی ہر ایک کے اصول وفروع دوسرے پر حرام ہوجائیں گے۔ (۵)امورقائم مقام زنا کا ارتکاب خواہ عمداً کیا جائے یا بھولے سے یادھوکے سے یا کسی مجبوری سے یا جنون کی حالت میں یا نشہ میں سب کا حکم یکساں ہے مثلاً۔

خبردار کسی شخص نے اندھیرے میں کسی اجنبیہ عورت کو اپنی بیوی سمجھ کر لپٹا لیا تو اب اس عورت کے اصول وفروغ اس شخص پر حرام ہو جائیں گے (یعنی ان سے نکاح نہ کرسکیگا) کسی شخص نے نشہ میں اپنی بی بی کی ماں کا بوسہ لے لیا تو اب اس کی بی بی اس پر حرام ہوجائے گی **خبردار** اگرکوئی شخص براہ تمسخر یا یوں ہی کہد ے کہ میں نے اپنی ساس سے جماع کیا تو اس سے بھی حرمت مصاہرت ثابت ہو جائیگی (یعنی اس شخص کی بیوی اس پر حرام ہوجائیگی)

تیسرا سبب رضاعت: ا۔مدت مقررہ (دوسال) کے اندر کسی عورت کا دودھ پینے کو رضاعت کہتے ہیں۔

ا؎ پھر اگر اس سے رجوع کرے یعنی کہے کہ میں نے غلط کہا تو وہ لائق تصدیق نہیں۔۱۲

۲۔دودھ پینے کی وجہ دودھ پینے والے اوردودھ پلانے والی کے درمیان نسب کی طرح رشتہ قائم ہوجاتا ہے۔مثلاً پلانے والی عورت دودھ پینے والے بچے کی رضاعی ماں اوراور عورت کا شوہر جس کے سبب سے یہ دودھ پیدا ہوا ہے اس بچے کے رضائی بھائی بہن اوران ماں باپ کی اولاد(خواہ نسبتی ہوں یا رضاعی) اس بچے کے رضائی بھائی بہن اوران ماں باپ کے ماں باپ اس بچے کے رضائی نانا نانی دادادادی وغیرہ (۳) مدت مقررہ دوسال کے اندر دودھ پینے سے بھی حرمت نکاح ثابت ہوتی ہے۔جس طرح نسب سے

ہوتی ہے (۴) اسی طرح سسرالی رشتہ کو خیال کرنا چاہئے کے سسرالی رضاعی اصول وفروغ کی منکوحات سے۔

زوجہ کا دودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی البتہ شوہر گنہگار ہوگا جبکہ بلاضرورت پیا ہو اگر کسی بچے کو کئی عورتوں کا دودھ پلایا جائے تو ان سب عورتوں سے اس کا رشتہ قائم ہو جائیگا گو کہ کسی کا دودھ کم کسی کا زیادہ ہو۔

چوتھا سبب اجتماع اجتماع یعنی ایک سے زیادہ عورتوں کو نکاح میں لانا۔اجتماع کی دو قسمیں ہیں ا۔محارم کا جمع کرنا ۲۔اجنبیات کا جمع کرنا۔

پہلی قسم محارم کا جمع کرنا عقد صحیح میں دو بہنوں کا جمع کرنا حرام ہے اسی طرح بیوی کی پھوپھی یا بیوی کی خالہ کو جمع کرنا حرام ہے

دوسری قسم اجنبیات کا جمع کرنا اگر کسی شخص کے نکاح میں ۴ عورتیں موجود ہوں اس کے باوجود مزید عورتوں سے نکاح کرے تو بعد کے تمام نکاح باطل ہونگے۔

خبردار شریعت نے جس قدر نکاحوں کی اجازت دی ہے ان سے زیادہ نکاح حرام ہے۔

پانچواں و چھٹواں سبب لونڈی اور غلام سے مراد نوکر چاکر یا قحطی پرورده لڑکے لڑکیاں وغیرہ نہیں بلکہ وہ لوگ مراد ہیں جو دارالحرب سے جہاد میں گرفتار ہو کر آئے ہوں چونکہ یہ اس زمانہ میں معدوم ہیں اسی لئے اس کے تفصیلی احکام نہیں لکھے گئے۔

ساتواں سبب شرک مشرکہ مجوسیہ (بت پرست آتش پرست) وغیرہ عورتوں سے نکاح کرنا جائز نہیں۔اسی طرح مرتدہ سے بھی نکاح ناجائز ہے (مرتدہ وہ عورت جو مسلمان رہی ہو اس کے بعد اسلام سے پھر گئی ہو)

مسلمان عورت مرد مسلمان عورت کا نکاح مسلمان کے سوا کسی اور مذہب والے مرد سے درست نہیں (چونکہ عورت محکومہ ہوتی ہے) مسلمان مرد اہل کتابؔ عورت سے نکاح کرسکتا ہے بشرطیکہ وہ بت پرستی نہ کرتی ہو (بہتر یہ ہے کہ تا امکام ان سے نکاح نہ کرے ۱۲) لے یہود و نصاریٰ

اہل سنت والجماعت: مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں جن کے عقائد کفر تک نہ پہنچے ہوں ان سے مناکحت واقع ہو وہ بہ اعتبار اصل جائز ہے لیکن اہل سنت والجماعت اپنی لڑکی کسی دوسرے فرقے والے کو کبھی نہ دیں کیوں کہ عورت محکوم ہوتی ہے اندیشہ ہے کہ وہ بھی شوہر کا مذہب اختیار کرلے۔

آٹھواں سبب (مُطلّقہ ثلاثہ قبل تحلیل) جو شخص اپنی زوجہ کو ۳ طلاق دیدے (خواہ ایک ہی وقت یا مختلف اوقات میں) تو اس کی زوجہ اس کے نکاح سے اس طرح باہر ہوجاتی ہے کہ اب اس شخص کو اسی عورت سے دوبارہ نکاح کرنا حرام ہے، البتہ اگر یہ عورت ختم عدت کے بعد کسی دوسرے سے دوبارہ نکاح کرلے اور اس سے ہمبستری بھی ہوجائے اور اس کے بعد (یہ دوسرا شوہر) اس کو طلاق دیدے تو عدت گذرنے کے بعد پہلے شوہر کے لئے حلال ہوجائی گی (اصطلاح فقہ میں اسکو حلالہ کہتے ہیں) اب اس کا پہلا شوہر نکاح کرسکتا ہے۔

نواں سبب منکوحہ معتدۂ غیر: جو عورت کسی کے نکاح میں ہو یا عدت (عدتِ طلاق یا عدتِ وفات) میں ہو اس سے نکاح کرنا حرام ہے۔
نکاحی حاملہ عدت کے تحت نکاحی حاملہ بھی آ گئی یعنی جس عورت کو نکاح سے حمل ہو اس سے وضع حمل تک نکاح حرام ہے۔

زنا کا حمل جس عورت کو زنا کا حمل ہو اس سے نکاح جائز ہے لیکن وضع حمل سے قبل اس سے صحبت درست نہیں ہاں اگر اس عورت سے زانی ہی نکاح کرے تو اس کے لئے صحبت بھی درست ہے

ولایتِ نکاح کی ترتیب

اولیآء کی تفصیل   نکاح کی ترتیب   آدمی کا ولی اولاً عصبہ بنفسہ ہے

ا عُصبہ بنفسہ اس میں مقدم

ا۔ اپنے فروغ ہیں یعنی بیٹا ،اگر وہ نہ ہو تو پوتا پھر پڑپوتا آخر سلسلہ تک پھر ۲۔اپنے اصول یعنی باپ پھر دادا پھر پڑ دادا ۳۔باپ کے فروغ یعنی بھائی اول حقیقی پھر علاتی پھر حقیقی بھائی کا بیٹا پھر علاتی بھائی کا بیٹا پھر ان کی اولاد، ترتیب وار آخر سلسلہ تک پھر ۴۔دادا کے فروغ یعنی چچا اول حقیقی پھر علاتی پھر حقیقی چچا کا بیٹا پھر علاتی چچا کا بیٹا پھر ان کی اولاد ترتیب اخیر سلسلہ تک پھر (ا) باپ کا چچا اس کی اولاد پھر دادا کا چچا پھر اس کی اولاد ترتیب وار اخر سلسلہ تک پھر (۲) ماں پھر (۳) دادی پھر نانی پھر (۴) بیٹی پھر پوتی پھر پڑپوتی پھر نواسی پھر پڑنواسی اخیر سلسلہ تک پھر (۵) نانا پھر (٦) بہن اول حقیقی پھر علاتی پھر اخیاتی پھر ان تینوں کی اولاد ترتیب وار اخر سلسلہ تک (ان میں مرد عورت دونوں برابر ہیں) پھر (۷) بقیہ ذوی الارحام اس میں مقدم۔

ا۔ پھوپھی ہے، پھر ۲۔ ماموں پھر ۳۔ خالہ پھر ۴۔ چچا کی بیٹی پھر ۵۔ پھوپھی کی اولاد پھر ٦ ماموں کی اولاد پھر ۷۔ خالہ کی اولاد پھر ۸۔ مولی الموالات پھر ۹ بادشاہِ

اسلام پھر ۱۰۔قاضی (مسلمان حاکم عدالت) پھر ۱۱۔قاضی کا نائب

تنبیہ (۱) اولیاء نمبر۱ کی موجودگی میں نمبر۲ کے اولیاء کو نکاح کرانے کا اختیار نہیں اسی طرح نمبر۲ کی موجودگی میں نمبر۳ کو علیٰ ہذا آخر تک۔البتہ اولیاء مقدم ناراض نہ ہوں تو مابعد کے اولیاء نکاح کرا سکتے ہیں۔

تنبیہ (۲) اگر عورت کا کوئی ولی ہو تو پھر نکاح صحیح اور نافذ ہے خواہ کفو سے ہو یا غیر کفو سے۔

ولی کے اختیارات واحکام ولی کو اختیار ہے کہ نابالغ لڑکے لڑکی کا نکاح جبراً کروادے۔باپ دادا کو یہاں تک اختیار حاصل ہے کہ خواہ صریح نقصان کے ساتھ نکاح کردیں یا کسی غیر کفو کے ساتھ نکاح کردیں ہر حال میں نکاح درست ہے (اور اولاد کو بالغ ہونے کے بعد اس نکاح کے فسخ کرانے کا حق نہیں)

دوسری شرط بالغہ کی رضامندی

بالغہ کے نکاح میں خود اس کی رضامندی شرط ہے۔

۲۔نکاح کی اطلاع پر خود اس کا سکوت کر لینا ہنسنا یا رونا داخلِ رضامندی ہے بشرطیکہ نکاح خاص باپ یا دادا نے کردیا ہو۔

تیسری شرط مجنوں اور نابالغ کا نکاح

۱۔مجنوں اور نابالغ لڑکا لڑکی کو اپنا نکاح آپ کر لینے کا اختیار نہیں ہے۔ ۲۔اگر مجنوں یا نابالغ لڑکا یا لڑکی ولی کی اجازت وحضوری کے بغیر اپنا نکاح آپ کرلیں یا کوئی دوسرا شخص کردے تو ایسا نکاح ولی کی اجازت پر موقوف رہے گا۔خواہ وہ قائم رکھے یا فسخ کردے۔

خیارِ بلوغ : ۱۔وہ اختیار جو بلوغ حاصل ہو خیار بلوغ کہلاتا ہے ۲۔نابالغ لڑکے

لڑکیوں کو جو بغور بلوغ اپنے نکاح کے قائم رکھنے نہ رکھنے کا اختیار ہے۔ بشرطیکہ نکاح باپ دادا کے سوا کسی اور ولی نے کیا ہو (یا ولی کی اجازت سے خود نابالغ نے کرلیا ہو۱۲)

چوتھی شرط کفو

شرع شریف میں اس امر کا بڑا لحاظ ہے کہ بے میل اور بے جوڑ نکاح نہ ہو یعنی لڑکی کا نکاح کسی ایسے مرد سے نہ ہونے پائے جو اس سے کم درجہ کا ہو۔ کفو سے مراد کا نسب، حرّیت اسلام۔ دیانت، مال، پیشہ میں عورت کے برابر یا اس سے بہتر ہو۔

ولی کا اختیار: اگر کوئی عورت اپنے اختیار سے اولیاء کی بلا رضا مندی کسی کم درجہ مرد سے نکاح کر لے یا کبھی دھوکہ سے ایسا ہو جائے تو چونکہ اس میں اولیاء کی توہین ہے لہذا اولیاء کے دفع عار کیلئے مرد کا عورت کے ہم کفو ہونا شرط ٹھہرایا گیا اور اگر غیر کفو مرد سے نکاح ہو گیا ہو تو اولیاء کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ قاضی (حاکمِ عدالت) کے پاس شکایت پیش کریں اور ایسے نکاح کو فسق کرادیں۔ اولیاء سے اولیاء عصبہ بنفسہ مراد ہیں اگر چہ غیر محرم ہوں۔

عورت کا اختیار : عورت نے یا اسکے اولیاء نے مرد سے اس شرط پر نکاح کیا ہو کہ وہ کفو ہے یا اس مرد نے نکاح کرتے وقت عورت سے یا اسکے اولیاء سے کہا ہو کہ میں تمہارا کفو ہوں اور اس کے کہنے پر انھوں نے اعتبار نکاح کر دیا اور نکاح کے بعد اس کا غیر کفو ہونا ظاہر ہوا ہو تو اس صورت میں عورت اور اسکے اولیاء دونوں کو ایسے نکاح کے فسق کرادینے کا حق ہوگا۔

ف: نکاح غیر کفو عورت کے حاملہ ہونے یا اس کے بچہ تولد ہو جانے کے بعد فسخ نہ ہو سکے گا۔

پانچویں شرط دو گواہ ہونا

ا۔نکاح گواہوں کے بغیر صحیح نہیں ۲۔دو گواہ مرد ہوں یا ایک مرد اور دو عورتیں۔فقط عورتوں کی گواہی کافی نہیں اگر چہ چار ہوں۔۳۔دونوں گواہ عاقل اور بالغ ہوں ۴۔دونوں گواہ ہوں (خواہ پرہیز گار ہوں یا فاسق) کافروں کی گواہی صحیح نہیں البتہ عورت کافرہ اہلِ کتاب ہو (جیسے یہود ونصاریٰ) اور مسلمان مرد سے نکاح کرے تو اس کے نکاح میں کافر جو اس کے ہم قوم ہوں گواہ ہو سکتے ہیں ۵۔دونوں گواہ طرفین کے ایجاب وقبول کو ایک ساتھ سنیں۔

مہر کا بیان: مہر (زرجنس یا نقد) ہے جو بوجہ عقد نکاح شوہر کی طرف سے عورت کو اس معاوضہ میں ملنا چاہئے کہ اس نے اپنے خاص منافع کا شوہر کو مالک بنا دیا۔

مہر کی اولاً دو قسمیں ہیں ا۔مہر مسمیٰ ۲۔مہر مثل پھر ہر ایک قسم کی دو قسم ہیں (ا) مہر معجّل (۲) مہر موجل

مہر مسمیٰ: وہ مہر جو عقدِ نکاح کے وقت متعین کیا گیا ہو۔

مہر مثل: مہر مثل وہ مہر جو عورت کے باپ کے خاندان کی ان عورتوں کا ہو جو حسبِ ذیل امور میں اس عورت کے مماثل ہوں۔

عمر۔جمال۔مال۔شہر۔زمانہ۔عقل۔دینداری۔علم۔ادب۔خُلق۔ان بیاہی یا شادی شدہ۔صاحبِ اولاد ہونا یا نہ ہونا شوہر کا ان اوصاف میں یکساں ہونا۔

مہر معجّل: وہ مہر جو علی الفور ادا کیا جائے یا بغور مطالبہ ادا ہو۔

مہر موجل: وہ مہر جو علی الفور نہیں بلکہ میعاد پر اسکی ادائی موقوف ہو اور اگر کوئی میعاد متعین نہ ہو تو پھر بلحاظ اس کی میعاد موت یا طلاق سمجھی جائے گی۔

کم مہر: مہر کم سے کم دس درہم ہو (خواہ سکہ ہو یا چاندی) یا اتنی ہی مالیت کی کوئی چیز۔

درہم : درہم یا درم نقرئی سکہّ کا نام ہے اور دس درہم اوزان کے لحاظ سے ایک رتی کم دوتولے ہوئے بحساب فی تولہ ۱۱ ماشہ (لہذا کم سے کم ہر ۳/۴-۲ تولہ چاندی کی قیمت ہونی چاہیئے) (بحوالہ اسلامی فقہ مکمل ۳۰۶)

زیادہ مہر: مہر کی زیادتی کی کوئی حد نہیں ہے جو شخص جس قدر چاہے مہر باندھ سکتا ہے لیکن استطاعت سے زیادہ باندھنا مکروہ ہے۔

عقدنکاح کاطریقہ

۱۔ لازم ہے کہ تقریب نکاح خلاف شروع امور سے پاک وصاف رہے

۲۔ مستحب ہے کہ عقدِ نکاح مسجد کے اندر کیا جائے

۳۔مستحب ہے کہ مجلس نکاح علانیہ طور پر منعقد ہو اور اس میں ابرار واخیار بھی شریک ہوں

۴۔ضروری ہے کہ مجلس میں عاقد ہو اور عاقدہ کی طرف سے ولی یا وکیل ہو یعنی اگر عاقدہ نابالغ ہو تو اس کا ولی شریک رہے

۵۔عقد نکاح سے قبل اگر ضرورت اور مصلحت مقتضی ہو تو عاقد سے توبہ استغفار کرائی جائے صفت ایمان مجمل و مفصل اور کلمے پڑھائے جائیں چونکہ بعض اوقات نادانستہ طور پر آدمی کی زبان سے ایسے کلمے نکل جاتے ہیں۔جن سے ایمان میں خلل واقع ہو نیکا اندیشہ ہوتا ہے اور لاعلمی حائل رہنے کی وجہ سے توبہ بھی نہیں کی جاتی ہے اس لئے تجدید ایمان کا ہو جانا بہتر ہے تا کہ نکاح کی صحت میں تردد نہ رہے۔

۶۔مجلس نکاح منعقد ہو جانے کے بعد عاقدۂ بالغہ کا ولی یا وکیل گواہوں کے ساتھ عاقدہ کے پاس جائے اس کو سنائے کہ میں نے اپنی وکالت سے اس قدر مہر معجّل / موجل کے

عوض فلاں ابن فلاں کے ساتھ تمہارا نکاح کردیتا ہوں ان الفاظ کو گواہ بھی سن لیں اور اس امر کا اطمینان کرلیں کہ درحقیقت عاقدہ وہی عورت ہے جس کو الفاظ متذکرہ سنائے جارہے ہیں۔ اس موقعہ پر اگر عاقدہ بالغہ باکرہ اور اجازت لینے والا اس کا باپ یا دادا ہو تو عاقدہ کا سکوت بمنزلۂ اجازت ہوگا (بلا آواز رونا یا ہنسنا بھی داخل اجازت ہے)

اگر عاقدہ بالغہ ثیّبہ ہو یا اجازت لینے والا باپ دادا کے سوا اور شخص ہو تو ان دونوں صورتوں میں عاقدہ کا سکوت کافی نہیں بلکہ اس کو صریح طور پر زبان سے کہنا چاہئے کہ ''مجھے منظور ہے'' یا ''اس کو اجازت دی''

۷۔ اجازت کے بعد مسنون ہے کہ خطبۂ نکاح بآواز بلند پڑھا جائے۔

۸۔ خطبہ نکاح عاقدہ کا ولی یا قاری النکاح یا کوئی مرد صالح پڑھے۔

خبردار مسئلہ: خطبۂ نکاح پڑھنا تو مسنون ہے مگر اس کا خاموشی سے سننا حاضرین پر واجب ہے۔۱۲

خطبۂ نکاح

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدِنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ ! فَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْعَظِیْمِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَآ اَیُّھَا

الّذِیۡنَ اٰمَنُوۡ اتَّقُوۡ اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ وَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُسۡلِمُوۡن وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ یَآ اَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّکُمۡ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِنۡ نَفۡسٍ وَّاحِدَ ۃٍ وَّخَلَقَ مِنۡھَا زَوۡجَھَا وَبَثَّ مِنۡھَا رِجَالاً کَثِیۡرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوۡ اللّٰہَ الّذِیۡ تَسَاءَ لُوۡنَ بِہٖ وَالۡاَرۡحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیۡکُمۡ رَقِیۡبَا وَقَالَ تَعَالیٰ یَآاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡ اتَّقُوۡاللّٰہَ وَقُوۡلُوۡ قَوۡلاً سَدِیۡداً یُصۡلِحۡ لَکُمۡ اَعۡمَالَکُمۡ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ وَمَن یُطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزاً عَظِیۡمًا وَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلیَّ اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَلدُّنۡیَا کُلَّھَا مَتَاعٌ وَخَیۡرُ مَتَاعِ الدُّنۡیَا اَلۡمَرۡئَۃُ اَلصَّالِحَۃُ وَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلیَّ اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَلنّکَاحُ مِنۡ سُنَّتِیۡ فَمَنۡ رَغِبَ عَنۡ سُنَّتِیۡ فَلَیۡسَ مِنّیِ وَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلیَّ اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ تَزَوّجُوۡ االۡوَدُوۡدُ الۡوَلُوۡدَ فَاِنِّیۡ مُکَاثِرٌ بِکُمُ اَلۡاُمَمُ وَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلیَّ اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِذۡتَزَوَّجُ الۡعَبۡدُ فَقَدِ الۡستَکۡمَلَ نِصۡفُ الدِّیۡنِ فَلۡیَتَّقِ اللّٰہَ فِیۡ النّصۡفِ الۡبَاقِیۡ

وَمَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ فَقَدۡ رَشَدَ وَمنۡ یَّعۡصِھِمَا فَاِنَّہٗ لَا یَضُرَّ اِلَّا نَفۡسَہٗ وَلَا یَضُرُّ اللّٰہَ شَیۡئًا نَسۡاَلَ اللّٰہُ تَعَالیٰ اَنۡ یَّجۡعَلَنَا مِمَّنۡ یُّطِیۡعَہٗ وَیُطِیۡعَ رَسُوۡلَہٗ وَیَتَّبِعُ رِضۡوَانَ وَیَجۡتَنِبُ سَخَطَہٗ فَاِ نَّمَا نَحۡنُ بِہٖ وَلَہٗ

خطبۂ نکاح کا مطلب

اللہ تعالیٰ کیلئے سب تعریف ہے ہم سب اسی سے مدد اور مغفرت مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور اللہ تعالیٰ جس کو گمراہ کردے اس کو کوئی بھی ہدایت نہیں دے سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے سواء کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے اور رسول ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ہی ڈرو اور اسلام پر ہی مرنے مٹنے کا مصمم ارادہ کرلو۔

خبردار! جس نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم فرمان مان کر عمل پیرا ہوگیا وہ دنیا و دین میں کامیاب و کامران ہوگیا۔ اور جو اس کا حکم نہ مانا وہ گمراہ ہوگیا۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا فائدے کا مقام ہے اور یہاں کا سب سے بہترین نفع نیک عورت ہے۔ اور نکاح میری سنت ہے جو میری سنت کو چھوڑ دے گا وہ ہم سے نہیں اور جس نے شادی کرلی تو اسنے آدئے دین اسلام کی تکمیل کی اور باقی آدھے دین کے لئے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ تعالی ہر حال میں ہر جگہ اور ہر وقت تمہارے ساتھ ہی ہے اور تم کو دیکھ رہا ہے اور تمہاری ہر بات سن رہا ہے۔

ایجاب وقبول کا طریقہ

جب خطبۂ ختم ہو جائے تو گواہوں کے روبروں، عاقد اور عاقدہ کا ولی یا وکیل باہم ایجاب وقبول ادا کریں اگر بطور خود ادا نہ کریں تو قاری النکاح ان سے ایجاب وقبول ادا کروائے یعنی حسب ذیل الفاظ ان کی زبان سے کہلوائے۔

الفاظِ ایجاب (عاقدہ کا ولی یا وکیل عاقدہ سے کہے)

میں نے اپنی ولایت / وکالت سے اور مسمیان ....ابن ....ابن ....کی شہادت سے مسماۃ........بنت.........کا نکاح بعوض.......مہر موجل / معجّل آپ کے ساتھ کر دیا۔ **الفاظ قبول** (عاقد اسکے جواب میں کہے)

میں نے اس کو قبول کیا۔ (ان الفاظ کا صرف ایک مرتبہ ادا کرنا کافی ہے لیکن ضروری ہے کہ ختم ایجاب کے معاً قبول ادا ہو اور ایجاب قبول کو دونوں گواہ ایک ساتھ سنیں ایجاب وقبول کے بعد عاقدین کی خیر و برکت کے لئے دعا کی جائے۔

دعا

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِىْ خَيْرٍ جَمَعَ اللّٰهُ شَمْلَكُمَا وَاَسْعَدَ جَدَّ كُمَا وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَاَخْرَجَ مِنْكُمَا كَثِيْرًا طَيِّبًا

اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ سَیِّدِنَآ آدَمَ وَسَیِّدَتِنَا حَوَّا
عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ؕ اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَھُمَا
کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ سَیِّدِنَآ اِبْرَاھِیْمَ وَسَیِّدَتِنَا ھَاجَرَ وَسَیِّدَتِنَا سَارَۃَ
عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا
اَلَّفْتَ بَیْنَ سَیِّدِنَآ یُوْسُفَ وَسَیِّدَتِنَا زُلَیْخَا عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْھِمُ
الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ سَیِّدِنَآ
مُوْسٰی وَسَیِّدَتِنَا صُفُوْرَا عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ سَیِّدِنَا بِلْقِیْسَ عَلٰی نَبِیِّنَا
وَعَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ
سَیِّدِنَآ وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَسَیِّدَتِنَا
خَدِیْجَۃَ الْکُبْرٰی وَسَیِّدَتِنَا عَائِشَۃَ الصِّدِّیْقَۃِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْھُمَا اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ سَیِّدِنَا عَلِیِّ
الْمُرْتَضٰی وَسَیِّدَتِنَا فَاطِمَۃَ الزُّھْرَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا
اٰمِیْنَ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِلْحَاضِرِیْنَ وَلِاَھْلِ ھٰذَا
الْمَجْلِسِ کُلِّھِمْ اَجْمَعِیْنَ سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا
یَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ☆

دعا

بعد ختم دعا سورہ فاتحہ ایک مرتبہ،سورہ اخلاص ۳ مرتبہ اور درود شریف ایک مرتبہ پڑھ کر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے عالم اسلام اور جمیع مسلمانان عالم کی صلاح اورفلاح اوراتحاد واتفاق کے ساتھ ساتھ جمیع امتہ محمد یہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت کے لئے مخفی دعا کریں۔اس کے بعد کھجور وغیرہ لٹا دیں بشرطیکہ کسی کوایذا نہ پہنچے ورنہ تقسیم کرنا مناسب ہے۔

مبارکبادی

نکاح ہوجانے کے بعد کھجور کا طبق لٹا دینا مستحب ہے بشرطیکہ ایذا نہ پہنچے ورنہ تقسیم کردینا چاہئے۔اور بغرض اعلان دف بجانا جائز ہے بشرطیکہ اس میں جھانجھ نہ ہو۔

عزیز واقربا دوست واحباب کو چاہئے کہ وہ عاقدین کواوران کے ماں باپ وغیرہ کوخندہ پیشانی سے مصافحہ اور معانقہ کرتے ہوئے مبارکباد دیں۔

دعا

عاقدین کوان الفاظ میں مبارکباد دیں

بَارَکَ اللّٰهُ لَکَ وَبَارَکَ اللّٰهُ عَلَیْکَ وَجَمَعَ بَیْنَکُمَا فِیْ خَیْرٍ ☆

یعنی اللہ تعالیٰ تم کو یہ نکاح مبارک کرے اورتم دونوں میں خوب خوب محبت بڑھے اورخوب موافقت اور یکجائی بھلائی کے ساتھ رہے اللہ تعالیٰ تم دونوں کو دین اسلام اور ایمان پر

مضبوطی سے قائم رکھے اور آپ کو صالح اولاد عطاء فرمائے۔اور آپ کو دین ودنیا میں سرخرو کردے آمین ثم آمین بحق طہ ویسن

ولیمہ زفاف (یعنی وہ شب جس میں زوجین کی یکجائی ہو) کے بعد عاقد کو حسب استطاعت ودعوتِ ولیمہ کرنا مسنون ہے۔ولیمہ مسنونہ میں لغویات اوراسراف سے پرہیز کرنا چاہیئے تا کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل ہوجائے۔

سنت کی عظمت

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت لوگوں پر واضح ہو جائے تو لوگ ایک ایک سنت کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر زندہ کریں گے۔اور دین ودنیا کی عظمتوں اور برکتوں سے مالا مال ہو جائیں گے۔

الحمد اللہ کہ سنت کی عظمت جان لو! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فسادامت کے زمانہ میں جوکوئی میری ایک سنت کوزندہ کرے گا اس کوایک سوشہیدوں کا ثواب ملیگا۔اور جس نے میر سنت کوزندہ کیا۔گواس نے مجھ کوزندہ کیا! پس

سیرت پاک پرعمل کیجئے! اپنی مشکل کوآپ حل کیجئے!

طلاق کے احکام ومسائل

طلاق کی تعریف: (۱) طلاق کے معنیٰ لغت میں قید دور کرنے کے ہیں اور اصطلاح فقہ میں خاص قید نکاح کے دور کرنیکا نام طلاق ہے۔

طلاق کا فائدہ: بسا اوقات زوجین میں نا اتفاقی پیدا ہو جاتی ہے اور کسی طرح بھی اس کی اصلاح نہیں ہوسکتی۔ ایسی حالت میں اگر طلاق کی اجازت نہ ہوتی تو دونوں علیحدہ علیحدہ رہتے اور ایک دوسرے کی بربادی میں کوشاں رہتے یا ایک جگہ رہتے مگر ظالم ومظلوم بن کر رہتے اور اس طرح دونوں کی زندگی نہایت ہی تلخ میں بسر ہوتی۔

طلاق کی اجازت: لہذا شریعت مقدسہ نے مواقع وضرورت میں طلاق کی اجازت دی بلکہ حسب اختلاف بعض مواقع میں اس کو واجب قرار دیا جیسا کہ آئندہ بیان سے واضح ہوگا۔

طلاق کا اختیار: طلاق کا اختیار شوہر کو حاصل ہے زوجہ کو اس کا اختیار نہیں اولیاء کو طلاق کا اختیار نہیں۔۱۲)

طلاق کے صفات: حالات کے اعتبار سے طلاق کے صفات (احکام ومدارج) حسب ذیل ہیں۔

طلاق حرام ۱۔ اگر طلاق بدعی ہو

(مثلاً حالت حیض میں طلاق دینا۔طلاق بدعی کی تعریف آگے آئیگی)

طلاق مکروہ ۲۔ اگر بہ نیت ضرورسانی بے وجہ اور بے ضرورت طلاق دی جائے۔

طلاق مباح ۳۔ اگر کسی ایسی وجہ سے طلاق دی جائے جو دین سے تعلق نہ رکھتی ہے۔

طلاق مستحب ایک طلاق رجعی دینا مستحب ہے۔

طلاق واجب ۵۔ اگر طلاق نہ دینے میں نقصان مال یا جان کا خوف ہو مثلاً عورت طلاق کی خواستگار ہو طلاق نہ دے تو عورت وغیرہ لوٹ لینے یا مار ڈالنے پر آمادہ ہوں یا زوجہ کے حقوق کی عہدہ برآئی نہ ہو یا طلاق دینے کا ماں باپ نے حکم دیا ہو۔

عنین یعنی نامرد وہ مرد جو عورت سے یا صرف کنواری عورت سے جماع نہ کر سکے یا کنواری کے سوا دوسری عورت سے جماع کر سکے یا ایسا مرد جو کمزوری وغیرہ کے عذر سے جماع نہ کر سکے تو علاج کرانے کے لئے ایک سال کی مدت دی جائے گی اگر ایک سال میں جماع کر لے تو بہتر ورنہ عورت چاہے تو اس سے جدائی اختیار کر لے نامردی کے علاوہ کسی دوسرے کی بنا پر عورت کو نکاح فسخ کروانے کا اختیار نہ دیا جائے۔

طلاق کا رکن اور شرائط: ۴۔ طلاق کے مقررہ الفاظ کہنا رکن طلاق ہے

طلاق کے شرائط: ۵۔ طلاق کے شرائط حسب ذیل ہیں۔

ا۔عورت کا مرد کے نکاح میں ہونا: اگر کوئی اپنی منکوحہ کے سوا کسی اور عورت کو طلاق دے یا اپنی منکوحہ مطلقہ کو عدت کے اندر طلاق دے تو صحیح نہ ہوگی۔

۲۔ شوہر کا بالغ ہونا: نابالغ شوہر کی طلاق واقع نہ ہوگی۔

۳۔شوہر کا عاقل ہونا: بے عقل اور مجنوں کی طلاق صحیح نہیں۔اسی طرح حالت نیند میں طلاق دی جائے تو واقع نہ ہوگی۔

خبردار: حالت نشہ میں طلاق دینے سے طلاق واقع ہو جائے گی۔

۴۔الفاظ طلاق کا مفہوم سمجھنا: یعنی یہ جاننا کہ ان الفاظ سے طلاق ہوجاتی ہے اگر یہ نہ جانتا ہوتو طلاق نہ ہوگی۔

تنبیہ اول

۱۔ ان امور کے سوااور کوئی چیز طلاق کے صحیح ہونے میں مشروط نہیں ہے حتیٰ کہ اگر کوئی شخص

الف: کسی کی زبردستی یا مجبور کرنے سے طلاق کا لفظ منہ سے نکال دے یا

ب: کسی کی زبان سے بلا قصد طلاق کا لفظ نکل جائے یا

ج: کوئی نادانی اور کم فہم سے طلاق دیدے یا

د: ہنسی مذاق میں طلاق دیدے یا

ھ: غصےّ کی حالت میں طلاق دیدے یا

و: نشہ پی کر حالت نشہ میں طلاق دیدے تو ان سب صورتوں میں طلاق واقع ہوجائیگی۔

۲۔ طلاق کے لئے گواہ ہونا بھی شرط نہیں (اگر ہوتو بہتر ہے)

۳۔ طلاق کے وقت عورت کی حضوری بھی شرط نہیں
(عورت کی غیبت میں بھی طلاق دی جائے تو واقع ہوجائیگی)

۴۔ طلاق کے لئے کسی زبان کی بھی خصوصیت نہیں جس زبان میں دی جائے درست ہے۔

۵۔ طلاق کے الفاظ کا زبان سے ادا ہونا ضروری نہیں بلکہ تحریر کے ذریعے بھی طلاق واقع ہوجاتی ہے۔

توضیح: (۱) اس تحریر سے جو مرسوم یعنی بشکل طلاق نامہ ہو طلاق بلا نیت بھی واقع ہو جاتی ہے۔لیکن اس تحریر سے جو غیر مرسوم ہو یعنی بصورت طلاق نامہ نہ ہو اس وقت واقع ہو گی جب کہ وہ تحریر طلاق کی نیت سے عمل میں آئے (اس خصوص میں غائب اور حاضر دونوں کی تحریر کا یکساں حکم ہے)

طلاق بالجبر: (۲) اگر کوئی شخص کسی کی زبردستی یا مجبور کرنے سے طلاق نامہ لکھدے مگر زبان سے طلاق کا لفظ نہ نکالے تو طلاق واقع نہ ہو گی۔

گونگے کی طلاق: (۳) گونگے کی طلاق اشارے سے ہو جائے گی اور وہ لکھنا جانتا ہو تو بہتر یہ ہے کہ تحریر کے ذریعہ دے۔

تنبیہ دوم: وقوع طلاق کے لئے طلاق کی نسبت عورت کی طرف ہونی ضروری ہے ورنہ طلاق واقع نہ ہو گی مثلاً زوجہ کو مخاطب کر کے کہے کہ میں نے تجھے طلاق دی یا زوجہ کی طرف اشارہ کر کے کہے کہ اس کو طلاق ہے۔یا اس کا نام لیکر کہے کہ حمیدہ کو طلاق ہے یا یوں کہے کہ میری زوجہ کو طلاق ہے۔

ف: جس طرح نکاح وکیل کے ذریعہ درست تھا اسی طرح طلاق بھی وکیل کے ذریعہ درست ہے۔

طلاق کے اقسام:

اولاً طلاق کی بہ اعتبار اسکے طریقے کے دو قسمیں ہیں

۱۔سنی ۲۔بدعی پھر طلاق کی بہ اعتبار اسکے اثر کے بھی دو قسمیں ہیں۔

۱۔رجعی ۲۔بائن اس کی تعریفات سلسلہ وار درج ذیل ہیں

طلاق سنی :(الف) طلاق سنی وہ طلاق ہے جو طریقہ مسنونہ کے موافق دی گئی ہو اس کو طلاق مسنون بھی کہتے ہیں۔

خبردار! مسنون ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ طلاق دینے سے ثواب ملیگا بلکہ یہ مطلب ہے کہ اگر کسی وجہ سے کوئی شخص طلاق دینے پر آمادہ ہی ہوتو اسکو یہ طریقہ اختیار کرنا مسنون ہے رہی خود طلاق تو وہ جس نیت سے دی جائے اس نیت کے اچھے برے ہونے پر طلاق کا اچھا برا ہونا موقوف رہے گا۔

طلاق سنی کے اقسام: طلاق سنی کے بھی دو قسمیں ہیں (۱) طلاق احسن (۲) طلاق حسن

طلاق احسن: طلاق احسن وہ طلاق ہے جسکے موافق طریقے مسنونہ ہونے پر تمام ائمہ کا اتفاق ہو اسکی صورت یہ ہے کہ شوہر اپنی زوجہ کو ایک طلاق رجعی اس طہر میں دے جسمیں جماع نہ ہوئی ہو پھر دوسری طلاق نہ دے یہاں تک کہ اس کی عدت پوری ہو جائے (یعنی ایک ہی طلاق پر اکتفا کرے)

طہر: طہر وہ زمانہ جسمیں عورت حیض ختم ہو جانے کے بعد پاک رہا کرتی ہے یعنی طہارت یا پاکی کا زمانہ

طلاق حسن: طلاق حسن وہ طلاق ہے جسکے موافق طریقہء مسنونہ ہونے میں بعض ائمہ کا اختلاف ہو اسکی صورت یہ ہے کہ

الف: زوجہ غیر مدخولہ کو (بلا لحاظ طہر وحیض) ایک طلاق رجعی دی جائے۔

ب: زوجہ مدخولہ کو تین طلاقیں بہ تفریق تین طہر میں دی جائیں جن میں جماع نہ ہوتی ہو ہر طہر میں ایک طلاق۔۱۲

تنبیہ: جس عورت کو حیض نہ آتا ہو اسکو تین طلاقیں تین مہینوں میں دی جائیں

(خواہ کمسنی کی وجہ سے یا بڑھاپے کے سبب سے یا حاملہ ہونے کے باعث)

طلاق بدعی ب: طلاق بدعی وہ طلاق ہے جو طریقہ مسنونہ کے خلاف دی گئی ہو اسکی صورت حسب ذیل ہے۔

الف: زوجہ مدخولہ کی حالت حیض میں طلاق دی جائے

ب: طہر میں جماع کے بعد طلاق دی جائے۔

ج: طلاق بائن دی جائے۔

د: ایک ہی طہر میں کئی طلاق دی جائیں۔

تنبیہ: طلاق بدعی کا مرتکب گنہگار رہے اور اس پر واجب ہے کہ اگر طلاق رجعی دی ہو تو عدت گزرنے سے قبل رجوع کرلے اور اگر طلاق بائن خفیہ دی ہو یا طلاق رجعی عدت گزر جانے کے باعث طلاق بائن ہوگئی ہو تو ان صورتوں میں پھر نکاح کرلے۔

طلاق رجعی ج: طلاق رجعی وہ طلاق ہے جسمیں شوہر کو عدت کے اندر رجوع کا اختیار ہے یعنی جدید نکاح کے بغیر پھر زوجین میں وہی سابقہ نکاح عود کرسکتا ہے لیکن عدت گزر جانے کے بعد طلاق رجعی بائن ہوجائے گی اور اس صورت میں جدید نکاح کرنا لازم ہوگا۔

طلاق بائن د: طلاق بائن وہ طلاق ہے جسمیں شوھر کو رجوع کا اختیار نہیں طلاق بائن کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔خفیفہ ۲۔غلیظہ

خفیفہ: وہ طلاق ہے جو ایک یا دو دفعہ دی جائے ایسی طلاق میں عدت کے اندر و نیز عدت

گزر جانے کے بعد پھر زوجین باہم جدید نکاح کر سکتے ہیں
(گویا عدت گزر جانے کے اس طلاق کا اور رجعی طلاق کا ایک ہی حکم ہے)

غلیظہ: طلاق غلیظہ ومغلظہ وہ جو تین دفعہ دی جائے اس طلاق میں حلالہ کے بغیر پھر نکاح نہیں کر سکتے۔

حلالہ: عورت ختم عدت کے بعد کسی اور سے نکاح کر لے اور اس سے ہم بستری بھی حاصل ہو پھر وہ شخص اس عورت کو طلاق دیدے یا خلع ہو جائے یا وہ شوہر مر جائے یہ عورت حلال ہو سکتی ہے ایسی عورت کو حلالہ کہتے ہیں۔

طلاق کے الفاظ: ۷ طلاق کے الفاظ دو قسم پر ہیں ۱۔صریح ۲۔کنایہ

صریح: صریح وہ الفاظ ہیں جو عرفاً طلاق کے سوا کسی اور معنیٰ میں مستعمل نہیں ہوتے جیسے میں نے تجھ کو طلاق دی یا تجھ پر طلاق ہے یا تو مطلقہ ہے وغیرہ۔

کنایہ: کنایہ وہ الفاظ ہیں جو طلاق کے علاوہ اور معنوں میں بھی مستعمل ہوتے ہیں طلاق کا مطلب صاف صاف ان سے مفہوم نہیں ہوتا جیسے میں نے تجھ کو چھوڑ دیا۔
یا میں تجھ سے الگ ہو گیا تجھے اپنا اختیار ہے تیری جہاں خوشی ہو چلی جا مجھ سے تجھ سے کچھ واسطہ نہیں وغیرہ۔

(مندرجہ بالا الفاظ کبھی ناخوش اور نارضامندی ظاہر کرنے کے لئے بھی کہے جاتے ہیں اور طلاق پر بھی دلالت کرتے ہیں۔)

طلاق صریح کے احکام

طلاق صریح ۸۔ ا۔ الفاظ صریح سے بلا نیت بھی طلاق ہو جاتی ہے۔

۲۔ان الفاظ صریح تجھ کو طلاق دی یا تجھ پر طلاق ہے وغیرہ سے ایک رجعی واقع ہوتی ہے۔اگر چہ طلاق دینے والا ایک سے زیادہ کی نیت کرے یا طلاق بائن کی نیت کرے یا کچھ نہ کرے۔

۳۔اگر طلاق کے ساتھ بائن کا لفظ یا طلاق کی کوئی صفت بھی مزکور ہو مثلاً یوں کہے تجھ کو طلاق بائن دی یا بدترین طلاق دی یا سخت ترین طلاق دی وغیرہ تو ان صورتوں میں طلاق بائن واقع ہوگئی اور اگر تین طلاقوں کی نیت کی جائے تو تین ورنہ ایک بائن ہوگی۔

۴۔اگر کسی نے طلاق کو مکرر کہا مثلاً یوں کہا کہ تجھے طلاق دی طلاق دی یا تجھ پر طلاق ہے تو ایسی حالت میں جتنی مرتبہ طلاق کی تکرار ہوگی اتنی ہی طلاقیں ہونگی۔

بگڑی ہوئے الفاظ: ۵۔ الفاظ طلاق کو بگاڑ کر کہنے سے بھی طلاق واقع ہو جائیگی جیسے تلاک،تلاّخ،طاغ وغیرہ۔

طلاق غیر مدخولہ: ۹۔غیر مدخولہ وہ عورت ہے جس سے صرف نکاح ہوا اور جماع یا خلوت صحیحہ کی نوبت نہ آئی ہو۔

خلوت صحیحہ: خلوت صحیحہ نام ہے زوجین کے ایک جگہ جمع ہونے کا اس طور پر کہ کوئی چیز جماع سے مانع نہ ہو(اگر کوئی چیز مانع ہو تو پھر وہ خلوت صحیحہ نہیں بلکہ خلوت فاسدہ ہے)

موانع جماع: الف۔ مانع حسی جیسے مرض (جس کی وجہ سے جماع ممکن نہ ہو یا مضر ہو یا

زوجین میں کوئی غائت درجہ کمسن ہو یا کوئی تیسرا شخص کوئی وہاں موجود ہو (اگر وہ نابینا یا سو رہا ہو) یا کسی کے آجانے کا اندیشہ ہو یا وہ مقام مسجد ہو۔

ب: مانع شرعی جیسے روزہ رمضان یا احرام حج وغیرہ۔

ج: مانع طبی جیسے حیض وغیرہ۔

تنبیہ: شوہر کا عنین (نامرد) یا قصی ہونا منافی خلوت نہ ہوگا۔

۲۔ زوجہ غیر مدخلولہ کو صرف ایک طلاق دینے سے طلاق بائن واقع ہوجاتی ہے۔

۳۔ اگر زوجہ غیر مدخولہ کو تین طلاقیں بوقت واحد دی جائیں تو تینوں طلاقیں واقع ہوجائے گی۔اوراگر بہ تفریق دی جائیں تو وہ پہلی ہی طلاق سے بائنہ ہوجائیں گی اور دوسری اور تیسری اس پر واقع نہ ہوگی (یعنی تین طلاق واقع نہ ہونیکا نتیجہ یہ ہوگا کہ اس عورت سے پھر دوبارہ وھی شخص نکاح کرسکتا ہے اور تین طلاقیں واقع ہوجانے پر عورت کے حلالہ ہوئے بغیر نکاح نہیں کرسکتا۔۱۲

طلاق کنایہ: ۱۰۔الفاظ کنایہ سے بغیر نیت کے طلاق واقع نہیں ہوتی۔البتہ اگر کوئی قرینہ موجود تو قضاء واقع ہوجائیگی یعنی قاضی (حاکم عدالت) بلالحاظ نیت محض قرینہ کی وجہ سے وقوع طلاق کا حکم دے گا۔قرینہ سے مراد طلاق دینے کی حالت ہے۔

طلاق دینے کی ۳ حالتیں ہیں۔

طلاق کنایہ کی حالتیں	**رد** نکل جا۔چلی جا اٹھ وغیرہ	**سب** خالی ہے۔ بری ہے بائنہ ہے وغیرہ	**نہ رد نہ سب** عدت میں بیٹھ اپنا رحم صاف کر تو اکیلی ہے وغیرہ
رضا	نیت لازم ہے	نیت لازم ہے	نیت لازم ہے

غضب	نیت لازم ہے	نیت لازم ہے	نیت لازم نہیں
مذاکرۂ طلاق	نیت لازم ہے	نیت لازم نہیں	نیت لازم نہیں

۲۔عدت میں بیٹھ۔اپنے کوصاف کر،تو اکیلی ہے(بے شوہر) ہےان الفاظ کنایہ کے استعمال سے ایک طلاق رجعی واقع ہوتی ہےان کے سوا باقی تمام الفاظ کنایہ سے طلاق بائن ہوگی۔جیسے تو بائن ہےتو خالی ہےتو بری ہے، میں نے تجھ کوچھوڑ دیا، میں تجھ سے الگ ہوگیا تجھے اپنا اختیار ہے، پردہ کر، دور ہوجا، باہر نکل چلی جا، دوسرا شوہر ڈھونڈ لے، تو حرام ہے وغیرہ۔

تنبیہ : ا ۔تو حرام ہےاس لفظ کوفی زمانہ بلحاظ عرف الفاظ صریح شمار کیا گیا ہے۔

۳۔اگر کوئی شخص اپنے بیوی سے کہے میں تجھے آزاد کر دیا اوراس سے طلاق مراد لےتو طلاق واقع ہوجائے گی۔

طلاق کی تعداد: طلاق کے تجزیہ یعنی ٹکڑا کرنے مثلاً نصف طلاق دی یا ربع طلاق دی کہے ایک طلاق واقع ہوگی۔اوراس کی یعنی طلاق کی تجزیہ کی بعض صورتیں ایسی ہیں کہ ترکیب اور عبارت کے بدلنے سے بعض دوطلاق اور بعض کی اوقات ۳ طلاق بھی واقع ہوجاتی ہیں۔

طلاق کی حد شریعت نے تین مقرر نہیں فرمائی۔(اگر کسی نے چار یا پانچ طلاقیں دیں تو بھی طلاقیں واقع ہونگی۔

رجعت کے احکام: رجعت ا ا۔ (ا) زوجہ کوایک یا دوطلاق دیکر پھرعدت کے اندر کے

رجوع کرنے اور بدستور نکاح کو قائم رہنے کا نام رجعت ہے۔

(۲) رجعت صرف طلاق رجعی میں ہوسکتی ہے عدت گزر جانے یا طلاق بائن دے چکنے کے بعد رجعت نہیں ہوسکتی بلکہ طلاق بائن خفیفہ میں نکاح کی تجدید اور طلاق بائن مغلظہ میں عورت کا حلالہ ہونا لازم ہے۔

(۳) رجعت میں عورت کی رضامندی شرط نہیں اسی طرح گواہ کی بھی موجودگی ضروری نہیں۔ البتہ عورت کو آگاہ کیا جائے گا اور دو گواہ بھی کر لئے جائیں تو یہ رجعت سنی (یعنی سنت کے موافق) ہے۔ اور اگر گواہ نہ ہوں تو اور عورت کو آگاہ نہ کیا جائے تو یہ رجعت بدعی (خلاف سنت) ہے۔

۴۔ رجعت قولی اور فعلی دونوں طرح سنت ہے۔

قولی: قولی یہ ہے کہ خود شوہر زوجہ سے کہدے کہ ''میں طلاق سے رجوع کرتا ہوں'' یا ''میں تجھ کو روک لیتا ہوں'' یا ''تجھ کو نہیں چھوڑتا ہوں'' وغیرہ یا کسی اور شخص سے کہے کہ ''میں طلاق سے رجوع کیا'' یا باز آیا وغیرہ۔

فعلی: فعلی یہ کہ زوجہ سے جماع کرے یا ایسے امور کرے جو اسکے قائم مقام ہوں۔

۵۔ رجعت سے عورت بدستور شوہر کی زوجیت میں رہیگی اور جدید نکاح کی ضرورت نہ ہوگی۔

ایلاء کے احکام: ۱۲۔(۱) چار مہینے یا اس سے زیادہ مدت تک اپنی بیوی کے قریب نہ جائے (جماع نہ کرنے) قسم کھا لینے کا نام ایلاء ہے مثلاً واللہ چار مہینے تک تیرے قریب نہ آوئنگا۔ (تجھ سے جماع نہ کرونگا) ۱۲

حکم :۲۔ ایلاء کا حکم یہ ہے کہ اگر شوہر قسم توڑ ڈالے یعنی چار مہینے کے اندر پھر بیوی سے جماع

کرلے تو قسم کا کفارہ دینا ہوگا اور اگر اپنی قسم پر قائم رہے یعنی چار مہینے تک جماع نہ کرے تو زوجہ پر ایک طلاق بائن واقع ہوگی۔

کفارہ: کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو دو وقت شکم سیر کھانا کھلائے یا دس مسکینوں کو کپڑا دے اگر ان امور کی استطاعت نہ ہو تو پے در پہ تین روزے رکھے۔

۳۔ چار مہینے سے کم مدت تک جماع نہ کرنیکی قسم کھانے سے ایلاء نہیں ہوتا۔ البتہ جتنے دن کی قسم کھائی ہے اتنے دن سے پہلے جماع کرلے تو قسم توڑنے کا کفارہ لازم آئیگا۔ اور جماع نہ کرے تو قسم پوری ہو جائیگی اور عورت پر طلاق واقع نہ ہوگی۔

خلع کے احکام: ۱۳۔ ا۔ زوجہ سے کچھ عوض لیکر عقد نکاح کو زائل کر دینے کا نام خلع ہے۔

توضیح: اگر زوجین میں ناموافقت ہو اور کسی نباہ نہ ہو سکے و نیز مرد طلاق بھی نہ دیتا ہو تو عورت مجاز ہے کہ اپنا مہر معاف کر دے کر یا کچھ مادیکر شوہر سے اپنی گلوخلاصی کرائے۔

طریقہ: جس کا طریقہ یہ ہے کہ عورت شوہر سے کہے ''میرا مہر ترے ذمہ ہے اس کے یا موجودہ زر نقد (وغیرہ) کے عوض میری جان چھوڑ دے''۔ شوہر کہے ''میں نے چھوڑ دی'' اس سے ایک طلاق بائن واقع ہوگی اور جو کچھ زر نقد وغیرہ دینے کا زوجہ نے وعدہ کیا ہو اس کا دینا لازم آئیگا۔

خبردار! اگر ناموافقت کی بنیاد یا زیادتی عورت کی طرف سے ہو تو اس صورت میں شوہر کو کچھ ما ل لیکر خلع کرنا درست ہے (لیکن جتنا مہر دیا ہو اس سے زیادہ لینا مکروہ ہے) اور اگر زیادتی شوہر کی طرف سے ہو جس عورت بمعافی یا واپسی مہر (وغیرہ خلع لینے پر مجبور ہو جائے تو اس طرح خلو کرنا گناہ اور مال لینا مکروہ تحریمی بلکہ حرام ہے۔

حرام: عورت کو بلاضرورت خلع کی درخواست کرنا حرام ہے۔

شرائط: خلع کی شرائط وہی ہیں جو طلاق کے ہیں مثلاً عورت کا منکوحہ ہونا شوہر کا عاقل و بالغ ہونا البتہ خلع کی تقدیم عورت کی طرف سے ہوتی ہے۔

۳۔خلع سے ایک طلاق بائن واقع ہو جاتی ہے۔

۴۔خلع کرنے کے بعد شوہر زوجہ سے رجوع نہیں کر سکتا تاوقتیکہ عقد جدید نہ ہو۔

عدت ونفقہ: ۵۔خلع کے بعد عورت پر عدت لازم آئیگی اور زمانہ ءعدت کا نفقہ بھی شوہر کو دینا ہوگا البتہ اگر شوہر نے کہہ دیا ہو کہ ''میں نفقہ نہ دونگا'' تو پھر نفقہ واجب نہ ہوگا۔

نابالغہ کا خلع: نابالغہ لڑکی کے باپ کو لڑکی کی طرف سے خلع کرانے کا اختیار ہے لیکن مال واجب نہ ہوگا اور طلاق بائن واقع ہو جائیگی۔

۷۔نابالغ لڑکے کا باپ خلع کا مجاز نہیں۔

۸۔عورت کو ڈرادھمکا کر یا مار پیٹ کر کے خلع کرانے پر مجبور کیا جائے تو طلاق واقع ہو جائے گی لیکن اس پر مال واجب نہ ہوگا اور مرد کے ذمہ سے مہر ساقط ہوگا۔

ظہار کے احکام:۱۴۔(۱) ظہار سے مراد (شرع میں) اپنی منکوحہ کو کسی ایسی عورت کو کسی ایسی عورت سے تشبیہہ دینا ہے جو ہمیشہ کے لئے اس پر حرام ہو (مثلاً ماں، **بہن**، بیٹی وغیرہ۔)

۲۔اگر شوہر اپنی بیوی سے کہے کہ ''تو میری بہن یا بیٹی وغیرہ کی پشت کے مثل ہے'' تو اس سے ظہار ثابت نہ ہوگا۔

نیت: ۳۔اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا ''تو مجھ پر ایسی ہے جیسی ماں'' تو اس سے بیوی کی عزت و بزرگی مقصود ہو یا کچھ نیت ہی نہ ہو تو کچھ نہ ہوگا۔ اور اگر ظہار کی نیت ہو تو ظہار ثابت ہوگا یا طلاق کی نیت ہو تو ایک طلاق بائن ہوگی۔

ظہار کا حکم: ۴۔ظہار کا حکم یہ ہے کہ اگرچہ عورت اسکے نکاح میں رہیگی لیکن جب تک اسکا

کفارہ ادا نہ ہو اس سے جماع یا لوازم جماع کرنا حرام ہے اور جب کفارہ دیدے تو پھر زوجین پہلی حالت پر آجائیں گے (پھر سے نکاح کی ضرورت نہیں)

ظہار کا کفارہ: ۵۔ظہار کا کفارہ اس طرح ہے جس طرح روزہ توڑ ڈالنے کا ہوتا ہے یعنی پے در پے دو مہینے روزہ رکھے اگر روزہ رکھنے کی بھی طاقت نہ ہو تو ۶۰ مسکینوں کو شکم سیر (پیٹ بھر) دو وقت کھانا کھلائے اور اگر ایک ہی مسکین کو دو مہینے دو وقتہ کھلائے تو بھی جائز ہے۔

۶۔اگر کوئی شخص ظہار کے بعد کفارہ ادا کرنے سے قبل عورت سے جماع کرے یا ایسے امور جو قائم مقام جماع ہوں تو اس صورت میں توبہ واستغفار کرنا چاہیئے۔

لعان کے احکام: ۱۵۔لعان سے یہ مراد ہے کہ جب شوہر اپنی زوجہ جپر چار گواہوں کے بغیر زنا کی تہمت لگائے اور چار گواہ لانے سے قاصر رہے تو شریعت طرفین پر حسب ذیل قسم لازم کر دی ہے۔

قسم کا طریقہ: شوھر کی قسم شوہر پہلے قسم کھائے یعنی قاضی (حاکم عدالت) کے روبرو کھڑے ہو کر چار دفعہ اس طرح کہئے۔"میں اللہ کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ جو تہمت زنا کی میں نے اسکو لگائی ہے اسمیں میں سچا ہوں۔" اسکے بعد پانچویں دفعہ کہے "اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔"

بیوی کی قسم: اسکے بعد عورت چار مرتبہ اس طرح کہے "میں اللہ کو گواہ کر کے کہتی ہوں کہ اس نے جو تہمت مجھے لگائی ہے اسمیں وہ جھوٹا ہے" اور پانچویں مرتبہ کہے اکر اس تہمت لگانے میں وہ سچا ہے تو مجھ پر اللہ کا غضب نازل ہو۔"

قاضی کا فیصلہ: جب قسم دونوں چکے کھا تو قاضی (حاکم عدالت) دونوں میں تفریق کرادے۔ اس تفریق سے ایک طلاق بائن پڑ جائیگی۔

۲۔شوھر کو اختیار ہے کہ قاضی (حاکم عدالت) کی تفریق سے قبل بطور خود طلاق کے ذریعہ تفریق کر دے۔

۳۔اس قسم کی قسما قسمی اور تفریق کا عمل جب ہی ہوگا کہ زوجین عاقل و بالغ ہوں اور ان میں نکاح صحیح ہوا ہو اور لعان کے وقت زوجیت کا علاقہ باقی ہو اور ایسے ہوں جس کی گوہی قاضی (حاکم عدالت) کے پاس قابل اعتبار ہو یعنی محدود القذف نہ ہوں (اگر چہ اندھے اور فاسق ہوں)

عدت کا ے احکام: ۱۶۔تعریف عدت اس انتظار کو کہتے ہیں جو طلاق یا شوہر کی وفات کے بعد منکوحہ عورت پر لازم ہے تا کہ پہلے نکاح کا جو اثر باقی رہا ہو وہ زائل ہو جائے۔

عدت کا مقصد: عدت سے مقصود حفاظت نسب ہے اور اسکے بعد عورت کو پھر دوبارہ نکاح کر لینے کا اختیار حاصل ہو جاتا ہے۔

۲۔عورت کا وجوب عورت پر تین وجہ سے ہوتا ہے۔

(۱) بوجھ طلاق (۲) بوجہ فسق (۳) بوجھ وفات شوھر۔

عدت طلاق: ۳۔(خواہ طلاق رجعی یا بائن خفیفہ یا تین مطلقہ) مدخولہ عورت کے لئے ۳ حیض کامل ہے جبکہ حض آتا ہو ورنہ ۳ مہینے مقرر ہے اور اگر عورت حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع حمل ہے۔اور غیر مدخولہ عورت پر (جس سے جماع یا خلوت صحیحہ نہ ہوئی ہو تو) عدت واجب نہیں۔

عدت فسق نکاح: ۴۔عدت فسق نکاح بھی وہی ہے جو عدت طلاق ہے۔

عدت وفات: ۵۔عدت وفات ۴ مہینے دس یوم ہے (خواہ منکوحہ مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ، حائضہ ہو یا غیر حائضہ، صغیرہ ہو یا کبیرہ، مسلمہ ہو یا کتابیہ) اور اگر حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع حمل تک ہے۔

۶۔معتدہ یعنی عدت والی کو قبل اختتام عدت شوہر کے گھر سے نکلنا جائز نہیں۔

۷۔زنا سے عدت لازم نہیں آتی۔

۸۔عدت بمجرد طلاق یا وفات شوھر سے شروع ہوتی اور میعاد معینہ مذکورہ کے اختتام پر ختم ہو جاتی ہے اگر چیکہ عورت دواس کا علم نہ ہو۔

سوگ: جس عورت کو طلاق بائن ہو یا اس کا شوھر مر جائے تو وہ ختم مدت تک سوگ کرے یعنی زیب وزینت اور بناؤ سنگار نہ کرے اور خوشبو مہندی وغیرہ اور شوخ رنگ کا لباس نہ پہنے۔

۹۔اگر عدت میں جماع کر کے طلاق دی جائے تو اس طلاق سے از سر نو عدت شروع ہوگی۔

نکاح فاسد: ۱۰۔نکاح فاسد یعنی کسی عورت سے نکاح کر لینے کے بعد معلوم ہوا کہ ہنوز اس کا شوھر زندہ ہے یا ان دونوں (مرد عورت) نے بچپن میں ایک ہی عورت کا دودھ پیا ہے غرض ایسے نکاح میں یہ حکم ہے کہ اگر حقیقت حال کی اطلاع سے قبل مرد نے جماع کی ہو تو عدت واجب ہے یعنی وقت اطلاع سے جدائی اختیار کی جائے اور عورت عدت میں بیٹھ جائے) اور اگر جماع نہ کی ہو تو پھر عدت واجب نہیں۔

۱۱۔طلاق بائن کے بعد جبکہ حالت صحت میں دی ہو اگر شوھر اندرون عدت مر جائے تو عدت طلاق لازم ہے۔

۱۲۔طلاق رجعی کے بعد اگر شوھر اندرون عدت مر جائے تو عدت وفات لازم ہے۔

۱۳۔عورت کے مرنے سے مرد پر عدت لازم نہیں آتی چنانچہ شوھر اپنی زوجہ کی بہن سے بغور وفات زوجہ نکاح کر سکتا ہے اگر چہ زوجہ پر ایک روز بھی نہ گزرا ہو۔۱۲

حضانۃ کے احکام: (۱۷) ۱۔صغیر کے حق پرورش کو حضانۃ کہتے ہیں۔حضانۃ ولایت کے بر خلاف ہے ولایت میں باپ اور باپ کا خاندان مقدم ہے اور حضانۃ میں ما اور ماں کا خاندان مقدم ہے۔

حضانۃ کے شرائط: ۲۔الف۔حاضنہ کا آزاد اور بالغہ اور آمنہ (امانت دار) ہونا (ب) حاضنہ کا

زوج اجنبی کے نکاح میں نہ ہونا۔(ج) حاضنہ کا پرورشی پر قادر ہونا۔

خبردار!(ا) اجنبی وہ ہے جس سے صغیر کو رشتہ محرومیت نہ ہو(۲) فاجرہ فاسقہ۔ چور دائی، خائنہ ،غیر مامونہ وغیرہ کو حق پرورش نہیں۔(غیر مامونہ وہ ہے جو ہر وقت گھر سے نکلا کرتی ہو اور صغیر کو تباہ حالت میں چھوڑ جاتی ہو۔۱۲

۳۔اگر پرورش کرنے والا مرد ہو تو اس سے بھی یہی شروط بجز شرط سوم کے متعلق ہونگے۔

ماں کا پہلا حق: ۳۔حق پرورش نسبی ماں کو حاصل ہے اگر چہ کہ زوج سے تفریق ہوگئی ہو۔البتہ اگر ماں مرتد ہو جائے تو پھر اس کو حق پرورش نہیں تاوقتیکہ اسلام قبول کرے۔

حضانہ کی مدت: ۴۔حضانہ کی مدت لڑکے کے لئے سات سال اور لڑکی کے لئے مشتہاۃ ہونے یعنی کم از کم ۹ سال کی عمر تک ہے اگر ماں یا نانی مستحق حضانتہ ہوں تو لڑکی کے بالغ ہونے تک ان کو حق حضانتہ حاصل رہیگا۔

نفقہ کے احکام(۱۸) ا۔شرع شریف میں کھانا کپڑا اور رہنے کا مکان کا نفقہ کہلاتا ہے۔ یہاں نفقہ سے صرف زوجہ کا نفقہ مراد ہے جس سے نکاح صحیح ہوا ہو۔

۲۔زوجہ کا نفقہ شوہر پر واجب ہے(خواہ زوجہ محتاج ہو یا مالدار، مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ، مسلمان ہو یا اہل کتاب) اگر چہ کہ شوہر مفلس ومحتاج ہو۔

۳۔اگر زوجہ بالکل صغیرہ نا قابل جماع وموانست) ہو تو نفقہ واجب نہ ہوگا۔

مقدار نفقہ: ۴۔نفقہ زوجین کے حسب حال واجب ہے(یعنی دونوں امیر ہوں تو امیرانہ اور غریب ہوں تو غریبانہ (اگر ایک امیر ہو اور دوسرا غریب ہو تو متوسط) ونیز مکان ایسا ہو جس میں زوجہ کے لئے بیجا تکلیف کی صورت نہ ہو۔

۵۔اگر زوجہ شوہر کی اجازت سے اپنے ماں باپ کے گھر رہے یا مہر معجّل(بہ عجلت ادا طلب)

لینے کے لئے جماع سے انکار کرے تو نفقہ ساقط نہ ہوگا۔

۶۔طلاق کی عدت میں بھی نفقہ واجب رہیگا بشرطیکہ زوجہ شوہر کے گھر مقیم رہے (خواہ طلاق رجعی ہو یا بائن)۔

۷۔فسق نکاح وفات کی عدت میں نفقہ واجب نہیں۔

۸۔زوجہ مرتد منکوحہ نکاح فاسدہ۔معتدہ ءنکاح فاسدہ، زوجہ نکاح ناشزہ، جوزوجہ صرف رات یا دن کو شوھر کے پاس رہے جو اپنے شوھر کے سوا اور محارم کے ساتھ حج کو جائے جس کو جبراً کسی نے چھین لیا ہو یا قید میں ہو زوجہ مریضہ جو ابھی شوھر کے گھر نہ آئی ہو۔ان عورتوں کا نفقہ ان کے شوھروں پر واجب نہیں۔

متفرق مسائل

شوھر کا لا پتہ ہونا۔اگر کسی عورت کا شوھر مفقود ہو یعنی کہیں جا کر ایسا غائب اور لا پتہ ہوگیا ہو کہ اس کی حیات و وفات کی خبر نہ ملے تو وہ اس وقت تک انتظار کرے کہ شوھر کی عمر تاریخ ولادت سے ۹۰ سال کی ہو جائے یا اسکے ہم عمر مر جائیں۔یا پھر قاضی (حاکم عدالت) تفریق کا حکم دے۔

اور عورت عدت وفات یا عدت تفریق ختم کر کے اگر چاہے تو دوسرا نکاح کر لے۔لیکن حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک زوج کی مفقودی پر چار سال گزر جائیں تو حاکم تفریق کر دے پھر عورت عدت ختم کر کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

موجودہ زمانہ: فی زمانہ حنفی حاکم بشرط ضرورت واضطرار زوجہ مالکی مزہب کے موافق حکم دے دے سکتا ہے۔

مرتد کا نکاح: ۲۔اگر کوئی شخص مرتد ہو جائے (اسلام سے پھر جائے نعوذ باللہ) تو اس کا نکاح ٹوٹ جائیگا۔

۳۔زوجین یا ایک کی زبان سے کلمات کفر کفر نکل جانے پر توبہ کر کے پھر سے مسلمان ہونا اور نکاح کی تجدید کر لینی لازمی ہے (پہلے ہی شوہر یا زوجہ سے کم مہر پر پھر نکاح کر لے۔

حالت کفر کا نکاح

۴۔اگر کافر معہ زوجہ مسلمان ہو جائے تو وہی نکاح برقرار رہے گا جو حالت کفر میں ہوتھا گو وہ اسلام کے خلاف (مثلاً بلا گواہ یا اندرون عدت) ہوا ہو البتہ محارم ہوں تو تفریق ضرور ہے

۵۔ لڑکی نکاح دینے کا معاہدہ یا رسم منگنی وغیرہ لزوم نکاح کے لئے شرعاً قابل اعتبار نہیں۔

مرد کو خاص حکم: مسلمان مرد کو چار عورتوں کے نکاح کی اجازت کے ساتھ ساتھ یہ بھی حکم ہے کہ اگر سبَ کو(کھانا کپڑا دینے اور عام برتاؤ وغیرہ میں) برابر نہ رکھ سکنے کا خوف ہو تو ایک ہی عورت پر اکتفا کرے۔

ہمارے نبی کی خاص خاص ھدایات

(ا) بیوی کو زیادہ سیدھا کرنے کی کوشش نہ کرو

میری وصیت قبول کرو۔عورت جس پسلی سے پیدا کی گئی ہے وہ ٹیڑھی ہے اگر کوئی اس کو پورا سیدھا کرنا چاہا اور سیدھا کرتے کرتے تم اس کو توڑ دو گے۔اس کا توڑنا ہی طلاق ہے۔

پس عورت کے ساتھ فائدہ اٹھانا چاہو تو اس حالت سے فائدہ اٹھا سکتے ہو کہ اس کا تیڑھا پن اسمیں باقی رہے۔(مفہوم از بخاری شریف)

۲۔اللہ تعالٰی کی ذات بے عیب

فرمان رسالت مآب ﷺ نے تاکید فرمائی کہ عورتوں میں اچھی بری عادتیں ہوتی ہے لھذا مرد کو چاھئے کہ عورت کی اچھی عادتوں اور اچھے اخلاق اور بھلائیں پر نظر رکھنا چاھئے۔اسکی اذیتوں اور نقصانات پر صبر کرنا مستقبل قریب میں کامیابی و کامرانی ہے۔(مفہوم از مسلم شریف)

۳۔حالت حیض میں طلاق دینا حرام ہے:

بخاری ومسلم شریف کی روشنی میں فقہائے کرام نے حالت حیض میں عورت کوطلاق دینے کو حرام قرار دیا ہے۔ چونکہ حالت حیض میں جو عام طور پر عورت سے طبعاً نفرت ہوتی ہے اگر طلاق دینا ہی ہے تو طہر میں بتدریج دے۔

بیک وقت تین طلاق

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اکٹھی تین طلاق دینا حرام ہے۔

بہ یک وقت تین طلاق دینے والا سخت گنہگار ہے اس عمل سے اللہ تعالی اور رسول ﷺ نا خوش ہیں! ہمارے نبی ﷺ نے ایک صحابی کے اپنی بیوی کو بہ یک وقت تین طلاق دینے کی خبر سنتے تو یکدم جلال میں آکر کھڑے ہوگئے، اور اس عمل پر اپنی سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ لہذا طلاق کے معاملے میں سخت احتیاط اور دوراندیشی سے کام لینا چاہئے۔

طلاق دینے میں سخت احتیاط

حتی المقدور عورت کی جہالت اور بے جا نقصانات وغیرہ پر صبر واستقلال سے کام لے چونکہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور صبر کے ساتھ ساتھ ہی کامیابی وکامرانی لگی ہوئی رہتی ہے۔ بالآخر جب حد سے زیادہ جہالت ورضالت بڑھ جائے تو حالت طہر (حالت پاکی) میں صحبت کئے بغیر صرف ایک طلاق دے۔ بات چیت اور سونا بیٹھنا الگ کر کے تنبیہ کرتا رہے بفضل تعالی عورت سدھر جائے گی۔ اپنی رجوع کرلے اگر ایک ماہ میں نہ سدھرے تو اسی طرح تین ماہ تک بار بار مہینہ میں صرت ایک ہی مر Ûبغیر صحبت کے حالت طہر (پاکی کی حالت) میں طلاق دے اور عدت تک سوچنے اور سمجھنے اور سدھرنے کا موقع دینا چاہئے ۔مسلسل ۳ ماہ کے دوران جاہل سے جاہل اور بری بری عورت بھی بفضل تعالیٰ سدھر جائیگی اگر اب بھی نہ سدھرے تو پھر طلاق بائن دے۔ **خدا محفوظ رکھے اس بلا سے!!!**

حکمت وفراست کے ساتھ محبت کی فضأ میں

غیر مسلموں میں اسلام کو پیش کرنا

اجر وثوابِ عظیم ترین

اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے۔ اے ایمان والو نماز قائم کرو (بحوالہ قرآن)

نماز گھر میں ادا کریں تو ۔ 1 ایک ہی نماز کا ثواب ملتا ہے

نماز محلّہ کی مسجد میں ادا کریں تو ۔ 25 نمازوں کا ثواب ملتا ہے

نماز جامع مسجد میں ادا کریں تو ۔ 50 نمازوں کا ثواب ملتا ہے

نماز بیت المقدس میں ادا کریں تو ۔ 25,000 نمازوں کا ثواب ملتا ہے

نماز مسجدِ نبوی ﷺ میں ادا کریں تو ۔ 50,000 نمازوں کا ثواب ملتا ہے

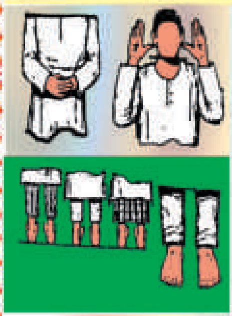
نماز بیت اللہ میں ادا کریں تو ۔ 100,000 نمازوں کا ثواب ملتا ہے

نماز غیر مسلموں میں اسلام پہچانے کی نیت سے جا کر ادا کریں تو ایک نماز کا ثواب 10,00,000 (دس لاکھ) نمازوں کا ثواب کے برابر اجر ملتا ہے ۔

(بحوالہ: فقہ اکبر)

مردوں کی نماز

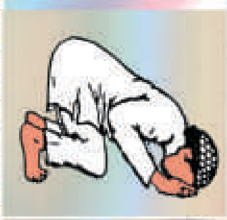
نماز سنت کے طریقے سے ادا کرو



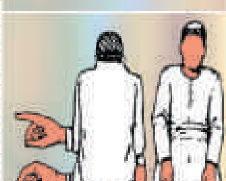
قیام: کعبہ کی طرف سینہ کر کے کھڑے ہوں یعنی قیام کریں۔ قیام فرض ہے قیام کی حالت میں دونوں پیروں کے بیچ تقریباً چار انگل (10 cms) کا فاصلہ ہو۔ نظر سجدہ کی جگہ رہے۔ تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھائیں۔ ہتھیلیاں کھلی ہوئی قبلہ رخ کریں۔ انگوٹھوں کو کانوں کی لوکیوں سے مس کرنا مباح ہے پھر بچوں کی طرح گھماتے ہوئے سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے اس طرح باندھ لیں کہ بائیں ہاتھ کی کلائی پر سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے حلقہ کریں۔ تین انگلیاں بائیں کلائی پر سیدھی کر دیں۔ صف سیدھی رکھنے کیلئے ایڑیوں کا لحاظ رکھیں۔ دونوں پیر بالکل سیدھے رکھیں۔ انگلیاں بالکل سیدھی قبلہ رخ رہیں۔ ثنا، تعوذ، تسمیہ، سورۃ فاتحہ اور ضم سورۃ پڑھ کر تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جائیں۔



رکوع: رکوع فرض ہے۔ رکوع میں نظر پیروں کے بیچ ہو۔ دونوں ہاتھ سے دونوں گھٹنوں کو انگلیاں کھول کر مضبوط پکڑیں۔ کمر، پیٹھ، گردن، سر تختے کی طرح سیدھ میں ہو۔ کہنیوں کو بالکل سیدھی رکھیں۔ قومہ کیلئے تسمیع کہتے ہوئے بالکل سیدھا کھڑے ہو جائیں۔ پھر تحمید کہیں۔ قومہ واجب ہے۔ (تسمیع۔ سمع الله لمن حمده تحمید۔ ربنا لك الحمد حمداً كثيراً طيباً مباركاً) بھی کہیں۔ اس کے بعد تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں جائیں۔



سجدہ: سجدہ فرض ہے سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے گھٹنے پھر ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی زمین پر لگائیں۔ نظر ناک پر رہے۔ ہتھیلیاں کانوں کے قریب رہیں۔ انگلیاں ملی ہوئی رہیں۔ کہنیاں بغلوں، کمر اور زمین سے دور رہیں۔ کہنیاں زمین پر ٹیکنا مکروہ ہے۔ ہاتھ پیر کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف رہے۔ سجدہ کی حالت میں پیر کے انگوٹھے ہرگز نہ اٹھائیں۔ اگر دونوں انگوٹھے سجدہ کی حالت میں اٹھ جائیں تو نماز مکروہ ہو جاتی ہے۔ سجدے سے سر اٹھاتے وقت پہلے پیشانی، پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے اٹھائیں۔ دونوں سجدوں کے درمیان ۳ سکنڈ بیٹھنا یعنی (جلسہ کرنا) واجب ہے۔ جلسہ میں دونوں ہاتھ رانوں کے بیچ رکھو۔



قعدہ: پہلا قعدہ واجب ہے اور آخری قعدہ فرض ہے۔ قعدہ میں بایاں پیر بچھا کر سیدھے پیر کو انگوٹھے کو لگائے رکھیں ہاتھوں کو گھٹنوں سے اندر اور انگلیاں سیدھی قبلہ رخ ملی ہوئی رکھیں نظر گود میں رہے کلمہ شہادت کہتے ہوئے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کے ساتھ گول حلقہ بنائیں لا اله پر شہادت کی انگلی اٹھا کر الا الله پر انگلی گرا دیں اور ختم نماز تک حلقہ باقی رکھیں۔ درود ابراہیم اور دعا کے بعد اپنے ارادے سے نماز ختم کرنا فرض ہے لہذا اپنے ارادے سے پہلے سیدھی جانب پھر بائیں جانب سلام پھیر دیں۔ السلام عليكم ورحمة الله کہنا واجب ہے۔



دعا: دعا دونوں ہاتھ سینے کے محاذی (سامنے) قبلہ کی طرف پھیلا دیں۔ ہاتھوں کے بیچ تقریباً 10 cms کا فاصلہ ہو۔ ہتھیلیاں آسمان کی طرف ہوں۔ انگلیاں اعتدال کے ساتھ تھوڑی سی کھلی رکھیں۔ نظر ہاتھوں پر رہے۔ رو رو کر دعا مانگیں۔ اگر رونا نہ آئے تو رونی (مغموم) صورت ہی بنالیں۔ دعا کے اول و آخر اللہ تعالیٰ کی تعریف اور درود و سلام ضرور پڑھیں۔ ورنہ دعا معلق ہو کر رہ جائے گی۔ بعد ختم دعا دونوں ہاتھ چہرہ پر پھیر لیں۔

حوالے : (قانون شریعت۔ نصاب اہل خدمات۔ فتاویٰ رضویہ۔ وانوار شریعت۔ احسن المسائل۔ بہار شریعت وغیرہ)

ہدایت : نماز تمام ورزشوں (یوگا وغیرہ) کا مجموعہ ہے جو صحت کی برقراری اور روحانی سکون کیلئے لازم ہے۔

اپیل : ہر فکر و نظر اور مسلک کے علمائے کرام اور مشائخین عظام اور زعمائے ملت کا پسندیدہ مدلل چارٹ گھر گھر عام کیجئے۔


اسلام کیا ہے؟
WHAT IS ISLAM ?
GHULAM NABI SHAH FAROOQUI
SHAH EDUCATIONAL SOCIETY
ఇస్లాం అంటే ?
What is ISLAM ?
Shah Educational Society
कल्कि अवतार
और
मुहम्मद साहब
KALKI AVTAR
&
SAHAB